1324

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम दरख्त (पेड़ पौधे)

लेखक देवी दयाल साहब

प्रकाशन वर्ष 1901

आगत संख्या 1324

1324

کتاب ہٰذا کی خریداری کی فرمائشیں "مینجر صاحب امپیریل بک ڈپو-چاندنی چوک دہلی آنی چاہئیں۔

"پیر شو بیاموز"

درخت

مصنّفہ

لالہ دیوی دیال صاحب

جس کو

میسرز اے چند اینڈ کو بک سیلرز اینڈ پبلشرز- دہلی نے طبع و شائع کیا

سنہ ۱۹۰۱ء

در مطبع امپیریل بک ڈپو دہلی بحسنِ اہتمام لالہ جیون لعل صاحب مہتمم کارخانہ طبع گردید

باراوّل — تعداد جلد ۱۰۰۰ — قیمت عہ بلا محصول ڈاک

GREAT EASTERN HOTEL Co.
CALCUTTA.

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی کلکتہ

یہ کارخانہ انگلستان کے مشہور و معروف سوداگرانِ تخم میسرز سٹن اینڈ سنز کے کارخانہ کے پھولوں اور ترکاریوں وغیرہ کے بیج فروخت کرتا ہے **میسرز سٹن اینڈ سنز** نے بیجوں کی تجارت میں بڑا بھاری نام پیدا کیا ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کے تخم بہم پہنچانے کی وجہ سے ان کی شہرت دنیا کے تمام حصّوں میں پھیل گئی ہے۔ بیجوں کی عمدگی کی بنا پر اِس نامی گرامی کارخانہ کے مالکوں کو فرماں روائے سلطنتِ انگلشیہ کی جانب سے ایک خاص شاہی سند عطا ہوئی ہے۔ مندرجۂ عنوان **گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی۔ کلکتہ** صرف **میسرز سٹن اینڈ سنز** کے کارخانہ کے بیج فروخت کرتی ہے۔ ہر ایک پھول۔ ترکاری اور مصالحہ کے بیج ایسی ڈبیوں میں بند کئے جاتے ہیں کہ جن میں ہوا کا بالکل گزر نہ ہو سکے۔ محض اِس غرض سے کہ بیجوں کی اصلی طاقت اور قوّتِ نموّ بدرجۂ غایت قائم رہے +

فہرست تخم اور خریداری تخم کی فرمائشیں **انگریزی میں** ذیل کے پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں:۔

گریٹ ایسٹرن ہوٹل کمپنی۔ کلکتہ

ARBORICULTURE.

Timber Trees and Fancy Woods of India.

INDEX.

01/32

Supplement.

درخت

مُصنّفہ

لالہ دیوی دیال صاحب

دیباچہ

کسی مُلک کی زرخیزی۔خوبصورتی اور اصلی دولت کے اندازہ لگانے کا ایک طریق

جب کبھی کسی مُلک کی زرخیزی خوبصورتی اور اصلی دولت کا اندازہ لگانا مدِ نظر ہوتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی قدرتی پیدا وار کی تحقیقات کی جاتی ہے۔یہ ایک طریق ہے کہ جسے کسی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے +

ہندوستان کو خلاصۂ جہاں قرار دیا جاتا ہے۔

مورخ ہمیشہ سے ہندوستان کو خلاصۂ جہاں لکھتے چلے آئے ہیں۔جس کے معنی یہ ہیں کہ روئے زمین کے مختلف حصّوں میں جس قدر قدرتی اشیاء۔قدرتی پیدا وار۔قدرتی منظر۔انواع و اقسام کی قدرتی طاقتیں۔آب و ہوا اور موسم وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ سب بقدرِ مناسب سرزمین ہند میں موجود ہیں۔اگر ہم بوجہ لاعلمی ان سے بے خبر ہوں تو اِس میں کسی کا قصور نہیں ہے۔میری رائے میں اُس مُلک کے باشندوں کی حالت درحقیقت قابلِ افسوس ہوتی ہے کہ جنہیں نہ اپنے وطن کی قدرتی پیدا وار کا علم ہو۔نہ وہ اُن کے مختلف طریق استعمال جانتے ہوں اور نہ اُن کے فوائد سے آگاہ ہوں +

ایک معنی خیز خیال قریب سولہ سترہ برس کے ہوئے مینے ایک سیاح کا سفرنامۂ کوہ ہمالیہ انگریزی میں پڑھا تھا۔اِس میں وہ مقام مجھے نہایت دلچسپ معلوم ہوئے کہ جہاں ہمالیہ کی قدرتی پیدا وار اور قدرتی نظاروں

کا ذکر تھا۔ اِس سفر نامہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ تمام دُنیا میں کوہ ہمالیہ کی
مانند عجیب و غریب پہاڑ نہیں ہے۔ سیّاح صاحب نے یہ ظاہر کیا تھا
کہ تمام رُوئے زمین کے پہاڑوں میں جسقدر خاص خاص خُوبیاں دلکش۔
دل فریب اور عجُوبہ باتیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب کوہ ہمالیہ
کے مُختلف حصّوں میں بدرجۂ کمال موجُود ہیں۔ اُس سفر نامہ میں
نہایت افسوس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ قُدرت نے ہندوستان کے
میدانوں اور پہاڑوں کو تمام جہان کی دولت اور نعمتیں نہایت فیاضی
اور دریا دلی کے ساتھ عطا کی ہیں مگر حیف ہے کہ اِس مُلک کے
باشندے اُن کی جیسی کہ چاہیئے قدر نہیں کرتے۔ اِس سفر نامہ کے
پڑھنے کے بعد مُجھے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اگر در حقیقت یہی بات ہے
تو عبث لوگ افلاس۔ تنگدستی اور روزگار کی شکایت کیا کرتے ہیں۔
کیوں نہیں ایسے پراگندہ روزی پراگندہ دل اشخاص کوہ ہمالیہ میں جا کر
مسکن گزیں ہو جاتے جہانکہ پھل۔ پھُول۔ اور طرح طرح کی ترکاریاں اور
مصالحہ جات خود رو پائے جاتے ہیں۔ جہاں قدم قدم پر قُدرتی۔ صاف
شفاف چشمے رات دن جاری رہتے ہیں۔ جہاں بارہ مہینے برابر سبزہ لہلہاتا
رہتا ہے۔ جہاں مویشیوں کے چارہ کا ذرہ بھی تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ جہاں
عمارت کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کی لکڑی قریب قریب مُفت مِل سکتی
ہے۔ جہاں چونہ کوڑیوں کی لاگت میں طیّار ہو سکتا ہے۔ جہاں پتھر کی
سلیں بے شمار پڑی ہوئی ہیں۔ جہاں تھوڑے سے سرمایہ اور تھوڑی

سعی محنت سے خوش گزران اور با فراغت زندگی بسر کرنے کے جملہ سامان میسّر آ سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جیسے جیسے عمر۔ مطالعہ۔ مشاہدہ اور تجربہ میں ترقی ہوتی گئی ویسے ہی مجھے یہ بھی ثابت ہوتا گیا کہ ہر شخص کے لئے لازمی یا ضروری نہیں ہے کہ آسودگی اور تموّل کی تلاش میں کوہ ہمالیہ جاوے۔ میدانوں میں بھی ہر جگہہ قدرت نے کوہ ہمالیہ سے

قدرت نے ہر جگہہ مال و دولت پیدا کرنے کے سامان فراہم کئے ہوئے ہیں

بہت زیادہ مال و دولت پیدا کرنے کے اسباب فراہم کئے ہوئے ہیں البتّہ انہیں دیکھنے کے لئے صرف چشم بینا چاہیئے اور اُن سے بہرہ ور ہونے کے لئے توجّہ اور سعی درکار ہے۔ علم با عمل۔ ہنروری اور محنت کا لازمی نتیجہ آسودگی اور شائستگی ہوا کرتا ہے ✣

المختصر میں نے ہندوستان کی قدرتی پیداوار اور اصلی دولت سے اپنے ہم وطنوں کو باخبر کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور اِس مطالعہ کے نتائج کو موزوں پیرایہ میں اپنے ہم وطنوں کے رُوبرُو پیش کرنے کا بھی دل میں عہد کر لیا۔ چنانچہ اِس عہد کو پورا کرنے کی غرض سے میں نے کچھ عرصہ سے فنِّ زراعت و چمن بندی کی مُختلف شاخوں کے متعلق سلسلہ وار کتابیں لکھنی شروع کیں ہیں۔ کچھ شائع ہو گئی ہیں اور کچھ عنقریب اشاعت پذیر ہو جاوینگی ✣

کتاب ہذا کے متعلق چند واجب الاظہار امور

درخت۔ جن کا اِس کتاب میں ذکر ہے قدرتی پیداوار کے ذیل میں شمار کئے جاتے ہیں۔ پس اِن کے

اقلیم ہند کی اصلی دولت کا ایک جزو اعظم ہونے میں کیا شُبہ ہو سکتا ہے۔ مگر سب سے پہلے مَیں اِس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہُوں کہ کوئی صاحب ہرگز اپنے دل میں یہ تصور نہ کریں کہ اِس کتاب میں ہندوستان کے تمام اور ہر قسم کے درختوں کا بیان ہے۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ اِس کتاب میں صِرف اُن درختوں سے سروکار رکھا گیا ہے جن کی لکڑی عمارت کے مطالب کے لیئے درجۂ اعلیٰ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ یا جن سے چوبی اثاث البیت۔ آرائشی سامان یا جہاز اور کشتیاں وغیرہ طیّار کی جاتی ہیں۔ اِس موقعہ پر اِس امر کی توضیح بھی غالبًا غیر موزُوں نہیں ہو گی کہ یہ کتاب ہرگز کسی انگریزی یا اور زبان کی کتاب کا ترجمہ نہیں ہے۔ یہ نسخہ میرے کئی سال کے مُطالعہ۔ مُشاہدہ۔ ذاتی تحقیقات اور خوض و فکر کا نتیجہ ہے۔ اُردُو یا کسی اور ہندوستانی زبان میں باوجُود تلاش اور تجسّس کے مُجھے کوئی کتاب فنِّ نخلبندی یا درختوں پر دستیاب نہیں ہوئی۔ البتّہ انگریزی میں پانچ چار کتابیں مُفید مطلب پائی گئیں مگر اِن میں سے اپنے کام کی باتیں اخذ کرنا بہت محنت طلب کام تھا۔ اِنمیں سے ڈاکٹر گیمبل صاحب کی کتاب مینول آف ٹمبر ٹریز۔ اور ڈاکٹر ربّن ٹراپ صاحب کی کتاب ہنٹس آن آربوری کلچر سے خاص مدد لیگئی ہے۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ پنجاب کی مینول آف آربوری کلچر۔ ڈاکٹر سٹوارٹس صاحب کی کتاب پنجاب پلینٹس اور رسالۂ انڈین گارڈننگ و پلین ٹنگ کلکتہ۔ و فہرست ہائے اشجار گورنمنٹ بوٹے نی کل گارڈنز

سہارنپور اور مسرز جے۔ پی ولیم اینڈ براورس ہنرٹ گوڈا سیلون (جزیرہ لنکا) کے کیٹلاگ سے بھی وقتاً فوقتاً کسی قدر مدد ملتی رہی ہے۔ نیز اس کتاب کے شروع کرنے سے پیشتر ریورنڈ فرمنجر صاحب کی کتاب مینول آف گارڈننگ اِن انڈیا۔ بالفور صاحب کی کتاب ٹمبر ٹریز۔ ٹمبر اینڈ فینسی ووڈس اور انڈین اگیری کلچرسٹ۔ کلکتہ کے پُرانے رسالوں نے بہت کچھ ترتیب مضامین کا ڈھنگ بتا دیا تھا ✣

کتاب ہٰذا کی تصنیف میں چند خاص امُور کا لحاظ

اِس کتاب کے لکھنے میں مینے مُندرجۂ ذیل امُور کا خاص لحاظ رکھا ہے :۔

الف۔ شروع میں فنِ نخلبندی کے مُتعلق ایسی عام ہدایتیں لکھی گئی ہیں کہ جنکو اچھی طرح سے ذہن نشین کئے بغیر اِس صیغہ میں کامیابی نہیں ہو سکتی یا دُوسرے الفاظ میں یُوں کہہ سکتے ہیں کہ بغیر انکے علم کے اِس فن کی عملی کارروائیاں ٹھیک طور پر ہونی مُمکن نہیں ہیں۔ یہ ہدایتیں ایسی عام ہیں کہ اِس مُلک کے ہر ایک حصّہ میں اُنکا عمل در آمد بخوبی تمام ہو سکتا ہے۔ جہاں کہیں اختلاف ضرُوری تھا وہاں صراحت کر دی گئی ہے ✣

ب۔ اِس کتاب میں صِرف اُنہیں درختوں کا بیان نہیں ہے جنہیں کنوؤں۔ سڑکوں یا نہروں وغیرہ کے کنارے لگانے کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے بلکہ اِس میں قریب قریب تمام ایسے درختوں کا ذکر ہے جنہیں حسب موقعہ و محل و بلحاظِ مقام و آب و ہوا اپنی خواہش کے

مُطابق جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

ج - اِس خیال سے کہ یہ کتاب طلباء علمِ نباتات (باٹنی) اور افسرانِ محکمۂ جنگلات و انہار۔ ریلوے و تعمیراتِ سرکاری وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی کار آمد ثابت ہو سکے۔ ہر ایک درخت انگریزی ابجد کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے اور ساتھ کے ساتھ اُن کے سائنٹفک یا لاطینی نام اور انگریزی نام معہ اُن کے **نیچرل آرڈر** (قدرتی تقسیم) و **ٹرائب** (قبیلہ) انگریزی حروف میں دیئے گئے ہیں تاکہ یہ کتاب ایک طرح کی لُغات یا فرہنگ کا کام دیسکے +

د۔ اکثر درختوں کے اِس مُلک کے مُختلف حصّوں میں مُختلف نام ہیں۔ اِس لئے ابتدا میں اِس امر پر زیادہ غور کرنا پڑا تھا کہ ہندوستانی ناموں کے درج کرنے میں کیا لحاظ رکھنا چاہئے۔ بالآخر مینے یہ فیصلہ کیا کہ جہاں تک ہو سکے ہر ایک درخت کے **ہندی** نام دئے جاویں بعض خاص حالتوں میں بدرجۂ مجبوری اِس عام قاعدہ سے کسی قدر انحراف کرنا پڑا ہے۔ ہندی ناموں سے وہ نام مُراد ہیں کہ جنکی زبان بھاشا ہے۔ اور دیو ناگری و سنسکرت کی کتابوں میں اُن کا ذکر آتا ہے۔ نیز جن کا تلفّظ فارسی۔ عربی یا مُختصّ المقام ناموں کی نسبت زیادہ سلیس اور عام فہم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بھاشا کی بناء سنسکرت پر ہے اور سنسکرت ہندوستان کی قریب قریب تمام زبانوں کی بیخ و بُنیاد ہے۔ ہر ایک درخت کا عربی یا فارسی نام تحقیق کرنا میرے لئے اِس

کتاب کے لکھنے سے بھی بدرجہا مُشکل کام تھا۔ نیز اب تک مجھے کوئی ایسا ذریعہ معلوم نہیں ہوا کہ جس سے یہ مُشکل آسان ہو سکے۔ عرب چُونکہ ایک ریگستانی اور خُشک علاقہ ہے اِس لئے وہاں سوائے خاص خاص قسم کے اور درخت پیدا نہیں ہوتے۔ فارس میں البتہ عرب کی نسبت بہت زیادہ اقسام کے درخت ہونگے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سب کے سب ہونگے جن کا اِس کتاب میں بیان ہے۔ اسی طرح سے ہر ایک درخت کا سنسکرت اور انگریزی نام بھی دریافت نہیں ہو سکا۔ جن درختوں کے انگریزی نام نہیں دیئے گئے ہیں اُن کی نسبت یہ سمجھ لینا شاید خلافِ واقعہ نہیں ہو گا کہ وہ انگلستان میں پیدا نہیں ہوتے ورنہ بظاہر کوئی وجہ اُن کے مخفی رہنے کی مجھے معلوم نہیں ہوتی۔ لاطینی یا سائنٹفک ناموں کی نسبت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دُنیا کے ہر ایک حصّہ میں یکساں سمجھے جا سکتے ہیں ان میں تفاوت نہیں ہو سکتا۔ لاطینی ناموں میں چار باتیں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں ایک یہ کہ اکثر درختوں کے نام درختوں کے قد و قامت یا پھُولوں کے رنگ۔ ساخت یا پتّوں کی شکل و شباہت پر رکھے گئے ہیں مثلاً کیوپرس سی فارمس۔ موڈسٹا۔ البا۔ ورے ری گے ٹا۔ فرن ڈوسا۔ لانگی فولیا۔ لیٹی فولیا۔ ان ٹگ ری فولیا۔ دُوسرے یہ کہ اکثر ہندوستانی ناموں کو مُعرّب یا مُفرّس کرنے کے قاعدے کے مُطابق لاطینی کر لیا گیا ہے۔ مثلاً کدمبا (کدم سے) ارجونا (ارجن سے) چم پے کا (چمپہ سے) ٹونا (تن سے) بھوج پترا (بھوج پتر سے)

وغیرہ وغیرہ۔ تیسرے اکثر نام ہندوستان کے خاص خاص حصّوں کے نام پر (جہاں وہ درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں یا وہ حصّے اُن درختوں کی اصلی جائے پیدایش خیال کیئے جاتے ہیں) رکھے گئے ہیں۔ مثلاً ملیبار سے ملے بے رنی کم۔ کنارا سے کنارن سس بنگال سے بنگالن سس اودھ سے اودھن سس۔ پنجاب سے پنجابن سس وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے خاص خاص اشخاص کے نام پر اکثر درخت رکھے گئے ہیں۔ مثلاً راکس برگی (ڈاکٹر راکس برگ کے نام پر) والیے چھی (ڈاکٹر والچھ کے نام پر) رولے لی آنا (ڈاکٹر رویل کے نام پر) (سمتھیانا) (سمتھ صاحب کے نام پر) وبیانہ (وب صاحب کے نام پر) وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے اکثر اصحاب تو بوٹے نسٹ یعنی عُلماء علمِ نباتات ہیں جنہوں نے دُشوار گزار اور وحشت خیز جنگلوں کے اندر گھُس کر اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچکر نئے نئے نیچرل آرڈر دریافت کیئے اور صدہا درختوں اور ہزاروں قسم کے پھل۔ پھُولوں اور جڑی بوٹیوں کو اِس قُدرتی تقسیم کے دائرہ میں لاکر اُنکے قبیلے اور نام تجویز کیئے۔ اُنکے ہر ایک جزو کی تشریح از رُوئے علمِ نباتات کی۔ اُنکے خواص اور فوائد تحقیق کیئے وغیرہ وغیرہ۔ اکثر درخت ایسے ہیں جنہیں عالمانِ علمِ نباتات نے اپنے ہم مذاق علماء نباتات کے نام پر عوض مُعاوضہ کے اصُول پر رکھدیے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جنہیں علماء نباتات نے اپنے خاص خاص دوستوں کے نام پر نامزد کردیئے ہیں۔

۵۔ خاص کوشش اِس کتاب میں یہ کی گئی ہے کہ ہر ایک درخت کے قد و قامت۔ تغیّر حالت۔ وزنِ چوب اور اُس کی ہر شئے کے استعمال و

عملی فوائد کی پُوری پُوری توضیح کی جاوے تا کہ ناظرین کی آنکھیں کھُل جاویں کہ ہر ایک درخت کو قُدرت نے کیا کیا وصف عطا کئے ہیں۔ ایک امر اِس موقعہ پر خاص تذکرہ کے قابل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر میں چاہتا تو جس درخت کی جڑ۔ جڑ کی چھال۔ تنہ کی چھال۔ گوند۔ پتے پھل۔ پھُول یا لکڑی جس مرض میں استعمال کی جاتی ہے اُس مرض کا نام مُستند حکماء و اطبّاء کے حوالجات سے لکھ دیتا۔ مگر کچھ سوچ کر مینے ایسا نہیں کیا۔ صِرف حسبِ موقعہ یہ لکھدیا ہے کہ اِس درخت کی یہ چیز ادویات کے بھی مصرف میں آتی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِس مُلک کے اکثر اشخاص صِرف اِتنا سُن کر کہ فلاں شے فلاں مرض میں کام آتی ہے بلا امدادِ طبیب بطورِ خود تجربہ کرنے پر مُستعد ہو جاتے ہیں۔ خود ہی مرض کی تشخیص کر لیتے ہیں۔ خود ہی اُس کی ترکیبِ استعمال نکال لیتے ہیں۔ خود ہی اُس کی مُعتاد مُقرّر کر دیتے ہیں۔ اور خود ہی اُس کی تاثیر مُشتہر کر دیا کرتے ہیں۔ اگر اتّفاق سے کچھ فائدہ ہو گیا تو اُسے نسخۂ مُجرّب قرار دیدیتے ہیں ورنہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چل سکتی۔ مینے یہ گوارا نہیں کیا کہ ہر ایک ایسے شخص کو صِرف یہ کتاب پڑھکر بذاتِ خود ایک طبیب بننّے کا موقعہ دُوں اور اگر فائدہ کی عوض کچھ نقصان ہو تو اُسکا عذاب اپنی گردن پر لوں۔ تاہم اگر مجھے کوئی محفوظ ترکیب اِس مُدّعا کو پایۂ تکمیل پر پُہنچانے کی معلوم ہو گئی تو مَیں اِس کتاب کے فوائد کی توسیع کی

غرض سے اِسپر ضرور متوجہ ہونگا۔ساتھ کے ساتھ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ اِس لیئے دیا گیا ہے کہ اِس سے لکڑی کی ماہیت کا بہت کچھ اندازہ لگ سکے +

نخل بندی کا عمل ہندوستان کے لیئے نیا نہیں ہے۔

نخل بندی یا درخت لگانے کا عمل ہندوستان کے لئے نیا نہیں ہے۔ اہلِ ہند کی مقدس کتابوں میں بالخصوص درخت لگانا اور کنواں کھدوانا مذہبی طور پر ثوابِ عظیم لکھا ہے۔چنانچہ وہ اشخاص جنہیں ثواب کے کام کرنے کا زیادہ خیال ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے کچھ درخت بھی لگاتے ہیں۔ سوائے 'پنجاب خاص' کے یہ عمل ہندوستان کے دیگر حصوں میں عام پایا جاتا ہے۔ 'پنجاب خاص' میں بھی یہ خیال بالکل معدوم نہیں ہے مگر بہت ہی کم ہے۔اِس حصہ کے زمیندار بالعموم نخلبندی کے فن و فوائد سے قریب قریب نا آشنا ہیں۔یہ صحیح ہے کہ یہ اپنے کنوؤں کے گرد چند شیشم۔شہتوت۔بکائن۔بیر۔ببول۔جامن یا سرس کے درخت لگا لیتے ہیں مگر کسی ثواب یا رفاہ عام کے خیال سے نہیں بلکہ سایہ۔عمارتی لکڑی۔ایندھن اور چارہ کی غرض سے۔البتہ پنجاب خاص کے تجارت پیشہ اشخاص میں ثواب کی نیت سے نخل بندی کا کسیقدر رواج پایا جاتا ہے۔ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں یہ رواج بھی کم و بیش پایا جاتا ہے کہ خاندانوں کے بزرگ اپنے ہاتھ سے خاص خاص درخت لگاتے ہیں اور ان درختوں کی ہمیشہ اُن کی اولاد خاص خبرگیری

کرتی ہے۔ اور بزرگوں کی یادگار سمجھکر انہیں ایک حد تک متبرک شمار
کیا جاتا ہے۔ جب کبھی کوئی ناخلف ان درختوں کے ساتھ بد سلوکی
کرتا ہے یا اُن کی واجبی قدر و منزلت نہیں کرتا تو اس حرکت کو
سعادت مندی کے خلاف قرار دیکر اُسے سب مطعون کرتے ہیں۔ نیز
ہندوستان کے بعض علاقوں میں یہ رواج بھی پایا جاتا ہے کہ لڑکی
کے پیدا ہونے کے دن خاص خاص قسم کے درخت حسبِ گنجایش اپنی
زمین میں لگا دیتے ہیں اور شادی کے وقت اِن درختوں کو اس کے
جہیز میں دیدیتے ہیں۔ چونکہ یہ درخت بہت دیر پا ہوتے ہیں اور انکی
پیداوار سے ایک معقول رقم ہر سال وصول ہو جاتی ہے۔ اِسلئے
اُن کی لڑکیاں اِن درختوں کو اپنی مستقل آمدنی کی ایک سبیل سمجھتی
ہیں۔ حسبِ موقعہ اس کتاب میں اِن درختوں کا ذکر کیا گیا ہے +

ممالک یورپ میں فنِ نخل بندی سے مانوس کرانے کے طریق۔

حال میں ہمنے فنِ زراعت اور چمن بندی کے انگریزی رسالوں میں پڑھا ہے کہ
ممالکِ یورپ کے کئی علاقوں میں فنِ نخل بندی کا خاص شوق پیدا
کرانے کی غرض سے دیہاتی مدرسوں میں ایک دن موسمِ بہار میں تعطیل
ہوتی ہے اور اُس دن ہر ایک لڑکے کے ہاتھ سے ایک ایک دو دو
درخت لگوائے جاتے ہیں۔ اور اُن درختوں کو اُنہیں کے نام سے منسوب
کیا جاتا ہے۔ اور مُدرّس ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں کہ جنہوں نے وہ درخت
لگائے تھے وہ کہاں تک اُن کی خبرگیری کرتے ہیں۔ عدم توجہی کی

صورت میں اُنہیں سرزنش کی جاتی ہے۔ اِسی طرح سے بڑے بڑے باغات ہیں جنہیں عوام النّاس کی سیر و تفریح کے لئے وقف کیا جاتا ہے۔ اُس مُلک کے مشہور و معروف بزرگواروں اور ایسے نامی گرامی اصحاب کے ہاتھوں سے جن میں اعلےٰ درجہ کے اوصاف پائے جاتے ہیں خاص خاص درخت نصب کرائے جاتے ہیں اور اِس طرح مدتِ دراز کے لئے اُن کی یادگار قائم کی جاتی ہے۔ غرضیکہ فنِ نخل بندی ہر ایک مُہذّب مُلک میں شائستہ فنون میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے ❖

ہماری گورنمنٹ عالیہ کی نخلبندی کے متعلق حکمتِ عملی

ہر ایک روشن دماغ اور مُہذب گورنمنٹ ہر جگہہ نخل بندی پر خاص توجہ کرنا اپنا عین فرض سمجھتی ہے وجہ یہ ہے کہ نوع انسان اور ہر ایک جاندار کے حق میں یہ امر وہ ثابت ہوتی ہے۔ سڑکوں۔ نہروں۔ ریلوے اور رفاہ عام کی عمارات کے ساتھ نخل بندی لازم ملزوم ہے۔ سرکارِ انگلشیہ نے جہاں اِس مُلک میں اَور بہت سے قابلِ یادگار رفاہ عام کے کام کئے ہیں وہاں نخل بندی پر بھی کچھ کم توجّہ نہیں کی ہے۔ اگر محکمۂ جنگلات کے فوائد کو اِسوقت بوجہ طوالتِ مضمون قلم انداز کر دیا جاوے اور اُن ذخیروں کو جنہیں جا بجا ہیزم اور چارہ کی غرض سے قایم کیا گیا ہے خارج از بحث سمجھا جاوے تو بھی ہماری گورنمنٹِ عالیہ نے نخل بندی کی ترقّی و توسیع کے لئے جو جو کارروائیاں کیں ہیں اُن کے قلمبند کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نخل بندی کا کام اِس وقت گورنمنٹ کی جانب

سے افسرانِ ضلع - ڈسٹرکٹ بورڈوں - لوکل بورڈوں - میونسپل کمیٹیوں - کنٹونمنٹ کمیٹیوں - محکمۂ نہر - محکمۂ تعمیرات سرکاری - محکمۂ ریلوے اور محکمۂ جنگلات کے اہتمام میں دیا گیا ہے - علاقۂ پنجاب خاص میں جہاں لوگ بذاتِ خود نخل بندی کی جانب کم مُتوجّہ ہوتے ہیں وہاں ذیلداروں اور رئیسوں کو اِس طرف رجُوع ہونے کی موزُوں طریق سے رغبت دلائی جاتی ہے - انعام و اکرام - خطاب - سندات - اور خلعتیں دی جاتی ہیں اور لگان میں معقُول رعایت کی جاتی ہے - وقتاً فوقتاً خاص خاص تجربہ کار اور ماہرانِ فنِّ نخل بندی کو بر سرِ موقعہ تحقیقات کرنے اور اِس صیغہ کی ترقّی و توسیع کے مُتعلق گورنمنٹ کی خدمت میں عرضداشتیں پیش کرنے کے لیئے نامزد کیا جاتا ہے بعد ازاں اُن کی آراے اور سفارشوں پر کامل غور کیا جاتا ہے اور اُنہیں عمل میں لانے کے لئے احکام صادر کئے جاتے ہیں - ہر ایک ضلع سے ہر سال نخل بندی کے بارہ میں خاص کیفیت طلب کی جاتی ہے - ہر ایک صُوبہ کے ڈائرکٹر صاحب زراعت و کاغذاتِ دیہی کی سالانہ رپورٹ میں نخل بندی کی ترقّی و توسیع حُسن و قُبح اور اُس کے مُتعلق ہر ایک ضلع کے افسرانِ مُتعلقہ کی کار گزُاری اور توجّہ کا تذکرہ ہوتا ہے - کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ عالیہ ہند نے اپنا یہ منشاء ظاہر کیا تھا کہ نخل بندی کے بارہ میں ہر سال ایک علیحدہ رپورٹ آنی چاہیئے - اُس زمانہ میں صُوبۂ پنجاب میں سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ لفٹنٹ گورنر تھے - اُنہوں نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی کہ افسران

ضلع پر سالانہ رپورٹوں کا بار پہلے ہی کچھ کم نہیں ہے اِسپر اور بڑھانا قرینِ مصلحت نہیں ہے۔ محض ازدیادِ بار کی بناء پر نہیں بلکہ اِس وجہ سے بھی یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ایک سال کے اندر نخل بندی کے بارہ میں ایسے خاص امور قابلِ تذکرہ نہیں ہو جاتے۔ کہ جن پر ایک رپورٹ لکھی جا سکے۔ بعض سالوں میں بارش کی کمی بیشی۔ زمین کی عدم صلاحیت نا مُوافقتِ آب و ہوا اور چند دیگر وجوہات سے نئے درخت ضائع ہو جاتے ہیں اُن کی جگہہ خاص احتیاط سے اور درخت لگائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہر ایک ضلع سے سالانہ رپورٹیں طلب کی جاوینگی تو افسرانِ ضلع انہیں خاص شوق اور توجّہ سے نہیں لکھا کرینگے۔ بار بار ایک ہی بات کو دوہرا دیا کرینگے۔ المختصر رپورٹیں ان کے دفاتر میں ہر وقت طیّار رہا کرینگی۔ ہر سال کسی قدر ہندسوں میں فرق ہوا کریگا۔ لہٰذا حضور ممدوح نے یہ سفارش کی کہ نخل بندی کی رپورٹیں سہ سالہ طلب فرمائی جاویں تو بہت بہتر ہو گا۔ بالآخر یہ سفارش گورنمنٹ عالیہ ہند میں منظور ہو گئی۔

باوجود گورنمنٹ عالیہ کی خاص توجّہ کے نخل بندی کی ناقابلِ اطمینان حالت

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب گورنمنٹ عالیہ کی جانب سے اِس درجہ تاکید ہے تو کیا وجہ ہے کہ بالعموم نخل بندی قابلِ اطمینان حالت میں نہیں ہے۔ سڑکوں کے کنارے دیکھا جاتا ہے تو غیر موزوں اور بے میل مُختلف قد و قامت کے درخت نظر آتے ہیں۔ کوئی خشک۔ کوئی نیم خشک۔ کوئی ٹیڑھا۔ کوئی زخمی۔ کسی کی ایک شاخ ایک جگہہ ہے تو

دُوسری شاخ حد سے زیادہ فاصلہ پر ہے۔ کسی کے تنہ پر جا بجا کوہان نکلے ہوئے ہیں۔ اُن کوہانوں کے اُوپر پتلی پتلی شاخیں نکلی ہوئیں ہیں کوئی درخت کھوکھلا ہو کر پرندوں یا مُوذی کیڑے مکوڑوں کا مسکن یا جائے پناہ بن گیا ہے۔ درختوں کی قطاروں کی قطاروں پر جڑ سے لیکر چوٹی تک دیمک کی مٹّی کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ پتّے پتّے پر سونڈیاں لکڑیاں اور کئی طرح کے کیڑے مکوڑے رینگ رہے ہیں۔ درختوں کی چھال اُتار اُتار کر لوگ جلا رہے ہیں مگر کوئی نگراں یا پُرسانِ حال نہیں ہے۔ غرضیکہ جس غرض سے وہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے تھے وہ غرض اُنسے پُوری نہیں ہوتی۔ سوار اور پیادوں کے لئے نہ سایہ ہے اور نہ راستہ کی خوبصورتی ان سے متصوّر ہے۔ علیٰ ہذا۔ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ احکام نافذ کر سکتی ہے۔ طریق بتا سکتی ہے۔ ہاتھ سے کرنا اور نگرانی رکھنا مُقامی کارکنوں اور حُکّام کا کام ہے۔ جب تک یہ اِس کام کے قابل نہوں۔ ممکن نہیں ہے کہ اِس صیغہ میں کوئی نمایاں اصلاح و ترقّی ہو سکے۔ بالعمُوم یہ کام ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ اور کنٹونمنٹ کمیٹیوں کے ممبروں اور صیغۂ تعمیراتِ سرکاری کے سب اور سیروں وغیرہ کے سپرد ہوتا ہے۔ میرا قیاس یہ ہے کہ ان میں سے شاذ و نادر کوئی فنِّ نخل بندی کے اصُولوں سے واقف ہوتا ہو گا عملی طور پر اصلی کام سڑک کے مالیوں اور جمعداروں کے سپرد کیا جاتا ہے۔ مالی یہ سمجھتے ہیں کہ نخل بندی جیسا آسان کام دُنیا بھر میں

کوئی نہیں ہے۔ ایک سوراخ نکالا اور پنیری لگا دی اور علیحدہ ہو گئے۔ کبھی کبھی کُند اور ناقص اوزاروں سے اُنہیں اندھا دُھند چھانٹ دیا۔ بس اِس کے سوائے وہ اپنا کچھ فرض نہیں سمجھتے۔ جمعدار اور چوکیدار جن کا کام درختوں کی محافظت کرنا ہے وہ عموماً اُن کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ جتنی اُن کی تنخواہ ہوتی ہے قریب قریب اُتنا ہی وہ چرواہے اور زمینداروں سے بٹورا لیتے ہیں اور اُنہیں آنکھ بچا کر درختوں کو بے برگ۔ بے شاخ اور ٹنڈ کر دینے کی اجازت دیدیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ درخت پُورے طور پر نشو و نما ہوتے ہیں نہ سایہ دیتے ہیں۔ اور قبل از وقت خُشک ہو کر یا تو جلانے کے مَصرف کے ہو جاتے ہیں۔ یا اگر کسی قدر عمارت وغیرہ کے مطلب کے ہوئے تو تھوڑے بہت دام اُٹھ آتے ہیں۔ البتہ اگر وہ اصحاب جن کے سپرد یہ کام ہوتا ہے فنِّ نخل بندی سے واقف ہوں تو مین دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اِس قسم کی خرابیوں کا وقوع میں آنا نامُمکن ہے۔ کسی فن کا واقف کار ایک نظر میں اُس کے حُسن و قبح کو دیکھ سکتا ہے۔ ناواقف گھنٹوں اگر دیکھا کرے تو اُس کے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی فنِّ نخل بندی کے کسی ماہر کے رُو برُو ایک پُرانا اور خُشک درخت رکھ دیجئے وہ اُس کی صُورت سے اُس کی ابتدا سے انتہا تک سوانح عمری بیان کر دیگا۔ مگر جو شخص اِس فن کو نہیں جانتا اُس کے لئے سب درخت یکساں ہیں۔ چند ماہ ہوئے ہیں مینے ایک انگریزی رسالے میں پڑھا تھا کہ ممالکِ مُتحدہ امریکہ کے خاص خاص علاقوں میں گورنمنٹ کی جانب سے نخلبندی

کا کام ایک خاص کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جسے واجبی اختیارات بلا مداخلتِ غیرے دئے جاتے ہیں اور اِس صیغہ کی ذمّہ واری اور جواب دہی اسی سے ہوتی ہے۔ سڑکوں۔ عام گزرگاہوں۔ بازاروں اور گلی کُوچوں میں جس قدر نخل بندی کا کام ہوتا ہے وہ سب اِس کمیٹی کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اِس کمیٹی کا کام یہ ہوتا ہے کہ یہ تمام مقامی حالات پر غور کر کے ہر ایک بازار۔ شارع عام۔ ہوا خوری کی سڑکوں۔ گلی کُوچوں کے لئے موزُوں اور جُداگانہ اقسام کے درخت تجویز کرتی ہے۔ پھر اُن کے لگانے اور حفاظت کے مُتعلّق خاص قاعدے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جیسا ہم اپنے مُلک میں دیکھتے ہیں کہ اگر شیشم کے درخت آج سے ساٹھ برس پہلے نخل بندی کے لئے اچھے سمجھے گئے تھے تو آج تک ہر جگہ یہی چلے جاتے ہیں۔ ٹھنڈی سڑکوں کے کنارے بھی شیشم۔ بازاروں میں بھی شیشم اور شاہی سڑکوں کے کنارے بھی شیشم۔ اگر کہیں اِس نظارہ کی یکسانیت سے اُکتا کر اسے نوع بنوع کرنا مدِّ نظر ہوتا ہے تو سراسر بے میل درخت لگا دئے جاتے۔ مثلاً شیشم کے ساتھ پیپل بعد برگد پیپل کے ساتھ آنولہ اور کیکر۔ سرس کے ساتھ ببول۔ علےٰ ہذا +

حُکّام اور عوام کے فنِّ نخلبندی سے ماہر ہونے کے فوائد۔

خُلاصہ یہ ہے کہ اگر ایسے اصحاب جنکے مُتعلّق نخل بندی کا کام کیا جاتا ہے وہ بذاتِ خود اِس فن کے اصُولوں سے واقف ہوں تو بہت جلد اِس صیغہ میں مُبیّن ترقی ہو سکتی ہے۔ نیز عوام النّاس کو اگر اِس فن سے مَس

ہو جاوے تب بھی یہ قرینِ قیاس ہے کہ وہ نخل بندی کو بُری حالت میں دیکھنا گوارا نہیں کرینگے اور اِس کی بہتری کے لیئے بطریقِ مُناسب تحریک کرتے رہینگے۔ اگر اِس فن پر جیسی کہ چاہیئے توجّہ کی جاوے تو بلاشُبھہ ہماری وہ سڑکیں جو سایہ نہونے کی وجہ سے دن بھر تپتی رہتی ہیں۔ جہاں گھاس اور سبزہ نہونے کی وجہ سے ذرہ سے ہوا کے جھونکے سے خاک دھول اُڑنے لگ جاتی ہے۔ ہمارے وہ بازار اور گلی کوچے جو موزُوں اشجار سے محرُوم ہونے کی وجہ سے موسمِ گرما میں آدھی آدھی رات تک تنوُر بنے رہتے ہیں اور در اصل بد نما نظر آتے ہیں۔ سب کے سب تصوِیر کھینچنے کے قابل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ نخل بندی پر خاص توجّہ مبذول کی جاوے ؎

نخلبندی کا عامۂ خلائق کی صحّت پر اثر۔

خراب آب و ہوا کی اصلاح اور ہوا کے زہریلے ذرّات کے اثر کو دُور کرنے کی طاقت جس قدر درختوں میں پائی جاتی ہیں اور میں نہیں۔ وہ بڑے بڑے علاقے جہاں دلدلیں رہا کرتی تھیں اور وہ نشیبی علاقے جہاں بارہ مہینے برابر تپ لرزہ وغیرہ پھیلا رہتا تھا۔ نخل بندی کی بدولت نہایت صحت ور اور زرخیز بن گئے ہیں۔ جہاں دلدلیں تھیں اب وہاں باغات اور کھیت ہیں۔ جہاں لوگوں کو ہمیشہ صحت کی شکایت رہا کرتی تھی وہاں اب سُرخ و سفید چہرے نظر آتے ہیں۔ امراضِ مُتعدّی کی مزاحمت اور مُدافعت میں بعض اقسام کے درخت رات دن سر گرم رہتے ہیں۔ انسان سانس

لینے کے باعث جس قدر ہوا میں سمیت کا اثر پیدا کرتا ہے اُسکے بھی زائل کرنے کا بار بہت کچھ درختوں کے ذمّہ ہی ہے۔ علاوہ ازیں درخت ہمیں اپنے وجُود سے صدہا اقسام کی ادویات دیتے ہیں جنہیں ہم وقتِ ضرُورت اپنی صحّت کو اصلی حالت پر لانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مُختلف قسموں کے درختوں کے بُرادے اور پھُولوں سے طرح طرح کے عرق اور عطر کھینچتے ہیں۔ اور اُن سے اپنے دل و دماغ کو مُعطّر کرتے ہیں اِس فرحت کے حاصل ہونے سے ہماری صحّت ترقّی پذیر ہوتی ہے۔ غرضیکہ کہاں تک بیان کیا جاوے درخت خواہ ہرے ہوں یا سُوکھے اپنے فرائض سے کبھی کسی حالت میں غافل نہیں ہوتے۔ مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ ہم اُن کی جانب اپنے فرائض کو جیسا کہ چاہئے ادا نہیں کرتے +

نخل بندی کا زراعت پر اثر زراعت کو نخل بندی سے جس قدر فائدے پہنچتے ہیں وہ درحقیقت دپوست در پوست ہمچو مغز پیاز ہیں ۔ مگر سب سے بڑا اثر زراعت پر نخل بندی کا یہ ہوتا ہے کہ اِس کی وجہ سے بارش خُوب ہوتی ہے۔ یہ روز مرّہ کے تجربہ کی بات ہے کہ جس علاقہ میں درخت زیادہ ہوتے ہیں وہاں بارش بھی خاطرخواہ ہوتی ہے۔ جس علاقہ میں درخت کم ہوتے ہیں اُس میں بارش بھی کم ہوتی ہے۔ گویا درخت بارش کو اپنی جانب مُلتفت کرسکتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ جنگلات اندھا دُھند صاف کرانے شروع کر دئے گئے تھے مگر بہت جلد بارش کی کمی نے مُتنبہ کر دیا اور یہ غلطی پھر ظہُور میں نہیں آئی۔ اب محکمۂ جنگلات نے درختوں کے کاٹنے

کے اصُول مُقرّر کر دیتے ہیں اور اُن پر عمل در آمد کی وجہ سے جنگلات ہمیشہ اچھّی حالت میں رہتے ہیں۔مگر میری رائے یہ ہے کہ حال میں جن ذخیروں اور جنگلات کے رقبہ کو زراعت اور آبادی کے لئے صاف کیا گیا ہے۔ اگر وہاں مصنُوعی نخلبندی پر کافی توجّہ نہ کی گئی تو نتیجہ فہو المُراد بر آمد نہیں ہوگا۔ایک اور بڑا بھاری فائدہ درختوں کی وجہ سے زراعت کے حق میں یہ ہوتا ہے کہ پتّوں کی بیش قیمت کھاد زمین کو بآسانی مِل جاتی ہے۔زمینداروں کو اپنے مویشیوں کے لئے خاصی مقدار میں عمدہ چارہ مِل جاتا ہے۔اِن کی لکڑی سے وہ اپنے آلاتِ کاشتکاری اور کولھو وغیرہ قریب قریب مُفت میں بنا لیتے ہیں۔نیز اِن کے پَھل پھُولوں سے حسبِ موقعہ نقد دام کھرے کر لیتے ہیں۔بعض اقسام کے درختوں سے لاکھ زیادہ مقدار میں حاصل ہو جاتی ہے۔بعض اقسام کے درختوں پر ریشم اور ٹسر کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔درختوں پر شہد کی مکّھیوں کے چھتّے لگ جاتے ہیں۔زمیندار بغیر محنت ان سے بہت سا شہد نکال لیتے ہیں۔ بعض اقسام کے درخت ایسے ہیں کہ جن کے پتّوں سے دونے۔پتّلیں وغیرہ بن سکتی ہیں۔اِن کے پتّوں سے زمینداروں کی عورتیں مال طیّار کر کے بازاروں میں بھیجدیتی ہیں اور ایک خاصی رقم وصُول ہو جاتی ہے۔کئی درختوں کی شاخوں سے زمیندار ٹوکرے ٹوکریاں بوئے وغیرہ بنا لیتے ہیں۔یہ سب ان کے کام کی چیزیں ہیں۔زیادہ اگر ہوں تو فروخت کرا دیتے ہیں۔اکثر درختوں کی چھال سے ریشہ نکال کر چٹائیاں۔پنکھے

دغیرہ بنا کر دساور کو بھیج دیتے ہیں۔اور رسّے رسّیاں بٹ کر اپنے کئی کاموں میں لے آتے ہیں۔بعض درختوں کی چھال ہر سال اچھے داموں بیچ دیتے ہیں۔نئی چھال بہت جلد نکل آتی ہے۔درختوں کا سایہ موسمِ گرما و برسات میں زمینداروں کے لئے سرد خانوں اور ہوا دار کمروں کا کام دیتا ہے۔کئی کئی مہینے اِن کے مویشی رات دن ان کے نیچے بندھتے ہیں اور بڑے آسایش سے ایام بسر کرتے ہیں علیٰ ہٰذا۔غرضیکہ زراعت اور زراعت پیشہ اشخاص پر نخلبندی کا اگر غور سے دیکھا جاوے تو کچھ کم احسان نہیں ہے +

نخل بندی کا خُشک ریگستانوں ریتیلے ٹیلوں خُشک پہاڑیوں۔کمزور سخت اور بنجر زمینوں پر اثر

نخل بندی کا اثر یوں تو ہر جگہہ نمایاں ہوتا ہے مگر خُشک ریگستانوں۔ریتیلے ٹیلوں۔خُشک پہاڑیوں۔کمزور۔سخت اور بنجر زمینوں پر اِسکی کرامات دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔میرا دعوےٰ ہے کہ تمام ہندوستان کی خُشک پہاڑیاں۔بنجر زمینیں اور راجپوتانہ و سِندھ کے لق و دق ریگستان سونا اُگلنے لگ جاویں۔اگر نخل بندی پر کسی کی جیسی کہ چاہئے توجہ ہو۔بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں جو اپنی خوراک کچھ تہ زمین اور کچھ اپنے پتوں کے ذریعہ ہوا اور شبنم سے جذب کر لیتے ہیں۔اور خُشک ریت میں بغیر آبپاشی ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ایک مرتبہ اُنہیں لگا دینے کی دیر ہے پھر وہ خود بخود اقامت گزیں ہو جاتے ہیں۔اور صدیوں تک انسان و حیوان کو لذیذ اور مُقوی خوراک سایہ اورچوب بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔جہاں یہ درخت آٹھ دس فٹ بلند ہوئے۔ ریت کے طُوفان میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے۔درختوں کے گرد ریت بندھنی

شروع ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے سایہ کی وجہ سے سرد رہتی ہے۔ درختوں کی برگ افشانی سے زمین کو خود بخود نباتاتی کھاد ملنے لگتی ہے۔ اِس اثناء میں بارش کا بھی کم و بیش آغاز ہو جاتا ہے۔ شوریلی زمینوں کا زائد شور جذب ہو جاتا ہے۔ سخت زمینیں بُھر بُھری ہوتی جاتی ہیں۔ کمزور زمینیں طاقت پکڑتی جاتی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت جلد ادنےٰ قسم کی روئیدگی وہاں خود رو نظر آنے لگتی ہے۔ یہ روئیدگی مویشیوں کے چارہ کا بہت بڑا کام دیتی ہے۔ مویشیوں کو جہاں سایہ اور چارہ ملے تو اور کیا چاہیئے۔ آس پاس پانی کا سامان بھی ہو جاتا ہے۔ ان کے بول و براز اور ادنےٰ درجہ کی روئیدگی کے گلنے سے زمین کو طاقت اور کھاد ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں اعلےٰ درجہ کی نباتات دکھائی دینے لگتی ہے۔ اِس وقت زمین قابلِ زراعت ہو جاتی ہے۔ جب سایہ اور مویشیوں کے لئے چارہ اور پانی کافی ہو جاتا ہے تو آبادی کے ہونے میں وہاں کیا دیر لگ سکتی ہے۔ وہی خُشک ریگستان اور وحشت خیز بیابان آباد اور سرسبز خطّے بَن جاتے ہیں۔ اب اگر نظرِ تعمق سے دیکھا جاوے تو یہ جُملہ نتائج بلا واسطہ اور بالواسطہ نخل بندی کے ہو سکتے ہیں۔
یہ صحیح ہے کہ کھیتوں میں سایہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اِس سے فصل کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر آبادی اور مویشیوں کے لئے سایہ کی اشدّ ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مینے ایسے ایسے قطعاتِ اراضی دیکھے ہیں کہ جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ آبادی اور سایہ کا نشان تک

نہیں تھا مگر انسان نے اپنی تدبیر۔ لیاقت۔ محنت اور شب و روز کی جفاکشی سے اُنہیں چمن اور گلستان بنا دیئے ہیں۔ وہ علاقے جہاں خاک لوٹتی تھی اب وہاں پُر رونق منڈیاں بڑے بڑے شہر۔ قصبے اور گاؤں آباد ہیں۔ ریل اور نہریں جاری ہیں۔ عوام کا طرزِ تمدّن و طریقِ معاشرت مُہذّبانہ ہے اِس نتیجہ کا باعث اگر کُلیتاً نہیں تو بہت کچھ نخل بندی ہوا کرتی ہے۔ جب کبھی نیا علاقہ آباد کرنا مدِ نظر ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہاں ایسے درخت لگوائے جاتے ہیں جو بہت جلد بڑھ کر سایہ دار ہو جاویں۔ در اصل نخلبندی کا احسان زراعت پر کچھ کم نہیں ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ لوگ اُسے محسُوس کریں یا نہ کریں +

نخلبندی کا تجارت پر اثر اگر بغور دیکھا جاوے تو نخلبندی کا اثر تجارت پر زراعت کی نسبت کچھ کم نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ اثر اُسی مُلک میں ہویدا ہو جہاں کہ درخت پیدا ہوتے ہیں یا کسی اور مُلک میں جا کر۔ اِس امر کا انحصار مقامی باشندگان کی لیاقت اور ہمّت پر ہوتا ہے۔ رُوئے زمین پر مُلک کے مُلک اور جزیروں کے جزیرے ایسے پائے جاتے ہیں کہ جہاں کی تجارت ہی چوب ہے۔ جنگلات سے مُختلف قسم کے درخت کٹ کٹ کر آتے ہیں دُخانی کلوں کے ذریعہ چیرے جاتے ہیں چوب کے سوداگر لاکھوں روپیہ کا مال خریدتے ہیں اور دُور دُور تک جہازوں۔ اور ریلوں کے ذریعہ بھیجدیتے ہیں۔ یہ لکڑیاں عمارت اور پُلوں کی تعمیر۔ جہاز۔ کشتیاں۔ ریل گاڑیاں۔ کاغذ سازی۔ چوبی اثاث البیت اور انواع و اقسام کے آرایشی سامان بنانے کے مَصرف میں آتی ہیں۔ امریکہ کے چند اخبارات کے لئے کاغذ طیار کرنے میں ہر سال جنگل

کے جنگل گل جاتے ہیں۔ جزائرِ لنکا کی بڑی بھاری تجارت کی شے لکڑی اور لکڑی کی پیدا وار ہے۔ دار چینی۔ ربڑ اور کافور وغیرہ اس علاقہ کی خاص شہرت اور رونق کا باعث ہیں۔ درخت اگر غور کیا جاوے تو تجارت کی روح و رواں ہیں کوئی شے ان کی ایسی نہیں ہے جس کا براہ راست تجارت سے تعلق نہو۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی جڑ اور جڑ کی چھال کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے تنہ کی چھال کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کسی سے رسّے رسّیوں وغیرہ کے لئے ریشہ نکالا جاتا ہے۔ کسی سے چمڑہ پکانے اور رنگنے کا کام لیا جاتا ہے۔ کسی سے کتّھہ نکالتے ہیں کسی سے ادویات طیّار کیجاتی ہیں کسی سے دنداسہ (مسواک) کا کام لیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ درختوں کی لکڑی کا تو کوئی حصّہ ایسا نہیں ہوتا جس کی معقول تجارت نہ ہو سکے۔ کیا عمارت کے مطالب کے لئے۔ کیا آرایشی چیزیں بنانے کے لئے۔ کیا جہاز۔ ریلیں اور کشتیاں وغیرہ طیّار کرنے کے لئے اور کیا کوئلہ بنانے یا چولھے میں جلانے کے لئے۔ بیسیوں قسم کے درختوں کے پتّے مصالحہ جات کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں لہٰذا اُن کی خاصی تجارت ہوتی ہے۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھولوں سے عطریات اور عرق کھینچے جاتے ہیں۔ ان سے کپڑے وغیرہ رنگنے کا کام لیا جاتا ہے۔ انہیں ادویات کے مصرف میں لاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا درختوں کے پھولوں کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھلوں کی ادویات

رنگ ریزی - آچار - مُربّہ - چٹنی اور کچّے یا پکّے کھانے کے لئے خُوب تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے بیج ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اِن کی مالائیں بنا کر گلے میں پہنی جاتی ہیں۔ (بعض صُورتوں میں خاص امراض کے دفعیہ کے لئے بعض حالتوں میں اور کسی خیال سے) صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کے بیجوں سے مُختلف مطالب کے لئے قیمتی تیل نکالا جاتا ہے اور اُن کی کھل بہت کام آتی ہے۔ بیسیوں قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی محض پھلیوں کی جُداگانہ امُور کے لئے بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں ایسے درخت ہوتے کہ جن کے گوند وغیرہ کی بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ بیسیوں ایسے درخت ہیں کہ جن کی جگر کی لکڑی کی صِرف خوشبُو کے طور پر جلانے کے لئے بڑی بھاری تجارت ہوتی ہے۔ درختوں کے بیجوں اور درختوں کی پنیری کی ہی لاکھوں روپیہ کی تجارت محض نخل بندی کے لئے ہوتی ہے اور اِس تجارت کو اگر بڑھایا جاوے تو بہت بڑھ سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

المختصر درختوں کی جڑ سے لیکر چوٹی تک کوئی شے ایسی نہیں ہے کہ جسکی تجارت نہوتی ہو یا نہ ہو سکتی ہو بشرطیکہ لوگوں کو علم ہو اور تجارت سے روپیہ پیدا کرنے کا شوق ہو۔ مینے ہر ایک درخت کی ہر ایک شے کے جُداگانہ استعمال کی تفصیل دیدی ہے۔ اگر انہیں غور سے مُلاحظہ فرمایا جاویگا تو تمام ضرُوری امُور خود بخود واضح ہو جاوینگے +

نخلبندی کا کارخانجات پر اثر

ممالکِ یورُپ سے طرح طرح کا لکڑی کا کام

بنکر یہاں آتا ہے۔ اور لاکھوں روپیہ کا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے
ہر ایک درخت جو یورپ میں پیدا ہوتا ہے وہ یہاں بھی پایا جاتا ہے۔
شاذ و نادر ایسے درخت ہیں جو یہاں نہیں ہوتے۔ مگر اُنہیں اگر لگایا
جاوے تو بہ آسانی لگ سکتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ لکڑی کے
کام کے لئے ہمیں لکڑی کہیں اور جگہ سے منگوانی پڑے۔ اِس وقت
بھی کئی درختوں کی لکڑیاں یہاں سے ممالکِ غیر کو جہازوں پر لد کر جاتی
ہیں اور انہیں سے بہت سا قیمتی چوبی اسباب بنکر یہاں واپس آجاتا
ہے۔ اور گراں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ جس وقت
اِس مُلک کے ہر ایک گاؤں۔ ہر ایک قصبہ اور ہر ایک شہر کے گرد
طرح طرح کی لکڑیاں پیدا ہونے لگینگی اُس وقت قسم قسم کا لکڑی کا کام ہر جگہ
بننے لگیگا۔ اور قیاس غالب ہے کہ اُس وقت بغیر کسی خاص تحریک کے
اہلِ سرمایہ اور اہلِ ہُنر باہمی اتّحاد سے جا بجا کار خانجات کھول دینگے۔
جہاں اعلےٰ درجہ کا لکڑی کا کام طیّار ہوا کریگا۔ اور تعجب نہیں کہ ایک
بڑا حصّہ ممالکِ غیر کو جایا کرے مثلاً چکڑی کی لکڑی کی ممالکِ یورپ
میں ہر وقت بہت ضرُورت رہتی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ سُلطانِ رُوم
کے علاقہ میں بھی یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ یورپ کے سوداگرانِ چوب
نزدیک سمجھکر سُلطان کے علاقہ سے بہت سا مال خرید لیا کرتے تھے جب
سُلطان کو اِس لکڑی کی ماہیت معلُوم ہوئی تو اُنہوں نے فی الفور احکامِ شاہی
اپنے ہر ایک صُوبہ میں صادر کر دیئے کہ چکڑی کی لکڑی کا ایک ٹکڑہ بھی

سلطنت سے باہر نہ جاوے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خاص رُوم میں اِس لکڑی کی کھپت ہونے لگی۔ لکڑی کے کارخانجات کو خُوب رونق ہو گئی۔ اِس سے قیمتی چیزیں طیّار ہونی شروع ہو گئیں۔ ادھر ممالکِ یورُپ میں اِس لکڑی کی قیمت بہت تیز ہو گئی۔ غرضیکہ اِس صُورت میں رُوم کی تجارت چمک جانے میں کیا شبُہہ ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی اِس لکڑی کی مانگ ہندوستان سے حد سے زیادہ بڑھ گئی لیکن یہاں کے جنگلات میں یہ درخت کم کاشت کیا جاتا ہے۔ پس یہ اِس مطالبہ کے بہم پہنچانے کی کیونکر جُرأت کر سکتے تھے۔ اسی طرح سے ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے۔ مینے انگریزی سیّاحوں کے سفرناموں میں پڑھا ہے کہ مُلک روس کے بعض بڑے بڑے علاقوں کے باشندوں کی معاش کا کُلّیتا دار و مدار چوب پر ہے۔ موسمِ سرما میں جب کہ دریا یخ بستہ ہو جاتے ہیں اُن دنوں جنگلات میں کٹائی کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ بہت بڑے بڑے درختوں کو برف کے اُوپر سے لُڑھکا لُڑھکا کر دریاؤں کے کنارے لا ڈالتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے ہزاروں دُخانی کلیں درختوں کے کاٹنے اور چیرنے کی لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ کٹائی اور چرائی کے بعد انکے بیڑے باندھ باندھ کر چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ جب موسمِ گرما میں برف پگھلتی ہے تو یہ بیڑے خود بخود بہ کر اپنے اپنے ٹھکانے جا لگتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے چوب کی منڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہر دیار و امصار کو مال بھیجتی رہتی ہیں علٰے ہذا مُلکِ ہند کے جنگلات کی نسبت جناب جے ایس گیمبل

صاحب ایم اے ایف ایل ایس کنسر ویٹر محکمۂ جنگلات بنگال و مُصنّف "مینول آف انڈین ٹمبرز" تحریر فرماتے ہیں کہ اِن کی پیدا وار اسقدر گُوناگُوں ہے کہ دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے ہمارے جنگلات میں صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی پر خُوب رنگ و روغن کھلتا ہے۔ اِن کی لکڑی پر بہت خُوبصُورت جوہر ہوتے ہیں۔ اگر توجہّ کی جاوے تو ان سے نہایت عمدہ آرایشی سامان طیار کئے جا سکتے ہیں۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں جن کی لکڑی عمارت کے مطالب کے لئے درجۂ اعلےٰ کی تسلیم کی جاتی ہے۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جنگلی لکڑی جہاز اور کشتیاں بنانے کے لئے درجۂ اوّل کی ثابت ہوئی ہے۔ اور صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی وزنی۔ چکنی اور رنگ دار ہوتی ہے۔ ایسی لکڑیوں پر خراد۔ جڑت۔ نقّاشی اور کھُدائی کا کام بہت خُوبصُورت ہو سکتا ہے۔ صدہا قسم کے ایسے درخت ہیں کہ جن کی لکڑی لچک دار ہونے کی وجہ سے آسانی سے خم کھا جاتی ہے۔ ایسی لکڑیوں سے لکڑی کے کئی قسم کے پیچیدہ کام بن سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک درخت کی لکڑی کی جُداگانہ صفات اِس کتاب میں ساتھ کے ساتھ درج کی گئیں ہیں ✣

نخل بندی کا انسان و حیوان کی خوراک پر اثر

یہ امر واقعہ ہے کہ نخل بندی کا انسان و حیوان کی خوراک پر بھی کچھ کم اثر نہیں ہوتا۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھَل علاوہ اُچار۔ چٹنی۔ مُربّہ کے طور پر استعمال کئے جانے کے کچے یا پکّے ترکاری یا بطور پھَل کھائے جاتے ہیں۔ بعض ایسے

درخت ہیں کہ جن کے پھلوں کو گرم بھوبل میں داب کر نکال لو۔ اندر سے اُن کا مغز تازہ نان پاؤ کی طرح بر آمد ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھول اناج وغیرہ کے ساتھ ملا کر یا ویسے ہی شیریں سمجھکر کھائے جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے بھُنے ہوئے بیج انسان کی خورش میں آتے ہیں۔ بہت سے ایسے درخت ہیں کہ جن کے پھلوں کے مغز یا بیجوں سے تیل نکلتا ہے۔ اور اُن میں سے کئی تیل ایسے ہوتے ہیں کہ جلانے کے علاوہ کھانے کے کام میں آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح کئی درختوں کی نرم کونپلیں اور نرم پتّے بھی ایک حد تک انسان کی خوراک میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خواہ ترکاری کے طور پر یا چٹنی کے طور پر علٰے ہذا حیوان بھی درختوں کے پتّوں اور نرم شاخوں سے بہت کچھ اپنی خوراک حاصل کر لیتے ہیں۔ اِس کتاب میں اِن اُمور کا بالتفصیل ذکر ہر ایک درخت کے بیان و استعمال کے ضمن میں کیا گیا ہے

نخل بندی کا انسان کے اخلاق و مذاق پر اثر

اِس میں شبہ نہیں کہ نخل بندی کا انسان کے اخلاق اور مذاق پر بھی ایک حد تک اثر ہوتا ہے۔ نخل بندی میں بہت کچھ رفاہ عام کا خیال ملحوظِ خاطر ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نخل بندی کی غرض ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ اِس سے مخلوق کو آرام و آسایش ملے۔ نخل بندی انسان میں صبر و استقلال کے ساتھ اپنی محنت کے ثمرہ کے انتظار کی عادت ڈال دیتی ہے۔ نخل بند جس وقت یہ دیکھتا ہے کہ میرے لگائے ہوئے درختوں کو کسی قسم کا گزند یا صدمہ

پہنچتا ہے تو وہ فی الفور بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ اُن کا علاج معالجہ اور آیندہ کے لئے اُنہیں آفات سے بچانے کا حتےّ الامکان انسداد نہیں کر لیتا بیقرار رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ درختوں کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور اُنھیں سرسبز و شاداب حالت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ غرضیکہ جس طرح اُسے اپنے بچّوں سے اُنس اور محبّت ہوتی ہے اُسی طرح درختوں سے۔ جُداگانہ موسموں میں درختوں کی حالت کا تغیّر و تبدل اُسے علمی طور پر یہ سبق سکھاتا ہے کہ دُنیا کی کوئی شے سدا ایک جیسی نہیں رہتی۔ پس کُلّیتاً کسی پر دلدادہ ہونا عبث ہے۔ یہ خیالات اُسے ذاتِ حق کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس میں تغیّر و تبدل کی مُطلق گُنجایش نہیں ہو سکتی۔ غرضیکہ نخل بندی انسان کو رفاہ عام غیر کے رنج و راحت کو محسوس کرنے۔ رحم و کرم۔ صبر و استقلال۔ اُنس و محبّت۔ تصوّف اور دائمی خبرگیری کا عادی کر دیتی ہے۔ ساتھ ہی نخلبندی انسان کے مذاق میں لطافت اور پاکیزگی پیدا کر دیتی ہے۔ جہاں ذرہ درخت بے ڈول اور بد نما ہوا اور نخل بند کو ناگوار گزرا۔ بھدّے پن سے وہ محظوظ نہیں ہو سکتا۔ جس وقت درخت پھولوں یا پھلوں سے لدا ہوا ہوتا ہے اُس وقت وہ اُسے دیکھ کر نہایت مسرور ہوتا ہے۔ اُسوقت اُسے خُدا کی قُدرت خصُوصیت کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اور وہ بلیساختہ شانِ ایزدی کی حمد و ثنا میں محو ہو جاتا ہے۔ باعث یہ ہے کہ اُس کا دل خود بخود یہ کہنا شرُوع کر دیتا ہے کہ اِس درخت کا پتا پتا کردگارِ حقیقی

کی بے نظیر صنعت و رحمت کا کامل ثبوت ہے۔ اِس قسم کے مُشاہدے کی عادت اُسے اعلےٰ درجہ کے خیالات کا خُوگر کر دیتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ اِس قابل ہو جاتا ہے کہ ہر ایک پاکیزہ شے میں اُسی کا جلوہ دیکھنے لگے ؎

برگ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقِ دفترے است معرفتِ کردگار

ایک گزارش اخیر میں میری مؤدّبانہ التماس یہ ہے کہ کوئی صاحب اِس کتاب کو بہمہ جہت مُکمّل نہ تصوّر فرماویں۔ جن امُور کی اِس میں کمی رہ گئی ہے اُنہیں مَیں خُوب سمجھتا ہوں مگر اِس کمی کے پُورا کرنے کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ سب سے بڑی ضرُورت اِس وقت کتاب کی قدر دانی کی ہے اور مُختصر یہ ہے کہ اسی پر اُس کی آیندہ تمام خُوبیوں کا انحصار ہے۔

دیوی دیال

باب اوّل
قدرتی نخل بندی

درختوں کے پیدا ہونے کے طریق

وہ درخت جن کی لکڑی عمارت کے کام میں آتی ہے یا جن سے آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں یا جن کی لکڑی سے سینکڑوں قسم کے آلات اور بحری و برّی سواریاں طیار کی جاتی ہیں۔ صرف دو طریق سے پیدا ہوتے ہیں ایک **قدرتی** اور دوسرے **مصنوعی** طریق سے قدرتی طریق یہ ہے کہ بڑے بڑے درختوں سے جو پختہ بیج گرتے رہتے ہیں اُن سے درخت اُگ آتے ہیں۔ یا جن درختوں کو کاٹ لیا جاتا ہے اُن کی جڑیں ہری ہو جاتی ہیں اور پھر اُن سے از سر نو شاخیں نکل آتی ہیں۔ اِس طرح سے پھر اُن سے تناور اور سایہ دار درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاس ہی ایک طرف بیجوں کے

گرنے سے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور پاس ہی پُرانے درخت پھوٹ آتے ہیں۔ اِن دونوں اقسام کے ہم جنس درختوں کے تنے آپس میں مل جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہ ایک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ بیجوں سے پیدا ہوئے ہم جنس درختوں کے تنے بھی باہم مل کر ایک درخت بن جاتے ہیں۔ خاص تردّد سے بیجوں کے ذریعہ بونا یا پود لگانا یا قلمیں گاڑنا مصنوعی طریق کہلاتا ہے +

درختوں کی غور و پرداخت

نخل بندی کی غور و پرداخت یہ ہے کہ بیج بونے کے بعد آبپاشی کرنا۔ جب پودے کچھ بڑے ہو جاویں تو کمزور اور مریضوں کو دُور کر دینا۔ گھنے پودوں کو چھانٹ دینا۔ بلحاظِ اقسام پود انکو مُناسب دُوری پر نصب کرنا۔ زمین کو درست کرا کے کھاد دینا۔ جب درخت بڑھنے لگیں تو موقعۂ مُناسب پر اُن کو چھانگنا یا قلم کرنا۔ اُنھیں مُوذی کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنا۔ اگر زیادہ رقبہ میں کاشت کی گئی ہو تو آتش زدگی کے زیان کی پیش بندی کرنا۔ اگر اُنکی بالیدگی بے ڈھنگے طور پر ہو تو موزُوں ترکیب اور حکمت سے کام لینا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں درختوں کی غور و پرداخت میں شامل ہیں +

قُدرتی طرِیق سے کام لینا کِن حالتوں میں زیادہ مُفید ہے

جنگلات یا ذخیروں یا زیادہ رقبہ میں اگر خاص قسم کے درخت لگے ہوئے ہوں اور وہاں کٹائی کے بعد بھی بدستُور درخت رکھنے منظور ہوں تو قُدرتی طرِیق سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ یہ مُقدّم خیال رکھنا چاہیے کہ جن درختوں کو تُخم ریزی یا پنیری سے پیدا کرنے میں بہت روپیہ محنت اور وقت ضائع ہوتا ہو اور پھر بھی اُنکی ابتدائی حالت میں زیادہ حفاظت کی ضرُورت ہو۔ اُنھیں جہاں تک ہو سکے قُدرتی طرِیق سے پیدا کرانا چاہیئے۔ مثلاً دیو دار کے درختوں کو جڑ سے نہیں کاٹنا چاہیئے۔ سطح زمین کے برابر کاٹ لیں اور باقی چھوڑ دیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں پھر جنگل کھڑا ہو جائیگا۔ یا جس جگہہ بیجوں کے گرنے سے پودے صحنور پیدا ہو گئے ہوں یا صاف جڑوں سے پھُوٹ کر درخت نشو و نما پا گئے ہوں یا پانے لگے ہوں وہاں اُنھیں کی غور و پرداخت کرنی چاہیئے۔ مصنوعی طرِیق سے کاشت کرنا لاحاصل ہے۔ نیز نہایت ڈھلوان اور کنکریلی پتھریلی زمینوں میں اگر جڑوں سے درخت پھُوٹ کر بڑھنے لگیں یا بیجوں سے خود بخود اُگ کر کشیدہ قامت اور طاقت ور دکھائی دینے لگیں تو مصنوعی طرِیق سے کام لینے کی کچھ ضرُورت نہیں۔ صرف قُدرتی طرِیق پیدایش کو غنیمت سمجھنا چاہیئے +

کن صورتوں میں قدرتی طریق پیدائش محال ہے

ایک بڑے وسیع رقبہ میں جہاں کہ پہلے کسی قسم کے درخت موجود نہیں ہیں اگر باقاعدہ نخل بندی منظور ہے تو وہاں قدرتی طریق پیدائش پر منحصر رہنا بے سود ہے جب تک وہاں مصنوعی طریق سے کام نہیں لیا جاویگا مطلب نہیں نکل سکتا۔ ایسے رقبہ میں جہانکہ پہلے اور قسم کے درخت لگے ہوئے ہیں اور وہاں دوسری قسم کے لگانے مدنظر ہیں وہاں قدرتی طریق پیدائش پر انحصار رکھنا عبث ہے۔ نیز ایسے رقبہ میں جہانکہ درخت بہت پرانے ہو گئے ہوں جلنے نہ تو بیج جھڑتے ہوں اور نہ اُن کی جڑوں سے ٹونٹے پھوٹتے ہوں یہ امید رکھنا لاحاصل ہے کہ قدرتی طور پر جنگل کھڑا ہو جاویگا۔ جس جگہہ زمین نہایت مرطوب یا نہایت خشک ہو جس میں بیج اُگ نہ سکیں یا زمین ایسی سخت ہو کہ اُس میں پود نشو و نما نہ ہو سکے یا اُس پر جنگلی گھاس اور ایسی گھنی جھاڑیاں کھڑی ہوں جس میں بیجوں سے نہ نئے پودے پیدا ہو سکیں اور نہ بڑھ سکیں۔ یہ توقع رکھنا کہ قدرتی طریق پیدائش سے مدعا بر آویگا محض فضول ہے +

قدرتی طریق پیدائش سے نفع حاصل کرنے کی تدابیر

اگر یہ منظور ہے کہ بڑے درختوں سے بیج جھڑ کر نئی پود پیدا ہو جاوے تو سب سے پہلے یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ درختوں کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچے اور وہ جلد بڑھ کر بیج دینے لگیں۔ بیج جھڑنے کے موسم سے کچھ عرصہ پہلے درختوں کے نیچے زمین کو خار و خس سے پاک کرا دینا چاہیئے اور صفائی کے وقت کسی قدر کھدائی بھی ہو سکتی ہے تاکہ بیجوں کو پھوٹنے میں سہولیت ہو جاوے۔ جب بیج جھڑنے لگیں تو گھنے درختوں کو احتیاط سے کسی قدر چھانٹ دینا چاہیئے تاکہ ہوا اور روشنی کا زیادہ گزر ہونے لگے اور اُن کے نیچے بیج جلد پھوٹ آویں۔ جب پود کچھ بڑی ہو جاوے تو ایک یا دو مرتبہ پھر درختوں کو چھانگ دینا چاہیئے تاکہ نئی پود کو کافی مقدار میں ہوا اور روشنی مل سکے۔ جب پود خوب تناور اور سربلند ہو جاوے اور یہ یقین ہو جاوے کہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ پہلے درختوں کی قائمقام ہو جاویگی تو پہلے درختوں کی کٹائی شروع کرا دینی چاہیئے +

ابتدائی کٹائی کے ضمن میں احتیاط

یہ دیکھا جاتا ہے کہ جنگلوں میں بہت سے درخت خاصے مضبوط اور بلند نظر آتے ہیں مگر اُن میں بیج نہیں پڑتے۔ اِس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ درخت پاس پاس بہت گھنے اُگے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ صُورت درختوں کی بالیدگی میں سدِّ راہ ہوتی ہے۔ جہاں درخت بہت گنجان یا جھاڑ دار ہو گئے ہوں وہاں چھنگائی کرا دینے سے بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اِس عمل سے درختوں میں بہت جلد بیج آ جاتے ہیں اور وہ جھڑ کر اور نئی پود پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر اِس عمل میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر درخت یک لخت اعتدال سے زیادہ چھٹوا دیئے جاوینگے یا حد سے زیادہ چھنگائی کرا دی جاویگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ درختوں کی جڑیں کمزور رہ جاوینگی اور زمین کے نیچے درختوں کی جڑوں کے باہمی ملاپ سے جو درختوں کو تقویت پہنچتی ہے اور سہارا ملتا ہے وہ کم ہو جاویگا۔ وجہ یہ ہے کہ جس درخت کی شاخیں اور پتے واجبی طور پر بڑھتے ہیں اُس کی نسبت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اسکی جڑیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ مگر جس درخت کی حدّ اعتدال سے زیادہ پتلی پتلی بے ڈھنگی اور کمزور شاخیں بڑھ کر اُسے جھاڑی بناتی جاویں اُس کی نسبت یہ نہیں خیال کر لینا چاہیئے کہ وہ درخت کو تناور بنا رہی ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر درخت کی اُن شاخوں کو کاٹ دیا جاویگا

جو رہنی چاہئیں یا کٹائی بہت زیادہ اور لاپرواہی سے کی جاویگی تو نخلستان کو بڑا بھاری نقصان پہنچیگا۔ صرف موجودہ کو نہیں بلکہ آیندہ کو بھی۔ وجہ ظاہر ہے کہ اس طریق سے درخت کمزور پڑکر جلد خشک ہو جاویں گے۔ وہ نہ تو بیج دینے کے قابل رہینگے اور نہ اُن کی جڑوں سے ٹونٹے چھوٹینگے۔ مگر ساتھ ہی اگر اُن کی واجبی کٹائی نہ کرائی جاویگی تب بھی خرابی رہے گی۔ اِس طرح سے نہ درخت مضبوط گھیردار اور بلند ہونگے اور نہ اُن میں فرداً فرداً اپنے سہارے آپ کھڑے رہنے کی طاقت پیدا ہوگی۔ گو زمین کے نیچے درختوں کی جڑوں کے ملنے کے باعث ایک حد تک درخت کو تقویت پہنچتی ہے اور گھنی جھاڑی کی صورت میں تیز ہوا اور زیادہ بارش سے بھی درختوں کو چنداں گزند نہیں پہنچتا مگر درخت اُس وقت تک تناور شمار نہیں کئے جاتے جب تک کہ اُن میں سے ہر ایک بطور خود گرمی سردی اور طوفانِ باد و باراں کا مُقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو +

اکثر نخلستانوں اور جنگلوں میں درختوں کے پتّوں کے گرنے اور رطوبت جمع رہنے کے سبب پتّوں اور کائی کی تہ زمین پر جم جاتی ہے۔ بسا اوقات یہ بیجوں کے پھوٹنے اور جڑیں پکڑنے میں مانع ہوتی ہے۔ اِس لئے اگر ابتدا میں درختوں کی تھوڑی تھوڑی چھنگائی کرا دی جائے تو بہتر ہے۔ اِس طرح سے ہوا اور روشنی کی زیادہ آمد و رفت کے باعث پتّوں کی تہ بہت جلد نرم کھاد بن جاتی ہے اور

بیجوں کے پھوٹنے اور پودوں کے جڑیں پکڑنے میں بجائے مانع ہونے کے مُعاون ہو جاتی ہے۔ابتدائی کٹائی کے بعد حسبِ موقعہ اور حسبِ ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ کٹائی کرائی جا سکتی ہے تا وقتیکہ نئی پود بڑھکر پُرانے درختوں کی جگہہ لینے کے قابل ہو جاوے۔

ابتدائی کٹائی کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ نخلستانوں میں اکثر کمزور ادنےٰ اور کم قیمت اقسام کے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ عُمدہ اور قیمتی درختوں کے ساتھ مِل جاتے ہیں۔اُنہیں ابتدائی کٹائی میں بہ آسانی خارج کر سکتے ہیں تاکہ اچھّے درخت خُوب ترقّی کر سکیں اور اپنے بیجوں اور ٹونٹوں کے ذریعہ نخلستان کے دائمی فائدہ کے باعث ہوں۔ اگر کسی نخلستان کے ایک تختہ میں درختوں میں بیج کم آویں تو خواہ مخواہ ابتدائی کٹائی (جس کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ بیجوں کو جو درختوں سے جھڑے ہیں پھُوٹنے اور پود کو جڑیں پکڑنے کا آسان موقعہ مل سکے) شروع نہیں کرا دینی چاہیئے۔ہاں اور تختوں کی جنکے درختوں سے بیج جھڑے ہیں ابتدائی کٹائی کرا سکتے ہیں وہ تختے جو کسی وجہ سے ایک سال بیج نہیں دیتے اکثر دُوسرے سال دیدیتے ہیں۔

اگر کمزور درختوں میں بیج پیدا کرانے منظور ہیں تو اُونچے درختوں کی چھنگائی اور گھنے درختوں کی کٹائی کسی قدر زیادہ ہونی چاہیئے۔جن درختوں میں پھُول یا پھَل آنا شروع ہو گیا ہو اُن کی چھنگائی کم ہونی چاہیئے اگر یہ منظُور ہے کہ نخلستان کے درختوں کے نیچے گرے ہوئے پتے

اور کائی جلد بوسیدہ کھاد بن جاوے تو چھنگائی اور گنجان درختوں کی کٹائی کسی قدر زیادہ ہونی چاہئے۔اگر اُن درختوں کے نیچے کی زمین کو جو بوسیدہ پتّوں اور کائی کے کم یا دُور ہو جانے کے سبب سخت یا ناقص ہو گئی ہے درست کرنا مدِ نظر ہے تو گنجان درختوں کی کٹائی اِسقدر زیادہ نہیں ہونی چاہئے کہ سطح زمین صاف ہو جانے کے سبب ناکارہ خار و خس کا مسکن بن جاوے ÷ گنجان درختوں کی کٹائی ایک ہی مرتبہ بہت بڑے رقبہ میں نہیں ہونی چاہئیے۔بہتر یہ ہے کہ مربعّے کاٹ لئے جاویں اور بتدریج وقفہ دیکر عمل شروع کیا جاوے ورنہ نخلستان کی زمین کمزور اور ناقص ہو جاویگی۔اگر نخلستان یا جنگل میں درخت کم زور اور چھوٹے بڑے بے ترتیب ہیں تو ابتدا میں گنجان درختوں کی کٹائی اور عام درختوں کی چھنگائی باہستگی ہونی چاہئے۔ایک مرتبہ ہی کام ختم نہیں کر دینا چاہئے۔مثلاً پہلی مرتبہ بہت کمزور شاخوں اور نہایت کمزور درختوں کو کاٹ دینا چاہئے۔تھوڑے عرصہ بعد اسی عمل کو دو بارہ سہ بارہ کیا جا سکتا ہے۔درختوں کے قُدرتی طریقِ پیدایش سے عُمدہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ضرُوری ہے کہ درختوں کے نیچے زمین پر ایک حد تک پتّے۔کائی اور تری رہے ÷

درختوں کی کٹائی کی نسبت چند ضروری ہدایات

اگر کسی وسیع رقبہ کی کٹائی مدِ نظر ہو تو سب سے پہلے یہ مُناسب ہے کہ اُس رقبہ کو حلقوں میں تقسیم کر لیا جاوے اور ایک ایک حلقہ کی کٹائی بسہولیت تمام کی جاوے۔ بیرونی درختوں کی چند قطاریں بطور باڑ چھوڑ کر اندر سے کٹائی شروع کرانی چاہیئے۔ باڑ کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ تیز ہوا بہت سرد ہوا اور تیز دھوپ کے گزند سے نئی پود کو بچاویگی کٹائی کے بعد درخت باہر اِس طرح سے نکالنے چاہئیں کہ نئی پود کو نقصان نہ پہنچے۔ اُس رقبہ میں جس میں ناکارہ خار و خس زیادہ پیدا ہو جانے کا احتمال ہو یا جس قطعہ کی نسبت یہ اندیشہ ہو کہ تمازتِ آفتاب سے جلد جھلس جاویگا۔ کٹائی بہت زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ جس رقبہ میں نئی پود زیادہ ہو اور جاڑوں میں کوہر اور پالے کا زیادہ خوف ہو وہاں بھی کٹائی اندھا دُھند نہیں ہونی چاہیئے۔ البتہ ایسے رقبہ میں جس میں نئی پود طیار ہونی شروع ہو گئی ہو مگر گنجان درختوں کے سایہ کی وجہ سے ہوا۔ روشنی اور سورج کی کرنوں کا کم گزر ہوتا ہو اور شبنم اور بارش سے بھی نئی پود کو چنداں فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ کٹائی اول الذکر رقبہ کی نسبت زیادہ ہونی چاہیئے۔ کٹائی کا وقت ایسا مُقرر کرنا چاہیئے کہ بیج گرنے اور اُن کے پھوٹنے سے پہلے پہلے کٹائی اُٹھائی اور صفائی اور صفائی کا سب کام ختم ہو جاوے ورنہ نئی پود کو ناحق ضرر پہنچیگا

کسی وسیع رقبہ کی کٹائی یک لخت ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔کہ تمام پُرانے
درخت صاف کر دئیے جاویں بیچ بیچ میں پُرانے درخت چھوڑ دینے چاہیئے
تاکہ وہ بیج اور سایہ دے سکیں۔جب نئی پود ایسی طاقتور ہو جاوے
کہ گرمی سردی اور تیز ہوا کو آسانی سے برداشت کر سکے اُس وقت
رہے سہے پُرانے درختوں کو بھی نکال دینا چاہیئے تاکہ از سرِ نو نیا جنگل
یکساں طیّار ہو جاوے۔درختوں کی کٹائی کا عُمدہ طریق یہ ہے کہ پہلے
اُن کی چھوٹی چھوٹی شاخیں کاٹ لی جاویں۔پھر بڑی بڑی اور اخیر میں
تنہ کو گرایا جاوے مگر بڑی بڑی شاخوں کی کٹائی صرف ایک طرف سے
نہیں ہونی چاہیئے۔بہتر یہ ہے کہ اُوپر سے کسی قدر کاٹ کر نیچے سے
بھی کسی قدر کاٹ لیں تاکہ جس وقت دباؤ کی وجہ سے شاخیں تنہ
سے جُدا ہوں تو اور شاخوں یا تنہ کی چھال کو چھیل نہ دیں +

چرائی

ایسے رقبہ میں جہاں پود برآمد ہوتی ہو۔یا وہ ابھی ابتدائی حالت
میں ہو ہرگز مویشیوں کو اندر نہیں جانے دینا چاہیئے۔البتہ ایسے
رقبہ میں جہاں درخت تناور ہو گئے ہوں اور روئیدگی کثرت
سے ہوگئی ہو۔مُناسب حد تک چرائی کرا سکتے ہیں۔کٹائی کے بعد درختوں
کے پُرانے ٹھنٹھ چھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ایسی حالت میں مویشیوں
کا اندر گزر ہونا بہت بُرا ہے +

ناکارہ خار و خس سے نخلستان کو بچانا

جس رقبہ میں نئی پود قدرتی طریق پیدائش پر نکل آئی ہو یا مصنوعی طریق سے لگائی گئی ہو وہاں یہ دیکھنا چاہیئے کہ پود کس طرح نشو و نما ہو رہی ہے۔اگر وہ سُرعت کے ساتھ نہیں بڑھے گی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ اُس کے چاروں طرف ناکارہ خار و خس اور گھاس اُگ آویگی اور یہ بہت جلد زمین اور درختوں کو کمزور اور مریض کر دیگی۔اگر درخت بذاتہٖ کمزور اقسام کے ہونگے تو وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ضائع ہو جاوینگے پس مُناسب یہ ہے کہ اگر نئی پود خاطرخواہ ترقّی نہ کرتی ہو تو اُنکی قطاروں کے درمیان اناج۔آلو۔یا رُوئی بو دینا بہت مُفید ثابت ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اِن اشیاء کی کاشت سے پہلے ناکارہ خار و خس کی بیخ کنی کر دی جاوے اور اُن درختوں کے تنوں کے چاروں طرف جو بڑھنے سے رُک گئے ہوں یا مریض معلوم ہوتے ہوں یا جیسا کہ چاہیئے صحت ور نہوں یا بہت آہستگی کے ساتھ بڑھتے ہوں۔تھوڑی تھوڑی مٹّی چڑھا دینی چاہیئے۔اگر وہ درخت ایسے ہوں کہ جن کا موسم خزاں میں پت جھڑ ہو جاتا ہے اور بظاہر ایسے کمزور ہو گئے ہوں کہ جن کی مدّت میں پنپنے کی اُمید ہو تو اُنہیں فی الفور سطح زمین کے برابر کاٹ دینا چاہیئے۔بہت جلد اُنکے نئے ٹونٹے پھُوٹ آوینگے۔اور وہ پہلی پود کی نسبت زیادہ طاقت ور ہونگے۔مگر اِس قسم کی کٹائی کا کام تیز قینچیوں

سے لینا چاہیے۔ تاکہ کٹائی صاف ہو ورنہ چاقو۔ درانتی یا آری کی کٹائی میں پودے کو جنبش زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس طرح نئی جڑوں کو بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ اگر ناکارہ خار و خس بہت زیادہ ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ۱ سے ۲ فٹ تک کھدائی کرا کے مٹی کو تہ و بالا کر دیا جاوے یعنی زمین کی ناکارہ روئیدگی نیچے ہو جاوے اور نیچے کی مٹی اوپر آ جاوے۔ اس طریق سے ایک فائدہ یہ ہو گا کہ ناکارہ خار و خس بھی بہت جلد گل کر کھاد کا کام دیدینگے جس سے زمین کی طاقت قطعی زائل نہیں ہونے پاویگی۔ مریض پودوں کے تنوں کے گرد بھی اسی طرح سے مٹی چڑھائی جاوے کہ روئیدگی کی جانب پودے کے تنہ سے ملی رہے یعنی وہ روئیدگی تخمیر ہو کر مریض اور کمزور درختوں کو کسی قدر خوراک بہم پہنچاوے۔ اگر سرکنڈہ یا کانس وغیرہ گھاس کھڑی ہو جاوے تو فی الفور اُن کی جڑوں تک کھدائی کرانی واجب ہے۔ کھدائی کے بعد تمام خار و خس کی ڈھیریاں لگوا کر جلوا دی جاویں اور راکھ کو سطح زمین پر پھیلوا دیا جاوے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس رقبہ میں اعلےٰ درجہ کی گھاسیں موجود ہوتی ہیں وہاں کمزور اور ناقص روئیدگی کبھی اُگنے نہیں پاتی۔ جس جگہہ اعلےٰ اقسام کے درخت ہوں وہاں کمزور اور مریض درخت ٹھیر نہیں سکتے۔ اسی لئے بہتر یہ ہے کہ زمین کی حیثیت دیکھ کر نخل بندی کرنی چاہئے اگر یہ احتمال ہو کہ ناکارہ خار و خس جلد اُگ آویگا تو وہاں جلد جلد بڑھنے والے درخت لگانے چاہئیں۔ بصورتِ دیگر درختوں کی قطاروں

کے درمیان اناج۔آلو یا روئی وغیرہ کی کاشت کرانی چاہیئے۔اعلےٰ اور طاقت ور اقسام کے درخت صرف عمدہ زمین میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر زمین کمزور ہے اور سر دست اُسے عمدہ اور طاقت ور بنانے کی گنجایش نہو تو بہتر یہی ہے کہ اُس میں معمولی اقسام کے درخت لگا دئے جاویں۔ بالکل کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا اچھا ہے۔ ناکارہ خار و خس کی نسبت کمزور اقسام کے درخت ہر حالت میں قابلِ ترجیح ہیں کیونکہ کم از کم وہ جلانے کے کام آ سکتے ہیں۔ نیز اُن کی بدولت زمین روز بروز زرخیز ہوتی جاوے گی اور بہت جلد اُس سے معقول آمدنی کی صورت ہو سکتی ہے +

تنہا درختوں کی مختلف حادثوں سے حفاظت کرنا

سڑکوں اور نہروں کے کنارے اور احاطوں کے گرد جو درخت ایک دوسرے سے کسی قدر فاصلہ پر ہوتے ہیں اُنکو دھوپ۔ تیز ہوا اور زمین کی خشکی سے بہ نسبت ذخیروں کے درختوں کے زیادہ گزند پہنچتا ہے ذخیرہ کے درخت گھنے ہوتے ہیں اِس لئے اُن کے نیچے نمی رہتی ہے اور گھاس اور جڑی بوٹیاں اُن کی جڑوں کو زیادہ گرمی سردی سے محفوظ رکھتی ہیں۔ہوا کے تند جھونکے بھی اُنھیں کم نقصان نہیں پہنچاتے ہیں مگر تنہا درختوں کی یہ کیفیت نہیں ہوتی اُنہیں یکہ و تنہا اُن تمام حادثوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب تک اُن میں بطورِ خود

اِن حوادث کی تاب مقاومت نہ پیدا ہو جاوے۔ اُنکی نگہداشت غور و پرداخت اور محافظت اشدّ ضروری ہے۔

تنہا درختوں کو جو سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کنارے سایہ کی غرض سے نصب کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ صدمہ زمین کی خشکی سے پہنچتا ہے۔ نئے درخت ذخیرہ سے اُکھاڑ کر جب تنہا کھلی جگہہ میں لگادئیے جاتے ہیں تو اُن کو سب سے پہلے سورج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُس وقت اگر اُن کی جڑیں تر رہیں تو اُن کو چنداں گزند نہیں پہنچتا۔ بصورتِ دیگر یا تو وہ بالکل سوکھ جاتے ہیں یا نیم خشک ہو جاتے ہیں۔ اُن کی بالیدگی میں فرق آ جاتا ہے۔ اور درحقیقت وہ شروع سے دائم المریض ہو جاتے ہیں۔ گویا زمین کی خشکی اُن کے حق میں سب سے زیادہ زبون ثابت ہوتی ہے۔ نئے درختوں کی زمین کی خشکی کو ہم تین طرح سے دور کر سکتے ہیں۔ ایک آبپاشی کے ذریعہ۔ دوسرے زمین کو ڈھانپنے اور تیسرے گڈائی کے ذریعہ۔ ہم تمام اضلاع کو تین درجوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔ درجۂ اوّل۔ درجۂ دوم۔ اور درجۂ سوم۔ درجۂ اوّل کے وہ اضلاع ہیں جن میں ۲۵ انچہ اور اس سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ ان اضلاع میں تمام پہاڑی اضلاع اور وہ اضلاع جو دامنِ کوہ میں واقع ہوتے ہیں آجاتے ہیں۔ درجۂ دوم ہیں وہ اضلاع سمجھنے چاہئیں جن میں ۲۰ انچہ تک بارش ہو جاتی ہے۔ درجۂ سوم میں وہ خشک اور ریگستانی اضلاع سمجھنے چاہئیں جن میں کبھی کبھی اور بہت کم بارش ہوتی ہے +

تیسرے درجہ کے علاقوں میں عمدہ اور طاقت ور درخت اگر لگائے جاویں تو کم از کم دو سال تک برابر اُن کی پانی سے خبرگیری کرنی چاہئے۔ دُوسرے درجہ کے اضلاع میں ایک سال تک پانی دینا کافی ہے۔ بشرطیکہ اُن کی جڑوں کو سال کے ایک بڑے حصّہ میں ڈھانپے رکھیں۔ اِس ترکیب سے درخت جلد نشو و نما ہو جاتے ہیں اور اُنہیں روز مرّہ کی نگرانی کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ درجۂ اوّل کے اضلاع میں بہت خشک موسم میں کبھی کبھی پانی دیدینا چاہئے ورنہ حسبِ موقعہ اُن کی جڑوں کے گِرد گڈائی کر دینا اور زمین کو ڈھانپے رکھنا کافی ہے۔

نہروں اور کنوؤں کے گِرد درختوں کی آبپاشی آسانی سے نالیوں وغیرہ کے ذریعہ ہو سکتی ہے مگر سڑکوں اور احاطوں کے کنارے پانی پکھالوں اور سقّوں کے ذریعہ بآسانی دیا جا سکتا ہے۔ پانی کا کم و بیش دینا موسم اور ماہیئتِ زمین وغیرہ پر منحصر ہے۔ مگر قاعدہ کُلیہ یہ سمجھنا چاہئے کہ ہفتہ میں دو مرتبہ نئے درختوں کو پانی دیدینا عین واجب ہے۔ پانی دینے کے لئے شام کا وقت اچھا شمار کیا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ رات بھر میں رطوبت جڑوں میں خوب جذب ہو جاتی ہے اور زمین تر رہتی ہے۔ صُبح کا دیا ہوا پانی بہت کچھ ابخرات بن اُڑ جاتا ہے۔ اور زمین شام تک قریب قریب خشک ہو جاتی ہے۔

نئے درختوں کی جڑیں ڈھانپنے کا عمدہ اور سہل طریق یہ ہے کہ

درختوں کی پتّیاں اور گھاس پھُوس جمع کر کے درختوں کے چو گرد تین انچہ گہرائی کر کے داب دیں اور اُوپر سے درختوں کی پتلی پتلی شاخوں کو بچھا دیں تاکہ خاصہ دباؤ رہے اُوپر سے بہت ہلکا مٹّی کا غلاف چڑھا دیں۔ اِس ترکیب سے پانی ابخرات بنکر کم اُڑتا ہے۔ ناکارہ خار و خس درخت کے گِرد کم اُگتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ میں پتّیاں گل کر درخت کو کھاد کا کام دیدیتی ہیں۔ دو تین سال برابر یہی عمل جاری رہنا چاہیئے اور جب درخت مضبُوط اور تناور ہو جاویں پھر اِسکی کچھ ضرُورت نہیں رہتی۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ موسمِ سرما میں اِس غلاف کو مہینہ دو مہینہ کے لئے کھول دینا چاہیئے تاکہ چُوہے چُوہیاں اور بہت سے کیڑے مکوڑے اِس غلاف کو اپنا جاڑے کا مسکن نہ بنا لیں اور پہلے سے جو سکُونت گزیں ہونگے وہ دفع ہو جاوینگے۔

نئے درختوں کی جڑوں کو غلاف دینے کی ایک اور ترکیب بھی ہے مگر وہ اوّل الذکر ترکیب سے کم رُتبہ کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ درخت کے چاروں طرف دو دو تین تین انچہ مٹّی کھود کر باریک کر دینی چاہیئے یہ باریک مٹّی فی الفور خُشک ہو جاوے گی اور اُسکا زمین کی اندرُونی تہ سے براہ راست میل نہیں رہیگا۔ اور اِس طرح سے سُورج کی کرنیں زمین کے اندر کم مداخلت کر سکینگی۔ وجہ یہ ہے کہ مرطُوب زمین کے اُوپر باریک مٹّی کا غلاف ہو گا مگر یہ غلاف بہت عارضی ثابت ہوتا ہے۔ تیز ہوا سے باریک مٹّی اُڑ جاتی ہے۔ پھر دو بارہ محنت کرنی پڑتی ہے

بارش کے بعد یہ باریک مٹّی بدستُور جم جاتی ہے اور اندرُونی تہ
مل جاتی ہے۔ اِس لئے از سرِ نو اُسے باریک کرنا پڑتا ہے۔ گو بہت
سخت اور چکنی زمینوں میں یہ عمل زیادہ مُفید اور کارگر ثابت ہوا
ہے بشرطیکہ اس کے اُوپر گھاس پھُوس کا اور اضافہ کر دیا جاوے۔ یہ
مگر بہتر یہی ہے کہ جہاں تک مُمکن ہو سکے اوّل الذّکر ترکیب سے کام لیا
جاوے۔ روز مرہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ درخت جو ذخیرہ میں بڑے بڑے درختوں
کے زیرِ سایہ پرورش پاتے ہیں جب یکایک اُکھاڑ کر سڑکوں احاطوں
وغیرہ کے کنارے لگا دئیے جاتے ہیں اور سُورج کی شعاع براہ راست
اُن پر پڑنے لگتی ہے تو وہ مُرجھانے لگتے ہیں۔ اُن کی چھال بہت
سخت ہو جاتی ہے اُس میں سے نرمی اور لچک دُور ہو جاتی ہے
عرقِ شجری کا دَوران اِس نقص سے بند ہو جاتا ہے اور نتیجہ یہ
ہے کہ بتدریج نیا درخت خُشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور تھوڑے
عرصہ میں چل بستا ہے۔ تھانولے میں بجائے سرسبز اور نوخیز درخت
کے ایک خُشک چھڑی نظر آنے لگتی ہے۔ اِس حادثہ سے نئے لگائے
درختوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب تک
مضبوطی کے ساتھ زمین کے اندر جڑیں نہ پکڑ لیں، اُنکی اندرُونی رطوبت
کو ابخرات کے ذریعہ زائل نہ ہونے دیا جاوے۔ درختوں کی رطوبت
زیادہ تر چھال کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ پس مُناسب یہ ہے کہ
درختوں کے تنے پر چکنی مٹّی اور گوبر کا غلاف چڑھا دیا جاوے۔ اِس

غلاف کے طیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ تین حصہ چونے اور ایک
حصہ چکنی مٹی کو باہم آمیز کرکے اور پانی سے اُسکا گارا بناکر درخت
کے تنہ پر ہاتھ سے لیپ دیں۔ مگر لپائی بہت موٹی نہیں ہونی چاہئے
یہ لپائی زور کی بارش میں بھی برابر ٹھہری رہیگی۔ عام طور پر لوگ
کرتے ہیں کہ نئے درختوں کے تنہ کے گرد گھاس پھوس باندھ دیتے
ہیں تاکہ وہ حرارت اور طپشِ آفتاب سے محفوظ رہیں مگر اِس ترکیب
میں بڑا نقص یہ ہے کہ بہت جلد کیڑے مکوڑے غلاف میں اپنا عمل
دخل کر لیتے ہیں اور ننھے درخت کے نرم و نازک تنہ کو جس کی حفاظت
کے لئے اتنا تردّد کیا جاتا ہے چاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ ترکیب اوّل
بہتر اور عین مُفید مطلب ہے۔

سڑکوں اور نہروں کے کنارے جو درخت لگائے جاتے ہیں اُنہیں
ابتدا میں کئی حادثوں کا روز مرّہ سامنا رہتا ہے۔ راہ چلتے مویشی اُنکی
جانب رجُوع ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکتا ہے مُنہ مارنے میں
کوتاہی نہیں کرتے۔ بے رحم اور کوتہ اندیش لوگ آنکھ بچا کر اپنے
مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے لئے اُن کی شاخوں کو توڑ لیتے ہیں یا
کسی اوزار سے جھٹکے دے دے کر کاٹ ڈالتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نئے درخت
سڑکوں کے کنارے لگا کر اُن کے گرد فی الفور باڑھ لگانی چاہئے۔

آج کل عام طور پر کسی قدر کفایت کے خیال سے یہ کیا جاتا ہے۔
کہ درخت کے چاروں طرف مٹی کا پشتہ باندھکر اُسپر تھور یا ناگ پھنی

لگا دی جاتی ہے۔ تجربہ سے یہ طریق بہت مُضر ثابت ہوا ہے۔ اقسا
ناگ پھنی کا خاصہ یہ ہے کہ اُنہیں ایک مرتبہ کہیں برائے نام لگا
پھر یہ خود بخود رقبے کے رقبے گھیر لیتی ہے۔ ناگ پھنی کا ایک پود
قریب ۱۰ فٹ مربّع زمین کی تری کو چٹ کر جانے کے لئے کافی ہے
یہی وجہ ہے کہ جن درختوں کے گرد ناگ پھنی کی باڑ دی جاتی ہے
وہ مُشکل سے بہت دیر میں نشو و نما ہوتے ہیں۔ جہاں انتہا درجہ کی
کفایت کا خیال ہو وہاں بہترین طریق نئے درختوں کے گرد باڑ لگا
کا یہ ہے کہ درخت سے اتنے فاصلہ پر کہ مویشی مُنہ نہ مار سکیں چوگر
مٹی کا اُونچا پُشتہ باندھ دیں اور نیچے پانی کے نکاس کیلئے موری بنا دی
اور پُشتہ میں پانچ چار جگہہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے بڑے بڑے
سوراخ کرا دیں۔ یہ باڑ بہت عُمدہ ہوتی ہے مگر اس میں صرف نُقص
ہے تو یہ ہے کہ یہ خوش نما نہیں ہوتی۔ اور سڑکوں اور نہروں کے
کنارے بد زیب معلوم ہوتی ہے۔ سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کنا
اگر پکّی اینٹوں کی جالی دار چوگرد باڑ لگائی جاوے تو بہتر ہے۔ جب درخ
تناور ہو جاویں تو پکّی اینٹوں کو نکلوا کر اور جگہہ کام میں لا سکتے ہیں
نئے درختوں کے گرد باڑ لگانے میں بیجا کفایت کرنا نہایت نقصان دہ
ہے۔ اگر باڑ کمزور اور ناقص ہو گی تو درختوں کو لگاتار صدمات پُہنچتے
رہیں گے۔ اِس صورت میں سڑکوں یا نہروں کے کنارے درخت لگانے
سے جو فوائد مُتصوّر ہیں وہ حاصل نہیں ہونگے۔ اور نگرانی کے عملہ کا

خرچ رائگاں جائیگا۔ کھیتوں یا احاطوں کے اندر نئے درختوں کے گرد
خار دار جھاڑیوں یا پودوں کی باڑ لگا سکتے ہیں۔ درخت کے چوگرد
دو تین فٹ گہری نالی کھود کر جھاڑی لگا دینی چاہیئے۔ کھُدی ہوئی
مٹی سے ڈھلوان پُشتہ بناویں اور نالی میں حسبِ ضرورت پانی دلواتے
رہیں تاکہ باڑ جلد طیار ہو جاوے۔ باڑ کے پودے آٹھ آٹھ یا بارہ بارہ
انچہ کے تفاوت سے لگانے چاہئیں۔ دُوسرے سال اُن کی شاخیں باہم
مل جاوینگی۔ اسوقت اُن کی پھُنگیاں نوچ دینی چاہئیں۔ اور تیسرے
سال باڑ ایسی گھنی ہو جاویگی کہ انسان و حیوان کا گزر بآسانی
سے نہیں ہو سکے گا۔ جب تک اصل باڑ کارآمد نہو تب تک خشک
کانٹوں یا درختوں کی شاخوں کو چاروں طرف لگا سکتے ہیں۔ چارہ کے
لئے جو لوگ بیدردی سے درختوں کو بے برگ و بار کر دیتے ہیں
اُن کی فہمایش کے لئے مُحافظ مُقرّر کئے جا سکتے ہیں۔ بالعمُوم ایسی
حرکات کے مُرتکب شُتربان فیل بان اور چرواہے وغیرہ ہوتے ہیں
یہ لوگ اپنے ذرہ سے فائدہ کے لئے درختوں کا سخت نقصان کر دیتے
ہیں۔ جسے پُورا کرنا ناممکن ہے۔ جس قدر روپیہ۔ وقت اور محنت درختوں
کے پیدا کرنے اور محفوظ رکھنے میں صرف ہوتی ہے وہ رائگاں جاتی
ہے اور جس مطلب کے لئے درخت سڑکوں اور نہروں کے کنارے لگائے
جاتے ہیں وہ بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ایک ذرہ سی لغو حرکت سے عوام
کا روپیہ علیحدہ ضائع ہوتا ہے اور تکلیف الگ برداشت کرنی پڑتی ہے۔ دانتنوں

کے لیئے بھی بعض اشخاص سڑکوں اور نہروں کے کنارے کی نئیے درختوں
طاقتور اور نرم شاخیں کاٹ لیتے ہیں۔ یہ حرکت بھی قابلِ سرزنش ہے۔ بڑے
اور تناور درختوں کی فضول شاخوں کو بعدِ حصولِ اجازت کاٹ لینا کچھ بُرا
ہے بلکہ ایک طرح مُفید ہے۔ مگر چھوٹے درختوں بالخصوص لبِ نہر یا سڑک کے
درختوں کے ساتھ یہ سلوک کرنا سراسر غیر واجب ہے۔ بعض اشخاص ادویات
کے لیئے نئے درختوں کے پتے بُری طرح سے نوچ لیتے ہیں یا اُنکی چھال بے احتیاطی
سے اُتار لیتے ہیں۔ یہ حرکت بھی درختوں خصوصاً نئے درختوں کے حق میں مضر
ثابت ہوتی ہے۔ اِسطرح سے درخت اکثر سُوکھ جاتے ہیں ورنہ کم از کم اُنکی رفتار
بہت کچھ رُک جاتی ہے۔ ادویات کے لئے پتوں یا چھال کے لینے کا مُضائقہ نہیں
ہے۔ مگر جہاں تک ممکن ہو سکے یہ اشیاء تجربہ کار اور واقف کار آدمیوں
ہاتھ سے مُہیا کرانی چاہئیں۔ وہ مطلب بھی نکال دیتے ہیں اور درختوں کو
گراں نہیں گزرتا۔ یہ احتیاط زیادہ تر نئے۔ نرم اور نازک درختوں کے لیئے
قد آور۔ مضبوط اور جنگلی درختوں کی یہ کیفیت نہیں ہے ٭

درختوں کو چھانٹنا۔ قلم کرنا اور پھانگنا

ذخیروں کے اندر جس وقت یہ معلوم ہو کہ درخت اعتدال سے
گنجان ہیں اور اُنہیں کافی ہوا اور روشنی نہیں ملتی تو فنے
اُنہیں چھانٹ دینا چاہئے۔ یہ خیال ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ جب درخت
ہونے لگینگے اُسوقت یہ عمل کرینگے۔ بعض اقسام کے درخت ایسے ہوتے ہیں کہ اگر

ان ایامِ طفولیت میں کسی قسم کا صدمہ پہنچ جاوے تو عمر بھر وہ اُسے محسوس کرتے ہیں۔ اور شروع ایام کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی چھانٹتے ہوئے درختوں کو اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگا سکتے ہیں یا حسبِ موقعہ کر سکتے ہیں کہ جن درختوں کو چھانٹنا مدِ نظر ہے اُنکو جڑ سے نہ اُکھاڑا جاوے۔ زمین کے ہموار تیز چاقو یا قینچی سے صفائی کے ساتھ کاٹ دیا جاوے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کچھ عرصہ بعد اُن میں سے پھر نئی شاخیں پھوٹ نکلینگی۔ اور اِس اثنا میں پہلے درخت کشیدہ قامت اور زیادہ تناور ہو جاوینگے۔ اُن کا اِن کا باہمی مُقابلہ نہیں رہیگا۔ مگر یہ عمل موسمِ بہار کے خاتمہ یعنی ایامِ گرما کے شروع میں کرنا چاہئے۔ اگر اِس عمل کو پیشتر کیا جاویگا تو نتیجہ بر عکس ہو گا۔ یعنی بہت جلد نئی شاخیں دو چند زور کے ساتھ بر آمد ہو کر پہلے درختوں کے مُقابلہ پر موجود ہو جاوینگی پس جس غرض سے یہ عمل کیا جاتا ہے وہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اصل مُدعا اِس عمل سے یہ ہوتا ہے کہ بہت گھنے درخت کم ہو جاویں تا کہ دُوسرے درختوں کو کافی ہوا اور روشنی مِل سکے اور وہ جلد تناور ہو جاویں۔ جس عمل سے یہ بات حاصل نہو اُس کا کرنا بالکُل بے فایدہ ہے۔ اِس قسم کی کاٹ چھانٹ کی گھنے جنگلوں یا ذخیروں میں ضرورت ہوتی ہے۔ جس جگہہ مصنوعی طریق سے درختوں کی کاشت کی جاتی ہے وہاں کبھی ضرورت نہیں ہوتی چونکہ پہلے ہی جملہ مراتب کا خیال رکھکر کام کیا جاتا ہے۔ ایسے ذخیروں میں ال ادنےٰ و اعلےٰ اقسام کے درخت ملے جُلے ہوں وہاں چھانٹتے

وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے جہاں تک ممکن ہو سکے اعلٰے اقسام کو قائم
رکھا جاوے اور ادنٰے اقسام کے درختوں کو خواہ وہ کشیدہ قامت
طاقت ور اور اعلٰے اقسام کے درختوں کی نسبت اچّھی حالت میں
ہوں اُڑا دیا جاوے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ
ایسا نہو کہ دونوں ہاتھ سے جاتے رہیں۔ یعنی اعلٰے اقسام کے
درخت اِس درجہ ناقص ہوں کہ وہ با وجود اِس رعایت کے
پنپ نہ سکیں اور ادنٰے اقسام کے درخت اپنی جگہہ خالی کر دینے
سے ناکارہ خار و خس کو قائم مقامی کا موقعہ دیدیں۔ جنگلوں
اور ذخیروں میں بالکل خالی یا پُر خار و خس جگہہ کی نسبت یہ
ہزار درجہ بہتر ہے کہ وہاں ادنٰے اقسام کے درخت ہوں۔ یہ تجربہ
میں آیا ہے کہ جس زمین میں یکلخت اعلٰے اقسام کے درخت پیدا
کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اُس میں ادنٰے اقسام کے درخت
بہ آسانی نشو و نما پا جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے زمین بتدریج
اصلاح اور تقویت پذیر ہوتی رہتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں
اِس قابل ہو جاتی ہے کہ اُس میں اعلٰے سے اعلٰے اقسام کے
درخت بلا تامّل لگا دئے جاویں اور وہ بہت جلد خاطر خواہ ترقی
کرنے لگیں ❊

درختوں کو قلم کرنا یعنی اُن کی فضُول یا حدِّ اعتدال سے بڑھی
ہوئی شاخوں کو دُور کرنا درحقیقت جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا

ہے۔ آسان کام نہیں ہے۔ اِس نازک عمل میں بہت فہم و فراست اور غور سے کام لینا پڑتا ہے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے بڑا بھاری نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ درختوں کی بالیدگی۔ اُن کی لکڑی کی مضبوطی اور موٹائی۔ صحتوری اور اُن کی چمک دمک اور تمام خوبصورتی در اصل اُن کی شاخوں اور پتّوں کی کار گزاری پر منحصر ہوتی ہے۔ قلم کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ درخت کی شاخیں اور پتّے کم کر دئیے جاویں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ یہ کام کس درجہ نازک اور غور و فکر کا ہے۔ اگر درخت احتیاط اور عمدگی کے ساتھ قلم کئے جاویں تو یہ عمل انتہا درجہ کا مُفید ثابت ہوتا ہے۔ بصورتِ دیگر نتیجہ بہت بُرا برآمد ہوتا ہے۔ قلم کرنے کا اصل اصُول یہ ہے کہ درخت کا فضُول بار ہلکا کر دیا جاوے تا کہ اُس کے پھول پھل یا لکڑی میں توفیر ہو۔ ہمارا روز مرّہ کا تجربہ شاہد ہے کہ پھولوں کے پودے۔ پھلوں کے شجر یا درخت چوب قلم کئے جانے کے بعد یا تو کمزور اور ناقص ہو جاتے ہیں یا آگے سے بہت زیادہ تناور اور گھیر دار ہو جاتے ہیں جن سے اُن کی لکڑی جسامت میں کئی حصّہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ نتائج قلم کرنے والے کے ہُنر اور دانشمندی پر منحصر ہوتے ہیں۔

درختوں کی کاشت کی نسبت ایک مشہور کہاوت ہے کہ "ذخیرہ میں گھنے بوؤ۔ حسبِ موقعہ چھانٹتے رہو۔ اور اگر وہ اعتدال سے زیادہ

بڑھنے لگیں تو اُنہیں قلم کر دو۔ باقی سب کچھ قدرت پر چھوڑ دو۔
مگر اِن اصولوں کا صحیح طور پر سمجھنا اور اُنہیں عمل میں لانا آسان نہیں ہے۔ قلم کرنے سے مُراد عام طور پر نرم اور پتلی شاخوں کو درخت سے جُدا کرنے سے لیجاتی ہے۔ بعض اوقات درخت کی بڑی بڑی ڈالیاں اور ٹہنے کاٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس عمل کو قلم کرنے کی بجائے چھانگنا کہیں تو زیادہ موزوں ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ جب تک درخت بہت چھوٹے اور خرد سال ہوتے ہیں اُس وقت تک ہم اُنہیں قلم کر سکتے ہیں بعد ازاں جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اُنہیں چھانگنا پڑتا ہے +

ذخیروں اور جنگلوں میں درخت بہت گھنے ہوتے ہیں اور سڑکوں اور نہروں وغیرہ کے کنارے وہ تنہا ہوتے ہیں۔ یعنی دُور دُور نصب کئے جاتے ہیں۔ پس سڑکوں اور نہروں کے تنہا درختوں کی زیرین شاخوں کو کافی ہوا۔ روشنی اور رطُوبت پہنچتی رہتی ہے۔ اِس وجہ سے وہ ذخیروں اور جنگلوں کے درختوں کی شاخوں کی نسبت زیادہ بڑھکر چاروں طرف پھیلجاتی ہیں۔ بدیںوجہ سوار اور پیادہ دونوں کی سدِّ راہ ہوتی ہیں۔ گاڑی بگھیوں کا راستہ روکتی ہیں اور آس پاس کے کھیتوں میں بلا ضرورت سایہ افگن ہو کر فصل کا نقصان کرتی ہیں۔ اِن سب باتوں کو مدِ نظر رکھ کر یہ لازمی ہے کہ سڑکوں اور نہروں کے تنہا درختوں کی زیادہ احتیاط رکھی جاوے اور حسبِ موقعہ اُنکو قلم کرتے اور چھانگتے رہیں +

بے موقعہ اور بے وقت قلم کرنا یا چھانگنا بھی ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ خراب طور پر قلم کرنا یا چھانگنا۔قلم کرنے کا سب سے عُمدہ وقت اور موقعہ دُوسرے سال ہوتا ہے۔یعنی ذخیرہ سے اُکھاڑ کر اور مُستقل جگہہ درخت لگا کر سال بھر اُسے کُچھ نہ کہیں۔جب پُورا سال گزر جاوے اور وہ زمین میں اچھّی طرح سے جڑیں پکڑ جاوے تو دُوسرے سال اُس کی کمزور شاخیں اور بہت پتلی پتلی ٹہنیاں جو شاخوں پر ہوتی ہیں قلم کر دینی چاہئیں۔اِس عمل سے درخت اُستوار اور مُستحکم ہو جاویگا اور جلد جلد نشو و نما ہونے لگے گا۔اگر اِس موقعہ پر کوتاہی یا غفلت کیجاویگی تو آیندہ بڑی بڑی شاخیں اور ٹہنیاں کاٹنی پڑینگی اور اِس طرح درخت کو ناحق زخمی کرنا پڑیگا۔درخت چوب کی بالیدگی کے حق میں اِس قسم کے زخم بہت ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔اِن زخموں کی وجہ سے اُن کے تنے ٹیڑھے۔بے ڈول۔دائم المریض اور کمزور ہو جاتے ہیں اور انجام میں لکڑی جتنی کہ چاہیئے حاصل نہیں ہوتی۔بہت جلدی بھی قلم کرنا مُضرّ ہوتا ہے۔غرضیکہ قلم کرنے کے لئے یہ ایک عام اصُول سمجھ لینا چاہیئے کہ درخت کو ذخیرہ سے نکال کر اور مُستقل جگہہ لگا کر ایک سال تک کچھ نہ کہیں۔سال بھر میں وہ مُختلف موسموں کا نقشہ دیکھ لیگا اور مضبُوطی سے جڑیں پکڑ جاویگا۔دُوسرے سال اُسے ضرُور ٹھیک کر دینا چاہیئے۔اِس کے بعد بڑے درختوں کو حسبِ ضرُورت اور حسبِ موقعہ چھانگنا واجب ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے درخت

ایک حد تک پہنچ کر بڑھنے سے رُک جاتے ہیں۔ یعنی اپنی عُمر کے مُن
حصّے کو ختم کر کے نہ زیادہ قد و قامت نکالتے ہیں اور نہ زیادہ ہا
پاؤں پھیلاتے ہیں۔ اِس موقعہ پر اُنہیں اندھا دُھند چھانگنا یا مُتوا
چھانگتے چلے جانا۔ محض اِس غرض سے کہ وہ اور بڑھیں بالکُل فضول
حرکت ہے۔ درخت جب اپنی مُقرّرہ حد کو پہنچ جاویں تو اُنہیں اُن کے
حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ حد سے تجاوُز کرنا اچّھا نہیں ہوتا۔ اگر اِس امر کا
کچھ لحاظ نہیں رکھا جاویگا اور چھنگائی کا سلسلہ برابر جاری رہیگا تو
بڑا عذاب کا کام ہے گویا اُنہیں بے موت مارنا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ
شاخ و برگ سے محرُوم ہو کر اپنی غذا حاصل کرنے میں دقّت محسُوس
کرینگے اور بتدریج سُوکھتے چلے جاوینگے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں قبل
از وقت کاٹنے پڑینگے۔ ایسے درختوں کی لکڑی بھی زیادہ عمدہ نہیں ہوگی۔
اور ابتدا میں جو اُن پر روپیہ۔ وقت اور محنت صرف ہوا ہے وہ بھی
بہت کچھ رائگاں جاویگا۔

اگر کسی درخت کی چارہ وغیرہ کی غرض سے تمام شاخیں کاٹ لیجاوینگے
تو نتیجہ یہ ہوگا کہ درخت کے تنہ پر موٹی موٹی گانٹھیں نکل آوینگی
اور اُن گانٹھوں کے درمیان سے پتلی پتلی شاخیں برآمد ہو کر درخت
کو نہایت بدنما کر دینگی۔ انجام میں ایسے درخت سوائے جلانے کے اور
کسی مصرف میں نہیں آتے +

(مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۱)

اسی طرح سے اگر صرف چوٹی کی شاخیں رہنے دی جاوینگی۔ باقی تمام کاٹ دی جاوینگی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ درخت کا تنہ باآہستگی گھیر دار ہوتا چلا جاویگا اور اُسپر گانٹھیں اور پتلی پتلی شاخیں نمودار ہونی شروع ہو جاوینگی۔ اگر چھنگائی بہت کم کی جاویگی تو یہ صورت ہوگی کہ درخت کا دھڑ موٹا اور اُوپر کا حصّہ پتلا پڑ جاویگا۔ پس عام اصول درختوں کی چھنگائی میں یہ مدِ نظر رکھنا چاہئے کہ جس درخت کو چھانگنا منظور ہو اُسکی اُونچائی کا اندازہ کر کے دو حصّے کر لئے جاویں۔ نیچے کے آدھے حصّہ کی تمام شاخیں کاٹ دی جاویں اور اُوپر کے نصف حصّہ کی تمام شاخیں رہنے دی جاویں +

(مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۲)

اِس عام قاعدہ سے بعض اوقات خاص خاص حالتوں میں اختلاف بھی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس کی چند مثالیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ اگر کسی درخت کی چوٹی کی دو شاخیں باہم پیشقدمی کرنے کے لئے جدّ و جہد کریں تو اُن میں سے کمزور شاخ کو نصف کاٹ دینا چاہئے۔ اِس عمل سے فائدہ یہ ہو گا کہ طاقتور شاخ کو جلد ترقی کرنے کا موقعہ مِل جاویگا اور کمزور شاخ بھی تھوڑے ہی دنوں میں آگے سے زیادہ مضبوط ہو جاویگی اگر یہ نہیں کیا جاویگا تو درخت کے دو ٹہنے ہو جاویں گے اور وہ بد نما ہو جاوے گا۔ (مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۳)

عام طور پر مُشاہدہ میں آتا ہے کہ درختوں کے ساتھ ایک اور بڑا بھاری ظُلم ہوتا رہتا ہے جسے روز مرّہ لوگ دیکھتے ہیں مگر بوجہ لاعلمی اُنہیں کچھ خیال نہیں آتا۔ وہ یہ ہے کہ باڑ لگاتے وقت لوہے کا تار یا رسّے درخت کے گِرد کس کر باندھ دیتے ہیں بظاہر اُنہیں کچھ نقصان نہیں معلوم ہوتا مگر تھوڑے ہی دنوں کے اندر درخت کے تنمیہ میں فرق آ جاتا ہے۔ عرق شجری کے دَور کے رُکنے کے سبب درخت اُس جگہہ سے کمزور اور پتلا پڑ جاتا ہے۔ کچھ اُوپر جا کر پھر کسی قدر موٹا ہو جاتا ہے جا بجا تنہ پر کوہان نکل آتے ہیں اور چھال کئی جگہہ سے پھول جاتی ہے اور کئی جگہہ سے تڑخ جاتی ہے۔ غرضیکہ درخت بیڈول۔ بد صورت اور کمزور ہو جاتا ہے دیہات میں اکثر لوگ اپنے مویشیوں اور گھوڑوں کو درختوں کے ساتھ باندھ دیتے ہیں بلکہ بسا اوقات گائے بھینسوں اور بیلوں کو کھلانے کی ناندیں درختوں کے تنہ کے ساتھ بناتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جانور سینگ مار مار کر یا پیٹھ رگڑ رگڑ کر یا رسّے تڑانے کی جدّ و جہد میں جھٹکے دے دے کر درخت کو بڑا بھاری گزند پہنچاتے ہیں۔ اِن امُور کا ہر حالت میں خیال رکھنا چاہیئے +

اگر اُوپر کے حصّہ میں کسی وقت حدِّ اعتدال سے زیادہ طاقت ور شاخیں نمودار ہو جاویں تو اُنکو قریب نصف کے کاٹ دینا چاہیئے ورنہ تنہ پر نشیب و فراز ہو کر گانٹھیں وغیرہ نکل آوینگی۔ اگر ایسی شاخوں کی شروع میں خبر نہ لیجاویگی تو وہ تھوڑے ہی دنوں میں بہت بڑھ جاوینگی۔ اُس وقت اُن کو کاٹنے میں درخت کو زیادہ زخمی کرنا پڑیگا +

اگر کسی درخت کے اُوپر کے نصف حصّہ میں ایک ہی جگہہ سے دو شاخیں نکل آویں تو اُن میں سے ایک کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے دُور کر دینا چاہئیے ورنہ بعد میں بڑی

وقت ہو گی اور درخت زیادہ زخمی ہونے کی وجہ سے جیسا کہ چاہیئے بڑھ نہیں سکیگا +
(ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۴)

اسیطرح سے اگر کسی درخت کے تنہ پر ایک ہی حلقہ میں چاروں طرف شاخیں نکل آویں تو جہانتک جلد ممکن ہو سکے اُنمیں سے بعض کو بالکل علیحدہ کر دینا چاہیئے ورنہ بعد میں وہی دقتیں پیش آوینگی جو اُوپر بیان کی گئیں ہیں (ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۵)

اِس قسم کی شاخیں قلم کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہی شاخیں یکقلم کاٹی جاویں جن میں لکڑی پیدا ہو گئی ہے۔ ایسی سبز اور نرم کونپلیں جن میں لکڑی نہ پیدا ہوئی ہو یا اگر پیدا ہو گئی ہو تو بہت مُلائم اور خام ہو۔ بالکل نہیں کاٹنی چاہئیں۔ صرف اُوپر سے اُنہیں آدھی آدھی کاٹ دینا کافی ہو گا۔ تھوڑے دنوں بعد دوبارہ اور کاٹ دیں۔ اِس طرح سے جب آخری مرتبہ اُس جگہہ سے اُنہیں کاٹا جاویگا جہاں سے کہ وہ نکلی ہیں تو زخم بہت خفیف ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ اُس وقت تک لکڑی پختہ ہو جاویگی اور اُس کے کاٹنے میں آسانی ہو گی۔ خام شاخوں کے کاٹنے میں جن میں لکڑی نہ پیدا ہوئی ہو یہ خرابی واقع ہوتی ہے کہ اُن کے ریشوں میں ہوا۔ رطوبت اور گرمی سردی کا بہت جلد اثر ہو جاتا ہے اور بالآخر شاخیں بد صورت ہو کر مریض ہو جاتی ہیں +

(ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۶)

اِس وقت چھنگائی کا عام طریق بہت ناقص ہے۔ وہ یہ ہے کہ درخت کی شاخوں کو چھانگتے وقت دو تین انچہ شاخ چھوڑ کر کاٹتے ہیں۔ یہ چند انچہ کی شاخ رفتہ رفتہ خشک ہو کر مر جاتی ہے۔ اِس طریق سے کئی اقسام کے درختوں کے تنہ پر گانٹھیں نکل آتی ہیں اور ایک طرح کا ناسور ہو جاتا ہے۔ بعض زود رو اقسام کے درختوں پر جب یہ عمل کیا جاتا ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاخ بُریدہ کے آس پاس سے کچھ اور نئی پتلی پتلی شاخیں نکل آتی ہیں۔ مگر بہرکیف درخت کے تنہ اور اصلی لکڑی کا اِس عمل سے نقصان متصوّر ہے ✤

(مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۷)

اسی طرح سے اگر کسی درخت کے ٹھنہ یا شاخ کو تنہ سے بہت ملا کر کاٹا جاویگا تب بھی بڑا نقصان ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ اِس عمل سے درخت کو زخمی کرنا پڑیگا۔ اور وہ زخم شاخ کی بُنیاد سے بھی بڑا ہو گا۔ پس ظاہر ہے کہ مُندمِل ہونے میں زیادہ عرصہ لیگا۔ نیز درخت کے تنہ کی اندرُونی چھال کے نمودار ہو جانے کی وجہ سے درخت کے ایک حصّہ کے نشو و نما میں فرق واقع ہو جاویگا اور یہ حصّہ پانی اور مٹّی وغیرہ کے ضرر سے گلنا اور سڑنا شروع ہو جاویگا۔ پرندے ان حصّوں کی گلی ہوئی لکڑی کو نکالتے رہتے ہیں اور جب وہ اتنے کھوکھلے ہو جاتے ہیں کہ اُن میں اُن کا گھونسلا بن سکے تو وہ

ان میں سکونت گزیں ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہروں سڑکوں اور احاطوں کے گرد بہت سے درخت کھوکھلے نظر آتے ہیں۔ پس کسی حالت میں کسی شاخ کو درخت کے تنہ سے اس طرح سے جُدا نہیں کرنا چاہئے کہ تنہ زخمی ہو جاوے اور اُس کی سفید چھال اندر سے نکل آوے ۔

(ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۸)

کسی شاخ یا ٹہنہ کو درخت سے جُدا کرنے کا عُمدہ طریق یہ ہے کہ کاٹنے سے پہلے یہ خیال کر لیں کہ جہاں تک مُمکن ہو سکے درخت بہت کم زخمی ہو۔ جس شاخ کو کاٹنا مدِ نظر ہو اُسے اُس کی بُنیاد سے قریب آدھ انچہ چھوڑ کر ذرہ ڈھلوان شگاف دیں تاکہ جب زخم پر انگور آنے لگے تو جائے شگاف میں بارش کا پانی یا کسی قسم کی رطوبت نہ ٹھہر سکے

(ملاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۹)

نیز کسی بڑی شاخ کو کاٹنے سے پہلے اُس کی تمام چھوٹی چھوٹی شاخوں کو کاٹ دینا چاہئے۔ اور جب بڑی شاخ کو کاٹنے لگیں تو پہلے اُس شاخ کے نیچے کی جانب سے قریب چوتھائی کے کاٹ لینا چاہئے۔ ورنہ اگر شاخ کے اوپر سے کٹائی شروع کی جاوے گی تو جب نصف کٹائی سے زیادہ نوبت پہنچے گی تو شاخ بُریدہ اپنے بوجھ کو نہ سنبھال کر زمین پر گر پڑے گی اور اپنے ساتھ درخت کے تنہ کی چھال کے ٹکڑے کو

کھینچتی لاوے گی۔چھال کے اُتر جانے سے تنہ سخت زخمی ہو جاویگا۔
پس درخت کے بد صورت ہو جانے کے علاوہ اُسے بہت بڑا ضرر
پہنچتا ہے۔جس سے بسا اوقات اُس کا پنپنا مشکل ہو جاتا ہے +

اگر بدرجۂ مجبوری کسی بڑی شاخ کو کاٹنا پڑے تو کاٹنے کے دو تین دن
بعد جبکہ زخم کسی قدر خشک ہو جاوے اُسپر رال خوب اچھی طرح سے
آگ پر پگھلا کر لگاویں۔اِس عمل سے یہ فائدہ ہو گا کہ زخم میں رطوبت
وغیرہ جذب نہیں ہونے پاویگی اور وہ جلد بھر جاویگا +

قلم کرنے۔کاٹنے اور چھانٹنے کا تمام کام تیز اور عمدہ آہنی
آلات سے لینا چاہیئے۔اِن مطالب کے لئے معزز سوداگروں کے کارخانوں
سے کئی طرح کے چاقو۔قینچیاں اور آریاں دستیاب ہو سکتی ہیں۔کم قیمت
بھدّے اور کُند اوزاروں سے یہ کام لینا سراسر غلطی ہے۔

درختوں کے کاٹنے اور چھانٹنے سے یہ ظاہر ہے کہ اُنکے عرق شجری
کے دَوران میں فرق پڑ جاتا ہے۔اور عرق شجری ہی ایسی شئے ہے
کہ جس پر درختوں کی بالیدگی اور زیست منحصر ہے۔پس درختوں کے
کاٹنے اور چھانٹنے کے لئے ایسا موسم انتخاب کرنا چاہیئے کہ جس میں عرق
شجری کے دور میں بہت کم رُکاوٹ ہو۔اِس کام کے لئے موسمِ سرما
کا آخری حصّہ عُمدہ شمار کیا گیا ہے۔وجہ یہ ہے کہ اِس موسم میں بالعموم
درخت حالتِ خواب میں ہوتے ہیں اور عرقِ شجری کا دَوران بہت
سُست ہوتا ہے۔جب موسمِ بہار کے شروع ہوتے ہی عرقِ شجری درختوں

کی جڑوں سے اُٹھ کر خوب سُرعت کے ساتھ اپنا دَورہ شرُوع کر دیتا ہے۔ اِس لئے کٹائی کی وجہ سے درخت پر جو زخم پڑ جاتے ہیں وہ بہت جلد بھر جاتے ہیں۔ بعض اصحاب موسمِ گرما کے اخیر اور موسمِ برسات کے شرُوع میں درختوں کے کاٹنے چھانٹنے کو پسند کرتے ہیں مگر اس میں بڑا نقص یہ ہے کہ کٹائی کے وقت کسی قدر عرقِ شجری ضائع ہو جاتا ہے اور کچھ حرارتِ آفتاب سے خُشک ہو جاتا ہے نیز چونکہ اُس کا دَور برابر جاری رہتا ہے اِس لئے درخت کے زخموں کے ارد گرد پتلی پتلی نئی شاخیں نکل آتی ہیں جن کی موجُودگی کی وجہ سے زخم دیر میں بھرتے ہیں اور درخت کی طاقت اور لکڑی کا نقصان ہوتا ہے۔ باعث صاف ظاہر ہے کہ عرق شجری کا ایک حصّہ اُن نکمّی شاخوں کے بنانے میں صرف ہو جاتا ہے جو بصُورتِ دیگر درخت کو بڑھانے اور اُس کے تنہ کو مضبوط کرنے میں کام آتا۔ درختوں کے کاٹنے اور چھانٹنے کے بعد اکثر زخموں کے چو گرد عرقِ شجری کی روانی کی وجہ سے بہت سی نئی آنکھیں اور کونپلیں نکل آتی ہیں۔ اِن کونپلوں کو نرم حالت میں جبکہ یہ دو چار انچہ بڑھ جاویں صفائی کے ساتھ اوڑا دینا چاہیئے ورنہ اگر ان کی جانب سے غفلت کی جاویگی اور یہ سخت ہو جاوینگی یعنی ان میں لکڑی پیدا ہو جاویگی تو انھیں دُور کرنے میں درخت کو زخمی کرنا پڑیگا۔ اور نخل بندی میں زیادہ تر کامیابی کا حصر اسی امر پر ہے کہ جہاں تک مُمکن ہو سکے درخت کو کم زخمی کیا جاوے۔ حسبِ ضرورت

کئی مرتبہ بہ آہستگی کاٹنا چھانٹنا یک لخت زیادہ کاٹنے کی نسبت بدرجہا
بہتر ہے۔ جتنی بڑی شاخوں کو کاٹا جاویگا اُتنے ہی بڑے اور شدید
زخم درخت کو برداشت کرنے پڑیں گے۔ اور یہ صورت نخل بندی کے
مُوافق ہے +

عالمانِ علمِ نباتات خوب سمجھ سکتے ہیں کہ درخت کے جس جانب سے
بڑی بڑی شاخیں ہوتی ہیں اُسی جانب زمین کے اندر اُسکی بڑی بڑی
جڑیں ہوتی ہیں۔ جب بڑی بڑی شاخوں کو کاٹ لیا جاتا ہے تو اُس
طرف کی جڑوں کا معمُولی عمل مُعطّل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
درخت کا وہ پہلو بڑھنے سے رُک جاتا ہے۔ اگر درخت کی اچھّی طرح سے
غور و پرداخت ہوتی رہے تو سالہا سال کے بعد کہیں اُس پہلو
میں بالیدگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ پس مُناسب یہ ہے کہ ابتدا
سے حسبِ ضرُورت چھ ماہ یا سال بھر بعد ہلکی کٹائی کرا دیا کریں تاکہ
نہ درخت بیڈول اور کمزور ہو اور نہ زخمی ہونے کی وجہ سے بدصورت
خمدار۔ کھوکھلا گنٹھیلا اور دائم المریض ہو جاوے۔ مگر یہ خیال رہے کہ
جب درخت اپنے پُورے قد و قامت کو پہنچ جاوے اُس کے بعد
کاٹنے اور چھانٹنے کے عمل کو ملتوی کر دیں ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان
ہو گا +

بعض اوقات یہ ظہور میں آتا ہے کہ با وجُود احتیاط اور مُحافظت
کے درخت کی کسی شاخ یا شاخوں کو کسی نہ کسی طرح کا صدمہ پہنچ جاتا ہے

مثلاً نہروں یا سڑکوں کے تنہا درختوں کی بعض سر بر آوردہ شاخوں کو مویشی کھا جاتے ہیں یا کم عقل چرواہے کُند اوزاروں سے کاٹ لیتے ہیں یا تیز ہوا کے جھونکوں سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اِس حالت میں مناسب تدبیر یہ ہے کہ درخت کی چوٹی کے پاس کی کسی مضبوط شاخ کو لیکر اور اُس کا رُخ اوپر کو کر کے ٹوٹی ہوئی شاخ کے پس ماندہ ٹھُنٹھ سے باندھ دیں۔ اِرد گرد کی بعض بڑھی ہوئیں شاخوں کو کسی قدر روکنے کے لئے نصف نصف کے قریب کاٹ دیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہی شاخ جسے پُرانی شاخ کے ٹھُنٹھ سے باندھا گیا ہے۔ درخت کا تنہ بن جاوے گی۔ اور برس دو برس بعد جب پُرانے ٹھُنٹھ کو کاٹا جاوے گا تو زخم بہت جلد بھر جاوے گا +

(مُلاحظہ فرمائیے شبیہ نمبر ۱۰)

باب دوم

درختوں کی کاشت کے مصنوعی طریق

درختوں کی مصنوعی کاشت سے مُراد۔ اُنہیں بیجوں کے ذریعہ بونا۔اُنہیں ذخیرہ سے پنیری اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگانا۔ قلمیں گاڑنا۔ یا پیوند یا دابہ وغیرہ کی ترکیب سے نئے درخت پیدا کرنا ہے ÷

درختوں کی مصنوعی کاشت کی کئی وجُوہات سے ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ مثلاً جہاں نیا جنگل یا ذخیرہ قائم کرنا ہو۔ یا جس جگہہ پہلے صاف میدان پڑا ہو۔ یا جہاں سے جڑ سمیت درخت کاٹ لئے گئے ہوں۔ ایسے جنگلوں اور نخلستانوں میں جہاں گھنی جھاڑیاں ہوں یا ناکارہ خار وخس بہت اُگا ہوا ہو۔ ایسے مقامات میں جہانکہ سیلاب آتا ہو یا جہاں کی آب و ہوا اور زمین اِس درجہ خُشک ہو کہ قُدرتی طریق کاشت کچھ زیادہ کام نہ دے سکے۔ بعض اوقات چھوٹے چھوٹے ذخیروں

میں قدرتی طریق کاشت کی امداد کے لئے مصنوعی طریق سے کام لیا جاتا ہے نیز کچّی اور پکّی سڑکوں۔ ریل کی پٹڑی۔ نہروں کنووں کھیتوں اور چراگاہوں کے اِرد گِرد درختوں کی مصنوعی کاشت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے +

تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ قدرتی طریق پیدائش کی نسبت مصنوعی طریق کاشت میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہر جگہ قدرتی طریق کاشت یکساں طور پر ظہور میں نہیں آتا اور مصنوعی طریق کاشت حسب موقعہ و محل برابر کارگر ہوتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مصنوعی طریق کو عمل میں لانے کے لئے نخلبندی کا علم ہونا لازمی ہے۔ صرف علم نہیں بلکہ مہارت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ مثلاً مصنوعی کاشت کے پیشتر زمین کا حسب موقعہ و حسب حیثیت زمین درست کرنا۔ مصنوعی آبپاشی۔ پانی کے نکاس اور کھاد وغیرہ کا انتظام کرنا ایسے امور ہیں کہ جب تک اُن کے صحیح اصول معلوم نہوں کامیابی مشکل ہے +

آبپاشی

درختوں کی آبپاشی خاطر خواہ تو بارش سے ہوتی ہے مگر حسب موقعہ و
ضرورت مصنوعی طریقوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ پہاڑوں پر درختوں
کو پانی دینے کی بہت کم نوبت آتی ہے۔ بارش۔ قدرتی چشموں اور
ندی نالوں سے وہ بہت کچھ سیراب رہتے ہیں۔ البتہ میدانوں میں خاص
تردد کرنا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے جنگلوں اور ذخیروں میں خاص حالتوں میں
خاص اقسام کی پنیری کی کیاریوں کو مصنوعی طریق سے تر کرنیکی ضرورت
پڑتی ہے ورنہ سارا دار و مدار قدرت پر رکھا جاتا ہے۔ نہروں کے
کنارے کے درختوں کو نہروں سے پانی ملتا رہتا ہے۔ نہر کے چھوٹے
چھوٹے ذخیروں کو نہر کے راجبھوں سے آبپاش کیا جاتا ہے اور سڑک
کے درختوں کو مشک۔ اور پکھالوں وغیرہ سے یا کنووں سے نالیوں
کے ذریعہ پانی پہنچایا جاتا ہے۔ باغوں اور کھیتوں کے درختوں کو یا تو
کنوؤں سے پانی دیا جاتا ہے یا نہروں سے۔ آبپاشی میں زیادہ تر اِس
امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پانی کا بہاؤ درست رہے اور نالیوں کی
سطح بتدریج ڈھلوان ہوتی جاوے تاکہ کسی جگہہ پانی رُکنے نہ پاوے
درختوں کے اور بالخصوص چھوٹے درختوں کے گرد دیر تک فالتو پانی
کا کھڑا رہنا ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمین اونچی نیچی ہو اور
پانی کم زیادہ پہنچتا ہو تو تمام رقبہ کو آبپاش کرنے کے پہلے اسے ہموار

کر لینا چاہئے ورنہ پانی دینا لاحاصل ہوگا۔ جس رقبہ میں چھوٹی چھوٹی نالیاں نکالنے میں دقّت واقع ہو وہاں ہلکی لوہے کی چادر کی نالیوں سے کام لے سکتے ہیں۔ معمولی کچّی نالیوں کو حسب ضرورت صاف کرا دینا لازمی امر ہے ورنہ گھاس پتّے۔ کائی اور ریت مٹّی وغیرہ کی موجودگی سے پانی کی صاف روانی میں فرق آجاویگا اور بہت سا پانی کناروں سے باہر نکل کر نالیوں کے دونوں طرف بہنے لگیگا۔ نہروں کی صفائی کا اہتمام افسران محکمۂ نہر کے متعلق ہوتا ہے۔ مگر کنوؤں کی نالیوں کی صفائی کا خیال آپ رکھنا چاہئے +

درختوں کو پانی ہرگز ایسے وقت نہیں دینا چاہیۓ جبکہ زمین تپی ہوئی ہو۔ پانی دینے کا بہت اچھا وقت صبح و شام کا ہوتا ہے البتّہ موسمِ سرما میں صبح سے شام تک جس وقت سہولیت ہو پانی دے سکتے ہیں۔ لیکن موسم گرما میں جبکہ درختوں کی جڑوں کے اِرد گرد زمین گرم ہو پانی دینے سے بجائے فائدہ کے نقصان متصوّر ہے بالخصوص نئی پنیری کو جو سڑکوں اور نہروں کے کنارے لگائی جاتی ہے اِس قسم کی آبپاشی سے زیادہ ضرر پہنچتا ہے +

پانی کا نکاس

نخل بندی سے پہلے بارش کے فالتو پانی کے نکاس کی سبیل کرنا بہت ضروری امر ہے ورنہ بہت سی عمدہ اور زرخیز زمینیں نکمی اور ویران ہو جاتی ہیں۔ ان میں زہریلے مادّے پرورش پاتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے ابخرات ہوا کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خراب ہوا سے انسان و حیوان دونوں کی صحت میں فتور واقع ہوتا ہے۔ جن زمینوں میں چشمے یا سوت پھوٹتے ہیں اور پانی کا نکاس نہیں ہوتا تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس تمام رقبہ میں دلدل ہو جاتی ہے۔ دلدل علاوہ خطرناک ہونے کے گرد و نواح کے علاقہ کی آب و ہوا کو بگاڑ دیتی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن رقبوں میں بارش کا بہت سا پانی زیادہ دیر تک جمع رہتا ہے اور اُس کے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی تو وہاں بھی دلدل پیدا ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پانی تہ زمین کے سخت ہو جانے کے سبب نہ تو اندر جذب ہو سکتا ہے اور نہ سطح زمین کی خرا کے باعث بہ سکتا ہے۔ بدیں وجہ وہ مدت تک ایک جگہ کھڑا رہتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ زمین کی حالت تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے اور جلد اُسے دلدل میں مبدّل کر دیتا ہے۔ اِن دونوں حالتوں میں بہترین ترکیب یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی نالیاں نکال کر بند پانی

کو قرب و جوار کی بڑی بڑی نالیوں میں پُہنچا دیا جاوے اور بڑی بڑی نالیوں کو بڑے بڑے نالوں سے ملا دیا جاوے۔ ایسے نالوں سے جو کسی ندی یا دریا میں گرتے ہوں۔ جب پانی کے نکاس کا قابلِ اطمینان انتظام ہو جاوے تو نخل بندی کا کام شروع کرا دینا چاہئے۔ جہاں ایک مرتبہ درختوں نے وہاں جڑیں پکڑ لیں اور کسیقدر سایہ دار ہو گئے پھر وہ بہت سے فالتو پانی کو خود جذب کر لیتے ہیں اور ان کے پتّوں اور پتلی پتلی ٹہنیوں کے گرنے اور زمین میں گلنے کے سبب زمین بتدریج طاقت ور اور زرخیز ہوتی چلی جاتی ہے۔ ممالکِ یورپ میں بڑی بڑی دلدلوں اور نشیب کی زمینوں کو اسی نہج پر درست کیا گیا ہے۔ اور جہاں پہلے کبھی کوئی رُخ تک نہیں کرتا تھا۔ اب وہاں ہرے بھرے اور لہلہاتے ہوئے کھیت نظر آتے ہیں اور پھل پھولوں کے باغ باغیچے بہار دے رہے ہیں

دلدل یا نشیب کی زمین سے جو باہر نالیاں نکالی جاویں۔ اُن کے بیچ میں درخت اس طریق سے لگانے چاہئیں کہ دو نالیاں برابر اور نزدیک نزدیک کھودی جاویں۔ کھُدی ہوئی مٹّی سے دونوں نالیوں کے درمیان پُشتہ بناتے چلے جاویں۔ اور اُس پُشتہ پر درخت مُناسب فاصلہ پر لگاویں +

زمین کو درست کرنا

ہر جگہہ درختوں کے لگانے کے لئے زمین حسب دلخواہ نہیں ملتی۔ کم و بیش اُسے درست کرنا پڑتا ہے۔ البتہ جنگلوں اور افتادہ زمینوں میں بعض قطعات ایسے ہوتے ہیں کہ اُن پر تردّد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی ورنہ بالعموم نخل بندی کے پیشتر زمین کو درست کرنا لازمی ہوتا ہے +

ذخیروں اور کیارے کیاریوں میں تخم ریزی یا پنیری کے لئے گہرا یا ہلکا ہل چلا کر یا کُھدائی کرا کے اور کھاد دے کر زمین درست کیجاتی ہے اور نہروں اور سڑکوں کے کنارے بہتر یہ ہے کہ مُختلف اقسام کے درختوں کی حیثیت کے مُطابق تھانولے کھودیں اور ان میں کھاد یا کھاد آمیز مٹّی یا طاقت ور مٹّی کی تہ بچھا کر درخت لگاویں +

در اصل زمین کی درستی اُس کی حیثیت کے مُطابق ہوا کرتی ہے اگر زمین کی مٹّی چکنی اور سخت ہو تو اُس کی کُھدائی گہری ہونی چاہئے اور جتنا اُسے باریک کیا جاویگا۔ بہتر ہوگا۔ ایسی زمین کو گہری کُھدائی کرانے یا گہرا ہل چلوانے کے بعد خالی چھوڑ دینا چاہئے تاکہ ہوا اور حرارتِ آفتاب سے مستفید ہو سکے۔ اِس موقعہ پر ہرگز اُسے پانی نہیں دلوانا چاہئے ورنہ کام خراب ہو جاویگا۔ کُھدی ہوئی مٹّی کے ساتھ راکھ کی کھاد (جسکے طیار کرنے کی ترکیب آگے کھاد کے بیان میں آئیگی) ملا کر

تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ڈھیریاں لگوا دیں اور اُنہیں کچھ عرصہ اُسی حالت میں چھوڑ دیں۔ بعد ازاں سطح ہموار کرا کے اور کسی قدر دریا کا بالُو ریت اور پتّوں کے اور گوبر وغیرہ کی راکھ دیکر کاشت شرُوع کر سکتے ہیں +

کمزور اور خُشک زمین کی بھی کھُدائی گہری ہونی چاہیئے اور اُسپر بھی بجنسہ وہی عمل کریں جو چکنی اور سخت زمین کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کسی قدر ریتیلی یا دو مٹ (جس میں دو حصّہ عُمدہ چکنی مٹّی اور ایک حصّہ ریت ملا ہو) زمینوں میں گہری کھُدائی کی ضرُورت نہیں ہوتی۔ ان میں صِرف ہلکا ہل چلوا دینا یا ہلکی کھُدائی کرا دینا کافی ہے +

پہاڑوں میں نخل بندی کے لئے بالعمُوم گہری کھُدائی کرانی چاہیئے۔ اور احتیاط رکھنی چاہیئے کہ زمین کی طاقت ور مٹّی بہ نہ جاوے۔ اگر ضرُورت ہو تو آبپاشی اِس ڈھنگ سے کرنی چاہیئے کہ پانی بہ آہستگی زمین کے اندر جذب ہوتا رہے مگر بہنے نہ پاوے ورنہ وہ ذرا سی روانی میں زمین کے بہت سے قیمتی اجزاء بہا لے جاویگا۔ جس مقام پر سطح زیادہ ڈھلوان ہو اُسے درست کر لینا چاہیئے۔ اور حسبِ موقعہ بند باندھنا عین مُناسب ہے۔

پہاڑوں میں نخل بندی کے لئے اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ جگہہ کو فدہ پہاڑیوں کی جانب جُھکتا رکھتے ہیں تا کہ پانی کی روانی کھیتوں کی سطح کی مٹّی کو یک لخت بہا کر نہ لیجاوے۔ اس ترکیب سے سطح

کی ڈھال کسی قدر کم ہو جاتی ہے اور تھوڑی بارش یا پانی کی ہلکی روانی کھیتوں یا باغیچوں کا زیادہ نقصان نہیں کر سکتی *

زمین کی درستی کے لیئے لازمی امر یہ ہے کہ جس زمین کو درست کرنا ہو اُس کے اُوپر اور نیچے دونوں تہوں کی ماہیت سے پوری پوری واقفیت حاصل کی جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُوپر کی تہ طاقت ور ہوتی ہے اور نیچے کی تہ ناقص اور کمزور۔ اکثر اس کے بر عکس بھی ہوتا ہے۔ اگر نیچے کی تہ طاقت ور ہو اور اُوپر کی کمزور تو گہری کھُدائی یا گہرا ہل چلوانا بہت مُفید ہوتا ہے۔ اگر نیچے کی تہ ناقص اور اُوپر کی عُمدہ ہو تو بتدریج نیچے کی تہ کو اُوپر کی تہ کے ساتھ شامل کرنا چاہیئے۔ یکلخت گہرا ہل چلوا دینا چنداں مُفید ثابت نہیں ہو گا۔ غرض یہ ہے کہ نخل بندی کے لئے زمین کی دونوں تہوں کا طاقت ور ہونا ضروری ہے۔ اگر قُدرتی طور پر یہ بات مُیسّر نہو تو مصنُوعی طریق سے کام لینا چاہیئے۔ یعنی کھاد اور لگا تار تردّد سے اُسے درست کر لینا چاہیئے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت تخم ریزی کی جاتی ہے تو بیجوں کا تعلّق زمین کی اُوپر کی تہ سے ہوتا ہے۔ اگر اُوپر کی تہ نکمّی ہوگی تو بیجوں کو پھُوٹنے میں دقّت واقع ہو گی۔ جس وقت پودے اور درخت جڑیں پکڑ جاتے ہیں تو اُن کا زیادہ تر تعلّق زمین کی نیچے کی تہ سے ہو جاتا ہے۔ پس اگر نیچے کی تہ حسبِ مُراد نہوگی تب بھی کامیابی محال ہے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ جب جڑوں کو خوراک جذب کرنے کو نہ ملے گی یا بہت

کم ملے گی تو درخت کیونکر اچھی حالت میں رہ سکتے ہیں +

مصنوعی کھاد طیّار کرنا

درختوں کی کاشت میں کھاد دینے کا بہت زیادہ کام نہیں پڑتا مگر تاہم یہ ایک ایسی شے ہے کہ جس کے دینے سے نتیجہ بہت اچھا نکلتا ہے۔ تخم ریزی کے لئے کیاریوں میں کھاد دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنیری کو ذخیرہ میں ایک دو مرتبہ کھاد دینا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ پھر پنیری کو مستقل جگہہ لگاتے وقت اور بعد میں بھی دو تین سال تک کھاد دینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے +

ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ درختوں کے لئے بہترین کھاد اُنہیں کی پتّیاں ہیں۔ یعنی جن درختوں کا موسمِ خزاں میں پت جھڑ ہوتا ہے اُن کی پتّیاں جمع کرا کے بقدرِ مُناسب اُنہیں جڑوں میں دے دی جاویں اور اُوپر سے پانی سے تر کر کے سطح کو مٹّی سے ہموار کر دیں۔ وجہ یہ ہے کہ مُختلف اقسام کے درختوں کے پتوں میں اِن کی خوراک کے وہ تمام معدنی اجزاء موجُود ہوتے ہیں جن کی اُنہیں ضرُورت ہوتی ہے۔ اگر خشک پتّوں کو جڑوں میں دبانے میں کچھ دقّت ہو تو اُن کی راکھ جڑوں میں دے سکتے ہیں۔ البتّہ یہ صحیح ہے کہ مُختلف اقسام کے درختوں کے پتّوں کو جُدا گانہ رکھوانے میں تردد کسی قدر زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ مگر فائدہ اس تردّد کی کسر

نکال دیتا ہے۔ سدا سبز اور برگ افشاں دونوں اقسام کے درختوں کے حق میں پتّوں کی گلی ہوئی کھاد۔ کھاد مجموعہ (جس میں تخمیر شدہ مویشیوں کا گوبر۔ لید۔ گھاس۔ بھُوسہ۔ نباتات کے چھلکے اور راکھ شامل ہوتی ہے) اور پرندوں کی بیٹ بھی مُفید ہوتی ہے مگر نخل بندی کے لیئے راکھ کی کھاد افضل شمار کی جاتی ہے۔ راکھ کی کھاد طیّار کرنے کی ترکیب بہت سہل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک پزاوے کی شکل میں درختوں کی خُشک شاخیں اور لکڑیاں بچھاکر اُن پر خُشک گھاس۔ درختوں کے جھڑے ہوئے پتّے۔ سڑی گلی پتّیاں۔ کائی۔ اور زمین کی مٹّی کے ایسے ڈلے کہ جن کے ساتھ گھاس اور گھاس کی جڑیں وابستہ ہوں رکھ دینے چاہئیں۔ ڈھیر کا کم و بیش ہونا کھاد کی ضرورت پر مُنحصر ہے۔ اگر زیادہ کھاد کی ضرورت ہو تو زیادہ سامان مُہیّا کرنا چاہئیے ورنہ کم۔ جب ڈھیر ٹھیک طور پر لگ جاوے تو پزاوے کی طرح ڈھیر میں نیچے سے آگ لگا دینی چاہئیے۔ مگر جہاں تک مُمکن ہو سکے آنچ مدّھم رہے۔ یہ عمل موسمِ خزاں میں کرنا چاہئیے اور راکھ کے ڈھیر پر مٹّی ڈلوا کر بجنسہ تمام موسمِ سرما پڑا رہنے دیں۔ موسمِ بہار میں استعمال کریں۔ اِس ترکیب سے اعلےٰ درجہ کی راکھ کی کھاد طیّار ہو سکتی ہے۔ یہ کھاد درختوں کو پُوری تقویت دیتی ہے۔ زمین کے زائد تیزاب اور کھٹاس کو اعتدال پر لے آتی ہے۔ اور سخت مٹّی کو بھُربھُری کر دیتی ہے +

بیجوں کو جمع کرنا اور محفوظ رکھنا

مختلف اقسام کے درختوں کے بیج یا تو خود کاشت کے لئے جمع کئے جاتے ہیں یا مفت تقسیم اور تبادلہ کرنے کے لئے۔ یا تجارت کی غرض سے۔ اِن تمام صورتوں میں لازمی امر یہ ہے کہ بیج بہمہ جہت پختہ ہوں۔ اکثر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ پختہ بیج زمین پر گرنے سے پہلے درختوں سے اُتار لئے جاتے ہیں۔ اگر یہ منظور ہو تو بیجوں پر تیز نگاہ رکھنی چاہئے تاکہ عین وقت پر پُورا مال ہاتھ آ جائے۔ فی الواقعہ عُمدہ اور صحت ور درخت پیدا کرنے کے لئے اشد ضروری ہے کہ بیج طاقت ور۔ صحیح و سالم اور مُنتخب درختوں سے حاصل کئے جاویں۔ مریض۔ نیم خُشک۔ اور کمزور درختوں کے بیج نکمے ثابت ہونگے پس ناقص شے کے لئے وقت۔ محنت اور سرمایہ کو ضائع کرنا سراسر نادانی میں داخل ہے +

بیجوں کو درختوں یا زمین سے ایسے دن جمع کرنا چاہئے جبکہ مطلع خُوب صاف ہو اور وقت دوپہر کا ہو۔ بالکل خُشک بیج ایک عرصہ تک دُرست رہ سکتے ہیں۔ نمدار بیج تاؤ کھا کر اُبل جاتے ہیں۔ پس بہتر یہی ہے کہ بیج صاف دن دوپہر کے وقت جمع کئے جاویں +

بیجوں کا محفوظ رکھنا بھی کچھ آسان بات نہیں ہے۔ ہر قسم کے درختوں کے بیجوں کو محفوظ رکھنے کا سب سے عُمدہ طریق یہ ہے کہ

اُنھیں فی الفور زمین میں بو دیا جاوے مگر یہ امر ہر جگہہ مُشکل ہے۔ مُناسب یہ ہے کہ پہلے بیجوں کو احتیاط کے ساتھ خُشک کر کے ایسی چیزوں میں بھریں کہ اُن میں ہوا کا گُزر نہو سکے اور ایسی جگہہ رکھیں کہ وہ نمی۔ گرمی اور سردی کے گزند سے بچے رہیں۔ جن بیجوں میں پانی یا تیل کا جزو زیادہ ہوتا ہے اُنھیں تھوڑے عرصہ کے لئے بھی بچانا بہت مُشکل ہوتا ہے۔

اِن دنوں سوداگروں کی دُکانوں سے ایسے صندُوقچے اور ایسی بوتلیں مِل سکتی ہیں کہ جنھیں ہوا کو روکنے والے شیشے کے ڈاٹ کَس کر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ حسبِ ضرورت اُنھیں کھول کر پھر آسانی کے ساتھ بند کر سکتے ہیں۔ اگر یہ سامان کسی وجہ سے مہیّا نہو سکے تو ٹین کے صندُوقوں میں جن میں ہوا کا گُزر نہو سکے بیج بند کرنے چاہئیں +

درختوں کے پُختہ بیجوں کی شناخت کے لئے کوئی عام قاعدہ مُقرر نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اقسام کے بیج پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں بعض کا چھلکا سخت ہو جاتا ہے۔ تاہم عُمدہ پُختہ بیجوں کی ظاہری علامت یہ ہے کہ وہ بھرے ہوئے۔ بھاری اور رنگت میں صاف ہوں مگر یہ خیال رہنا چاہئے کہ جمع کرنے کے وقت بیج خواہ کیسے ہی عُمدہ ہوں۔ اگر اُن کے محفوظ رکھنے میں بے احتیاطی کی جاویگی تو ساری محنت رائگاں جاوے گی +

درختوں کے بیج جو سوداگروں یا ٹھیکیداروں وغیرہ سے خریدے

جاتے ہیں اُن کے عُمدہ اور ناقص ہونے کی شناخت ہونی چاہیئے۔
ایک کار آمد اور بہت آسان ترکیب اچھّے اور نکمّے بیجوں کے پہچاننے کی یہ ہے کہ ڈھیر میں سے ایک مُٹھّی بھر کر خُوب تپتے ہوئے لال توے پر ڈال دی جاوے۔ اگر بیج اچھّے ہونگے تو وہ فی الفور پھٹ جاوینگے یا چٹخ جاوینگے۔ اگر ناکارہ ہونگے تو چُپ چاپ جل بھُن کر وہیں خاک سیاہ ہو جاوینگے۔ اِس طرح سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیادہ مقدار بیجوں کی اچھّی ہے یا خراب۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ یہ معیار کامل نہیں ہے۔ بہترین ترکیب بیجوں کے جانچنے کی یہ ہے کہ اُنہیں بو کر دیکھ لیا جاوے۔ گملوں میں عُمدہ مٹّی بھرواکر بیج بو دیئے جاویں اور اُنہیں کھُلی جگہہ رکھوا دیا جاوے تاکہ حرارتِ آفتاب بہ آسانی پہنچتی رہے۔ صُبح و شام تر کر دیئے جاویں۔ بیجوں کے پھُوٹنے کی اوسط سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ بیج کیسے ہیں۔ اگر بیجوں کے جانچنے کی بہت جلدی ہو تو بجائے گملوں کے بیج پانی سے تر فلالین کی تہ میں رکھکر دھُوپ میں رکھ دیئے جاویں اور فلالین کو ہر وقت تر رکھیں خُشک نہونے دیں۔ اچھّے بیج بہت جلد پھُوٹ آوینگے +

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں کو بیجوں کی چنداں پرواہ نہیں ہوتی۔ پُرانے کپڑوں کی تھیلیوں یا مٹّی کے کھُلے برتنوں میں ڈال کر طاقچوں۔ میاں نہیں پچہ کر ... اِس طرح ...

بیج چوہوں۔ گلہریوں وغیرہ کے نذر ہو جاتے ہیں اور کچھ پرندے موقع
پاکر چگ جاتے ہیں۔ جو بچ رہتے ہیں وہ نمی یا گرمی سردی کی بے
اعتدالی کی وجہ سے قریب قریب نکمّے ہو جاتے ہیں +

بیجوں کے رکھنے کے لئے ایسے کمرے ہونے چاہئیں کہ جن میں
یا تو پکّا فرش ہو یا کنکر کُٹے ہوئے ہوں اور دیواروں میں ہوا اور
روشنی کے لئے کافی جھروکے ہوں۔ بیجوں کا انبار یا ایک جگہہ ڈھیر
نہیں لگانا چاہئے بلکہ اُنہیں فرش زمین پر پھیلا دینا چاہئے۔
شروع میں جبکہ بیج تازہ جمع کئے جاویں تو دن میں ایک مرتبہ اُنہیں
تہ و بالا کرنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ اُنہیں کوئی نہ کوئی عارضہ لگ
جاویگا۔ بعد میں دُوسرے تیسرے دن یاد سے اُلٹتے پلٹتے رہیں۔ جن
بیجوں میں تیل کی مقدار زیادہ ہو اُنہیں شروع میں دن میں دو
مرتبہ اُوپر نیچے کرنا لازمی ہے +

اگر ممالکِ غیر سے بیج منگوائے جاویں تو بونے سے پہلے انہیں
تھوڑی دیر کے لئے پانی میں ڈال دیں جس میں کسی قدر میوری
اٹیٹک ایسڈ (ایک قسم کا تیزاب جو عام انگریزی دوا فروشوں سے
مل سکتا ہے) ملا ہوا ہو۔ اِس عمل سے بیج بہت جلد پھُوٹ آوینگے
اگر اِس ترکیب کے کرنے میں کچھ دقت ہو تو بہتر یہ ہے کہ بیجوں
کو دو تین دن چُونے کے پانی میں تر رکھیں۔ بعد ازاں نکال کر
بو دیں۔ چُونے کا پانی بہت آسانی سے بن سکتا ہے۔ اَن بجھے چونے

چُونے کے دو تین ڈلے کسی مٹّی کے کورے برتن میں رکھ کر اُوپر سے پانی چھوڑ دیں۔ دو تین دن بعد پانی کو نتار کر دُوسرے برتن میں کر لیں یا بوتلوں میں بھر لیں۔ حسبِ ضرُورت کام میں لا سکتے ہیں +

درخت بونے یا لگانے کے طریق اور موسم

نخل بندی کے پیشتر کامل غور و فکر اور صلاح مشورہ سے یہ سوال طے کرنا چاہیئے کہ درخت بیج بو کر پیدا کئے جاویں یا ذخیرہ میں پنیری لگا کر اور وہاں سے اُکھاڑ اُکھاڑ کر نصب کئے جاویں۔ یُوں تو مُختلف اقسام کے درختوں کے لگاتے وقت اُن کی ماہیّت اور مقامی حالات کا لحاظ رکھنا ضرُوری ہے مگر نخل بندی کے مُتعلّق بونے اور لگانے کے کئی عام قاعدے بھی ہیں۔ جنہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

مُندرجۂ ذیل صُورتوں میں بیج بونا بہتر ہے :-

(۱) کُھلی جگہہ جہاں ناکارہ خار و خس کم ہو درختوں کی طاقت ور اور سخت جان اقسام کے بیج بونے چاہئیں۔ ایسی اقسام جنہیں شرُوع میں بھی جاڑے پالے کا کچھ خوف نہو اور جو آسانی سے جھاڑ جھنکاڑ کو پس پا کر سکتی ہیں +

(۲) درختوں کی ایسی اقسام جنہیں نقل مکان یعنی ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لگانے میں صدمہ پُہنچتا ہے وہ بیجوں کے ذریعہ

پیدا کرنی چاہئیں +

(۳) جب بیج افراط سے اور بہت سستے ملتے ہوں تو بہتر ہے کہ بیجوں سے حسب موقعہ و ضرورت فائدہ اُٹھایا جاوے +

(۴) جب زمین اچھی ہو اور یہ اندیشہ نہو کہ بہت جلد اِس میں ناکارہ خار و خس کھڑا ہو جاویگا تو بیجوں کے ذریعہ نخلبندی کر سکتے ہیں +

(۵) جہاں کی آب و ہوا معتدل ہو اور حسبِ ضرورت بلند درختوں کا کسی قدر سایہ بھی مل سکے تو بیج بو سکتے ہیں +

(۶) ایسی جگہہ جہاں کیڑے مکوڑوں اور پرندوں کے بیج چُگ جانے کا کم احتمال ہو۔تخم ریزی کر سکتے ہیں +

زیر سایہ۔ اُونچے اُونچے درختوں کے نیچے جس سال اُن میں کسی وجہ سے بیج نہ پڑیں یا کم پڑیں۔ رکھے ہوئے بیج بو سکتے ہیں + تخم ریزی کے لئے بد ترین زمین وہ شمار کی جاتی ہے جسکی مٹی بہت چکنی اور کڑی ہو یا جس میں کنکر پتھر زیادہ ہوں +

مندرجۂ ذیل صورتوں میں پنیری کے ذریعہ نخلبندی بہتر ہے

(۱) جہاں خار و خس کا جنگل کھڑا ہوا ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ کٹوانے کے بعد بھی وہ جگہہ پھر ویسی ہی ہو جاویگی +

(۲) کنکریلی پتھریلی اور مرطوب مقامات میں +

(۳) بہت چکنی۔سخت اور کنکریلی جگہہ میں +

(۴) پہاڑوں کے بہت ڈھلوان سطحوں پر۔ بالخصوص جنوبی ڈھلوان کے سطحوں پر＋

(۵) بیجوں کے ذریعہ بوئے ہوئے درختوں میں سے سال دو سال بعد اگر کچھ درخت کسی وجہ سے ضائع ہو جاویں تو اُنکی جگہہ پُر کرنے کے لئے＋

(۶) جہاں موسم اعتدال پر نہ رہتا ہو＋

(۷) جہاں بیج کمیاب یا گراں ہوں＋

(۸) جہاں سایہ کی جلد ضرورت ہو۔ یا وقت اور محنت کی بچت کا خاص خیال ہو＋

(۹) جہاں پنیری گھنی ہو اور اُسے چھانٹنا مدِ نظر ہو۔ تو صحیح و سالم پود اور جگہہ لگا سکتے ہیں＋

(۱۰) جہاں زمین کو ساتھ کے ساتھ زراعت کے کام میں بھی لانا منظور ہو۔ یعنی پود لگا کر آس پاس کی زمین میں کپاس۔ گیہوں۔ جَو۔ چنے یا سبز ترکاریاں وغیرہ بوئی ہوں＋

(۱۱) سڑکوں۔ نہروں۔ احاطوں اور کنوؤں وغیرہ کے نزدیک＋

(۱۲) جہاں پود قلموں۔ دابہ اور ٹونٹوں کے ذریعہ بآسانی میسر آ سکے۔

بیجوں کا مٹّی سے ڈھانپنا اُن کی حیثیت اور زمین کی حالت پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر بیج بہت چھوٹے ہیں تو اُن پر مٹّی کا بہت ہلکا غلاف چڑھا دینا کافی ہو گا۔ بہت بڑے بیجوں کو اُنکے قد و قامت کے مطابق

ایک انچہ بلکہ دو دو انچہ تک مٹی کے اندر دبانا پڑتا ہے۔ اگر زمین کی مٹی
اعتدال سے زیادہ چکنی ہوتی ہے تو بیج گہرے نہیں دابے جاتے ہیں
دومٹ زمین بہت ہلکی اور بھربھری ہوتی ہے وہاں کسی قدر گہرائی
میں دابنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غرضیکہ بیجوں پر مٹی کا ہلکا بھاری
غلاف چڑھانا بیجوں اور زمین کی ذاتی حالت پر انحصار رکھتا ہے۔ بیج
بو کر اوپر سے مٹی کو اچھی طرح سے تھاپ دینا چاہئے۔ یا سہاگہ پھیر
دینا چاہئے ورنہ بیجوں کے پھوٹنے میں ہرج واقع ہو گا۔ اگر بارش
زیادہ ہو گی تو بیج یا تو بہ جاوینگے یا جگہہ سے ہل جاوینگے۔ یا زمین
میں زیادہ دھنس جاوینگے۔ جن بیجوں پر بھاری غلاف چڑھانا منظور
ہے اُن پر آہنی پنجوں کے ذریعہ مٹی چڑھانے میں بہت آسانی ہو گی
اگر ہلکا غلاف چڑھانا مدِ نظر ہے تو درختوں کی کسی قدر وزنی شاخوں
کو یکجا کر کے اور باندھکر زمین کے اوپر پھیرنے سے مطلب نکل سکتا
ہے۔ ورنہ ہاتھ اور کھرپہ تو سب سے بہتر ہے +

بونے کے لئے بیجوں کی مقدار کے لئے کوئی خاص وزن مقرر
نہیں کیا جا سکتا۔ اگر بیجوں کی نسبت یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ صحیح
و سالم اور عمدہ ہیں تو وہ کم بوئے جاتے ہیں۔ اگر بیجوں کی عمدگی
میں شک ہوتا ہے تو انہیں زیادہ مقدار میں بوتے ہیں۔ اِس خیال
سے کہ اگر سو میں سے آدھے ناقص نکل جاوینگے تو باقی آدھے کام
دے جاوینگے۔ نیز جہاں گھنے بیج بونے ہوتے ہیں وہاں بیج زیادہ درکار

ہوتے ہیں۔ اور جہاں دُور دُور۔ وہاں کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے
اگر پنیری کے ذریعہ نخل بندی مدّ نظر ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا پنیری بذاتہٖ کیسی ہے۔ خواہ وہ قُدرتی طریق پیدائش سے پیدا ہوئی ہو یا مصنوعی طریق سے ذخیروں میں لگائی گئی ہو۔ دونوں صُورتوں میں اُس کا صحت ور اور سرسبز ہونا اشدّ ضروری ہے۔ صحت ور پنیری کی شناخت یہ ہے کہ اُس کی جڑیں پُورے طور پر نشو و نما ہوئی ہوں اور شاخیں بھی پودے کی بساط کے مُطابق پُوری ہوں۔ جڑوں کی چھال کی رنگت صاف اور عمدہ ہو اور اگر اُسے اُوپر سے ناخن یا چاقو سے بہ آہستگی چھیلا جاوے تو اندر سے اُس کا پوست ہرا اور تر بر آمد ہو۔ پنیری کے تنہ کی چھال بھی چکنی اور ہر قسم کے آزار سے پاک ہونی چاہئے۔ پتّوں کا رنگ چمک دار اور سبز ہونا چاہئے۔ پنیری کے جتنے پودے مریض۔ کرم خوردہ۔ جاڑے۔ پالے یا لُو کے مارے ہوئے ہوں یا جنہیں مویشیوں نے صدمہ پہنچایا ہو یا جو بہت کمزور ہوں ہرگز نصب کرنے نہیں چاہئیں۔ جو پودے خاص ترکیب یا خاص احتیاط سے پیدا کئے گئے ہوں اُنہیں بلا لحاظ زمین کبھی نہیں لگانا چاہئے۔ یعنی خاص قسم کے درختوں کو خاص موقعہ اور خاص قسم کی تیّاری کے ساتھ لگانا چاہئے ورنہ ناکامی ہوگی +

پنیری کے انتخاب کے بعد اور نخل بندی کے پیشتر پنیری اُکھاڑنے

اُسے دُوسری جگہہ لیجانے۔ سُوراخ نکالنے۔ درخت لگانے سے پہلے جڑوں یا شاخوں کو کاٹنے چھانٹنے۔ درختوں کی باہمی دُوری اور موسم وغیرہ کے اصُولوں سے واقف ہونا ضرُوری امر ہے +

پنیری اُکھاڑنے میں خاص احتیاط یہ ہونی چاہیئے کہ اُکھاڑنے وقت اُس کی جڑوں کو صدمہ نہ پُہنچے۔ وہ کٹ نہ جاویں۔ اور جا بجا زخمی نہ ہو جاویں۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ پنیری کو مٹّی کے گولے سمیت کھودا جاوے مگر اِس میں بھی بعض اوقات دقّت پیش آتی ہے۔ یعنی ریتلی اور کنکریلی زمینوں میں یہ کام ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ نیز اِس وزنی پنیری کو دُور لیجانے میں بڑا صرف پڑتا ہے۔ اگر اوزار ناقص ہوتے ہیں تو پنیری اکثر ضائع ہو جاتی ہے۔

پنیری کو ایک جگہہ سے اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ لیجانے میں بھی پُوری احتیاط ہونی چاہیئے۔ ورنہ بنا بنایا کام بگڑ جاویگا۔ ایک تو یہ خیال رہے کہ راستہ میں اُسے کسی قسم کا صدمہ نہ پُہنچے۔ دُوسرے اُس کی جڑیں خُشک نہ ہونے پاویں۔ چھوٹی پنیری اگر تھوڑے فاصلہ پر لیجانی ہے تو اُسے ٹوکروں میں اُٹھوا کر یا کسی ٹھیلے پر رکھوا کر لیجانا بہتر ہے۔ اگر پت جھڑ ہونے والے اقسام کے درختوں کی چھوٹی پنیری دُور لیجانی مدِّ نظر ہے۔ تو اُس کی جڑوں کے گرد مٹّی کے گولے رکھنے کی کچھ ضرُورت نہیں۔ صِرف چکنی مٹّی اور ریت کو پانی میں گاڑھا گاڑھا گھول کر اُس میں پنیری کی جڑوں کو ایک مرتبہ اچھی طرح

سے ڈبو دیں اور اُوپر ترکائی یا گھاس پھُوس باندھ دیں۔ اگر ترکائی پنیری کے تنوں کے درمیان رکھکر اچھّی طرح سے بنڈل باندھ دئیے جاویں تو سینکڑوں ہزاروں کوس بھیج سکتے ہیں۔ البتّہ دُور دراز کے سفر میں وقتاً فوقتاً پودوں اور جڑوں پر پانی چھڑکنا ضروری ہے۔ سدا سبز اقسام کے درختوں کی پنیری کسی حالت میں بغیر مٹّی کے گولوں کے نہیں اُکھاڑنی چاہیئے۔ اِس پنیری کو سپاٹ ٹھیلوں۔ چھکڑوں یا کھُلی گاڑیوں ٹوکریوں یا بند گاڑیوں کی چھت پر رکھکر دُور و نزدیک لیجا سکتے ہیں۔ ٹھیلوں پر پنیری کو یا تو کھڑی رکھ سکتے ہیں یا لِٹا سکتے ہیں اور پودوں کو باہمی رگڑ سے بچانے کے لئے باریک مٹّی یا ریت درمیان میں ڈال دینا چاہیئے۔ اگر اس قسم کی پنیری کو ریل کے ذریعہ بھیجنا ہو تو جڑوں کے گرد مٹّی کے گولوں کے اُوپر پھُوس یا چٹائیوں کے ٹکڑے پتلی پتلی رسّیوں سے لپیٹ دینے چاہئیں ✣

پنیری لگانے کے لئے غور کر کے سُوراخوں کو کھودنا چاہیئے۔ سُوراخ کی چوڑائی اور گہرائی پنیری کے قد و قامت اور زمین کی حیثیت پر مُنحصر ہے۔ مثلاً اگر زمین کمزور اور سخت ہو تو کھُدائی گہری ہونی چاہیئے اور از سرِ نو اُس کی مٹّی کو درست کرنا لازمی ہے۔ اُوپر کی سطح سے ناکارہ خار و خس دُور کر دینا چاہیئے مگر اُوپر کی طاقتور مٹّی اِدھر اُدھر پھینکنی نہیں چاہیئے بلکہ تہ و بالا کر کے ہاتھ سے باریک کر دینی چاہیئے پنیری کے سُوراخ کھودنے کے لئے گول کھُرپے بنے ہوئے ہوتے ہیں

اگر زمین اچھی ہے تو ان سے کام لینے میں بہت سہولیت اور کفایت رہتی ہے۔ اکثر تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ پنیری لگانے کے لئے سوراخ پانچ چھ مہینہ پہلے کھود لینے چاہئیں۔ اِس طرح زمین ہوا اور حرارتِ آفتاب سے مُستفید ہو جاتی ہے +

پنیری کو بعض اوقات مُستقل جگہہ لگانے سے پہلے کسی قدر کاٹنے چھانٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ کام بہت نازک ہوتا ہے۔ اِس لیئے احتیاط طلب ہے۔ اگر پنیری ذرا بھی زخمی ہو جاوے گی تو قُدرتی بات ہے کہ اُسی درجہ اُس کی بالیدگی میں فرق آ جاوے گا۔ قاعدہ کلّیہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ پنیری جس کی جڑوں کے گرد مٹّی کا گولہ وا بستہ ہو کسی حالت میں کاٹی چھانٹی نہ جاوے۔ یعنی سدا سبز درختوں کی پنیری لگاتے وقت ہرگز کاٹنا چھانٹنا نہیں چاہئے۔ البتّہ برگ[ل] افشاں درختوں کی پنیری کو بالعموم لگاتے وقت کسی قدر چھانٹ دیتے ہیں۔ مگر یہ پنیری بڑی ہونی چاہئے۔ بالکل چھوٹی نہو۔ اگر چھانٹنا مدِ نظر ہو تو یہ ترکیب کرنی چاہئے کہ پنیری کی جڑ کی مُوسلی (مُراد گُدّ لمبی جڑ) کو کسی قدر چھوٹا کر دیں مگر نہایت تیز چاقُو سے صفائی کے

[ل] مُراد وہ درخت کہ جن کے موسمِ خزاں میں پتّے جھڑ جاتے ہیں +

ساتھ۔ آس پاس کی جڑیں بھی اگر کھودتے وقت کٹ گیئیں یا نیم زخمی ہو گئیں ہوں تو اُنہیں بھی تیز چاقو سے ذرہ ذرہ کاٹ سکتے ہیں تا کہ تراش صاف ہو جاویں۔ ساتھ ہی نیچے کے حصّہ کی شاخیں بھی بقدرِ مُناسب کاٹ دینی چاہئیں۔ اِس طرح سے جڑوں اور شاخوں میں مُناسبت پیدا ہو جاویگی اور پنیری کا فضُول بار ہلکا ہو جاویگا۔

آسان طریق پنیری کھودنے کا یہ ہے کہ مٹّی کا گولہ اُسکی جڑوں کے ساتھ وابستہ رہنے دیا جاوے۔ اِس طرح کھودنے۔ ایک جگہہ سے دُوسرے جگہہ لیجانے اور مُستقل جگہہ لگانے میں دقّت پیش نہیں آتی۔ جڑیں جُوں کی تُوں رہتی ہیں اور اُنکے ساتھ اُنکی مرغوب طبع مٹّی بھی وابستہ رہتی ہے۔ اِس عمل سے پنیری موسموں کے تغیّر و تبدّلات کو اور گرمی سردی بارش اور جاڑے پالے کو آسانی سے برداشت کر سکتی ہے۔ کام بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور اناڑی آدمی بھی اسے کر لیتا ہے۔ بس صِرف یہ خیال رکھنا چاہئے کہ پنیری کو مُستقل جگہہ لگا کر سُوراخ مٹّی سے اچّھی طرح سے بھر دیئے جاویں۔ بیچ بیچ میں جگہہ خالی نہ رہ جاوے +

وہ پنیری جو بغیر مٹّی کے گولے کے اُکھاڑی جاتی ہے اُسے دُوسری جگہہ مُستقل طور پر لگانے میں بہت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے مثلاً سُوراخوں کا بقدرِ انداز نکالنا۔ جڑوں کا اُس میں درستی کے ساتھ رکھنا تا کہ وہ سُکڑ سِمٹ۔ یا زیادہ دب نہ جاویں۔ جڑوں یا تنہ یا شاخوں

کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے۔ پنیری کو سوراخ میں رکھکر آہستہ سے
ہلا لینا چاہئے اور اُسے سیدھا کھڑا رکھنا چاہئے تاکہ وہ سوراخ کی
خرابی یا اور کسی قسم کے دباؤ کے سبب ٹیڑھی نہ ہو جاوے۔ سوراخ میں کسی
قدر بوسیدہ کھاد دیکر اُسے مٹی سے پُر کر دینا چاہئے۔ اور جڑ کے گرد
مٹی بہ آہستگی پولے ہاتھوں سے داب دینی چاہئے تاکہ ہوا کے جھونکوں
سے وہ اُکھڑنے یا خم کھانے نہ پاوے۔ بعض نا واقف جڑ کے پاس مٹی
نہیں دابتے اوپر تنہ کے گرد دابتے ہیں۔ یہ عمل سرا سر ناقص ہے۔
بعض تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ اس قسم کی پنیری کو
سوراخ میں لگانے کے پیشتر مٹی اور پانی سے تر کر لینا نہایت مفید
ثابت ہوتا ہے۔ یعنی کسی بڑے مٹی کے برتن میں اچھی مٹی پانی میں گھول
لیں اور اُس میں پنیری کی جڑوں کو ڈبو ڈبو کر لگاتے چلے جاویں۔
اگر ذخیرہ سے اُکھاڑنے کے بعد مستقل جگہ لگانے میں کچھ وقفہ ہو تو
پنیری کے اوپر بالو ریت یا مٹی چھڑک کر پانی سے تر کر دیں اور
حسبِ ضرورت اُس انبار کے نیچے سے پنیری نکال نکال کر لگاتے
چلے جاویں ؞

سوراخوں کی گہرائی زمین اور درختوں کی ماہیت پر منحصر ہے۔ اگر
زمین زیادہ خشک ہو اور پانی کو جذب نہ رکھ سکے تو سوراخوں کی
گہرائی زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر زمین زیادہ مرطوب ہو یا جگہ ہمیشہ تر
رہتی ہو یا جس پر اعتدال سے زیادہ خار و خس کھڑا ہو اُسپر پنیری

بہت گہری نہیں لگانی چاہیئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ کسی قدر بلند پشتہ بنا کر اُس پر نصب کی جاوے۔ ہر حالت میں پنیری لگا کر پانی دینا لازمی ہے۔تا کہ پنیری کی جڑوں اور زمین کی مٹّی کا باہمی میل ملاپ ہو جاوے۔ اگر پنیری لگانے کے بعد بارش شروع ہو جاوے تو پانی دینے کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی +

وہ پنیری جو سڑکوں۔نہروں۔احاطوں اور چراگاہوں کے کنارے کنارے لگائی جاتی ہے اُس کے گِرد باڑ فی الفور لگانی چاہیئے ورنہ وہ ایک گھڑی نہیں ٹھیرنے پاویگی۔باڑ لگانے کا بیان بابِ اوّل میں آچکا ہے۔ اِس لئے اِس جگہہ دوہرانا فضول ہے +

نخل بندی کے تین موسم ہوتے ہیں۔یعنی بہار۔برسات اور خزاں۔ پہاڑوں میں نخل بندی کے لئے موسمِ بہار بہت اچھّا شمار کیا جاتا ہے۔ مگر میدانوں میں موسمِ بہار کی نخل بندی میں اُس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک کہ آبپاشی کا معقول بندوبست ہو۔موسم برسات میں میدانوں اور پہاڑوں میں عام طور پہ نخلبندی کی جاتی ہے اور اِس میں پوری پوری کامیابی ہوتی ہے۔ بلکہ خشک پہاڑوں میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک زیادہ تر اسی موسم میں نخل بندی کو محفوظ شمار کیا جاتا ہے۔ باعث یہ ہے کہ موسمِ بہار کے لگائے ہوئے پودے موسمِ گرما میں جھُلس جاتے ہیں۔نیز ایسے پہاڑوں میں جہاں موسمِ خزاں میں اِس وجہ سے نخل بندی نہیں کی جاتی

کہ نئی پود موسمِ سرما کی برف اور سردی سے ضائع ہو جاتی ہے۔ موسمِ برسات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ایسے پہاڑوں اور مرطوب مقامات میں جہاں موسمِ برسات میں بوجہ طغیانیٔ سیلاب اور کثرت بارش نخلبندی نہیں کر سکتے۔ موسمِ خزاں تک اِس کام کو ملتوی رکھتے ہیں۔ اگر موسمِ سرما سخت نہو تو موسمِ خزاں کی نخل بندی میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ لیکن چوہوں کی اقسام کے جانوروں کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر اُن کی احتیاط رکھی جاوے تو چنداں نقصان نہیں ہوتا۔ نیز درختوں کے ایسے بیج جو جلد گرم ہو جاتے ہیں موسمِ خزاں میں بونے بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ بعض اصحاب یہ رائے دیتے ہیں کہ جب موسمِ سرما شروع ہو تو نئی پود کے گرد خار و خس بڑھنے دیا جاوے۔ صاف نہ کیا جاوے۔ یہی نرم و نازک پود کو موسمِ سرما کے گزند سے امن میں رکھیگا۔ مگر بعض اصحاب اِس رائے کے خلاف ہیں۔ اُن کی یہ رائے ہے کہ اِس طرح پودوں کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ چٹائیوں یا پھُوس کے ہلکے چھپّروں سے کام لیا جاوے ✦۔

پنیری کے لگانے یا درختوں کے نصب کرنے کا فاصلہ چار امُور پر منحصر ہے (۱) زمین کی حیثیت اور جائے وقُوع۔ یعنی اگر زمین خشک اور کمزور ہو تو نخل بندی نزدیک ہونی چاہیئے۔ اگر عمدہ تر اور زرخیز ہو تو حسب ضرورت دُور دُور پود لگا سکتے ہیں۔ دوسرا لحاظ جائے

وقوع کا رکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ سوال مُقدّم طے کرنا پڑتا ہے کہ کس جگہہ نخل بندی کرنی ہے۔ آیا سڑکوں۔ نہروں اور احاطوں کے کنارے۔ یا کنووں اور تالابوں کے گرد۔ یا جنگلوں پہاڑوں یا چرا گاہوں میں (۲) درخت کے قد و قامت کے لحاظ سے فاصلہ تجویز کیا جاتا ہے (۳) درختوں کے خاص خواص کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے مثلاً یہ کہ آیا وہ سیدھے جانے والے ہیں یا بہت پھیلنے والے ہیں۔ آیا اُنکی جسامت کم ہوتی ہے یا زیادہ۔ وہ اپنی خوراک زیادہ تر زمین سے لیتے ہیں یا ہوا سے جذب کرتے ہیں (۴) نخل بندی کے مقصد پر غور کرنا پڑتا ہے مثلاً باڑ کی غرض سے نخل بندی مدِّ نظر ہے یا شارع عام کے قریب سایہ کی مُراد سے۔ آیا میدانوں اور پہاڑوں میں نئے جنگل کھڑے کرنے منظور ہیں یا وسیع قطعاتِ اراضی سے جلانے کی لکڑی حاصل کرنا مقصود ہے یا عمارتی چوب۔ وغیرہ۔ وغیرہ *

خُلاصہ یہ ہے کہ اگر اُونچے اور بھاری بھاری تنہ کے درخت پیدا کر کے اُنسے عمارتی چوب حاصل کرنی مدِّ نظر ہے تو نخلبندی بطریقِ موزوں قریب قریب ہونی چاہیئے۔ اگر محض حصُولِ ہیزم مدّعا ہے تو نخلبندی خوب موقعہ گھنی اور کھُلی دونوں طرح کی کر سکتے ہیں۔ سڑکوں کے کنارے اور چرا گاہوں میں نخل بندی زیادہ فاصلہ پر کی جاتی ہے۔ اور کھیتوں کے درمیان اگر درخت لگائے جاتے ہیں تو فاصلہ بہت ہی زیادہ رکھا جاتا ہے۔ نیز درخت بہت سایہ دار نہیں لگائے جاتے۔ عام طور

پر یہ قاعدہ ملحوظ رکھ سکتے ہیں کہ اگر نیا جنگل کھڑا کرنا ہو تو درختوں کا باہمی فاصلہ چار فٹ سے ۔دس فٹ تک رکھنا چاہیئے۔ اگر سایہ کی غرض سے سڑکوں کے کنارے نخل بندی منظور ہے تو درختوں کی باہمی دُوری دس فٹ سے تیس٣٠ فٹ تک ہونی چاہیئے۔ اور چراگاہوں اور کھیتوں میں اِس سے بھی زیادہ +

اگر پنیری یا چھوٹے درختوں کو جاڑے پالے خُشکی یا گرمی سردی سے صدمہ پہنچے۔ یا چُوہے اور مویشی نقصان کریں تو بہتر یہ ہے کہ تنہ کو زمین کے ہموار کاٹ دیں۔ بہت جلد نئی شاخیں پھُوٹ آوینگی۔ اور کچھ عرصہ میں درخت طیار ہو جاویگا +

درخت کاٹنے کے متعلق ایک خاص امر قابلِ لحاظ

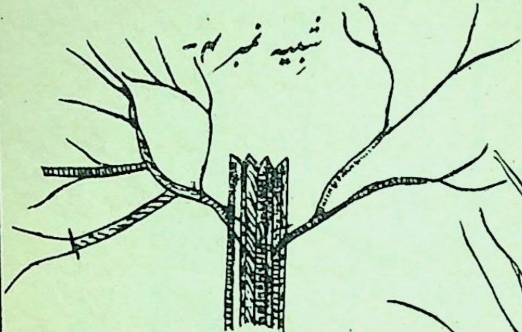
عمارت کے مطالب یا چوبی اسباب بنانے کے لئے اگر درخت کاٹے جاویں تو بہتر یہ ہے کہ اِس کام کو اندھیرے پاکھ میں کیا جاوے اندھیرے پاکھ سے مُراد وہ پندرہ دن ہیں کہ جن میں چاند ہر روز گھٹتا ہے۔ بلکہ انسب یہ ہے کہ اندھیرے پاکھ کے شروع ہونے کے پانچ چھ دن بعد کٹائی جاری کرائی جاوے[۵١]۔ بادی النظر میں یہ امر شاید توہمات باطلہ میں سے ایک شمار کیا جاوے مگر در اصل یہ علم طبعی پر مبنی ہے۔ خُلاصہ یہ ہے کہ ایک عرصہ ہوا کہ محکمۂ جنگلات ہند کے بعض اعلیٰ افسروں کے مُشاہدے میں یہ آیا کہ جنگلوں کے آس پاس کے گاؤں کے

[۵١] اگر درخت پھلدار ہو تو ہر سال پھولوں کی بہار ختم ہونے کے بعد کٹائی شروع کرائی جاوے

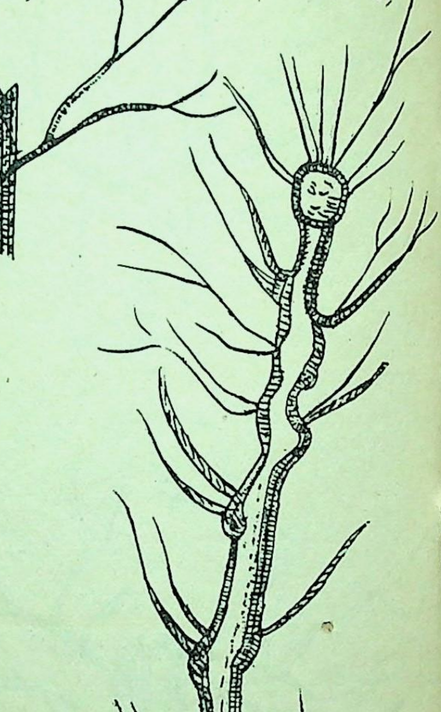
رہنے والے عمارت کے لیئے ہمیشہ درخت اندھیرے پاکھ میں کاٹتے ہیں اُجالے پاکھ میں اِس کام کو قطعی مُلتوی کر دیتے ہیں۔پہلے انہیں یہ خیال گزرا کہ غالبًا یہ کسی وہم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں مگر بعد میں باقاعدہ اور مُسلسل تحقیقات سے یہ عمل عین علم طبعی کے مُطابق نکلا۔جس وقت جنگلات کے قُرب و جوار کے باشندوں سے دریافت کیا جاتا تھا کہ آپ اندھیرے پاکھ میں عمارات کے لیئے لکڑی کاٹنے میں کیا خاص فائدہ سمجھتے ہیں تو اُن کا جواب یہ ہوتا تھا کہ اُجالے پاکھ میں اگر لکڑی کاٹی جاوے اور عمارت میں لگائی جاوے تو وہ دیرپا نہیں ہوتی۔جلد بوسیدہ اور بد صُورت ہو جاتی ہے۔اور اندھیرے پاکھ کی کٹی ہوئی لکڑی نسبتًا بہت دیرپا اور مضبُوط ثابت ہوتی ہے۔چنانچہ اِن بیانات کی صداقت کی غرض سے جابجا تجربات شُروع کئے گئے اور فی الواقعہ دِیہاتی آدمیوں کا کہنا بالکُل صحیح نکلا۔اصل ماجرا یہ ظاہر ہوا کہ براہِ راست درختوں پر چاند کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔درختوں میں ایک قسم کا عرق ہوتا ہے جو اُجالے پاکھ میں سُرعت کے ساتھ درخت کی جڑ سے لیکر چوٹی تک دَور کرتا ہے۔اور اندھیرے پاکھ میں وہ جڑ میں مجتمع رہتا ہے۔اگر اُجالے پاکھ میں لکڑی کاٹی جاوے تو وہ عرق کٹی ہوئی لکڑی میں موجُود ہوتا ہے اور کچھ عرصہ بعد ایک طرح کا کھار یا تیزاب بن جاتا ہے اور بتدریج لکڑی کو کمزور اور بد نما کر دیتا ہے۔اندھیرے پاکھ میں وہ جڑ میں ہوتا ہے۔اِس لیئے کٹی ہوئی لکڑی اُس

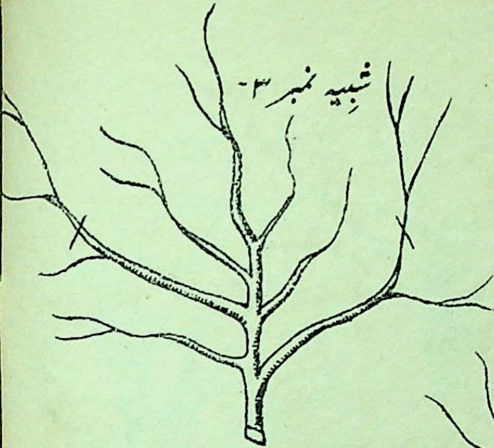
سے بہتر ہوتی ہے۔ چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ جن درختوں کو اندھیرے
پاکھ میں زمین کے ہموار کاٹ لیا گیا اور اُن کی جڑوں کو زمین کے
اندر چھوڑ دیا گیا وہ دوبارہ بہت جلد سرسبز اور تناور ہو گئے۔ وجہ
یہ ہے کہ اُجالے پاکھ کے شروع ہوتے ہی وہ عرق جڑ سے اُوپر کی
جانب اُٹھتا ہے۔ اور درخت کی بالیدگی میں بہت مدد دیتا ہے۔ چونکہ
اُسے اِس حالت میں زیادہ بلندی تک دور نہیں کرنا پڑتا۔ اِس لئے
وہ جڑوں کو تھوڑے ہی عرصہ میں تقویت دیکر کٹے ہوئے درختوں کو
ازسر نو نشو و نما کر دیتا ہے۔ کوہ نیلگری پر کئی قسم کے یوکلپٹس
کے درختوں کے متعلّق یہ تجربات متواتر کئے گئے تھے اور ہمیشہ یہی
ثابت ہوا کہ اندھیرے پاکھ کی کٹائی افضل ہے +

شبیہ نمبر ۲-

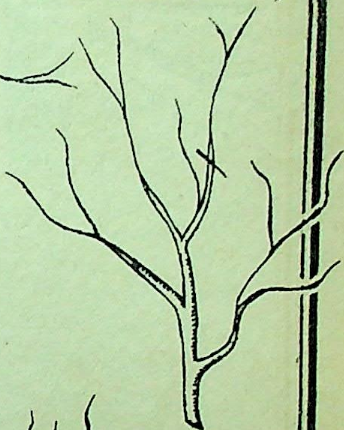


شبیہ نمبر ۱-





شبیہ نمبر ۳-

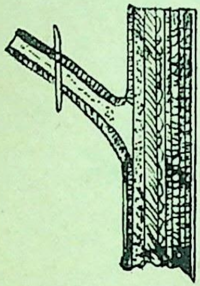


شبیہ نمبر ۲-

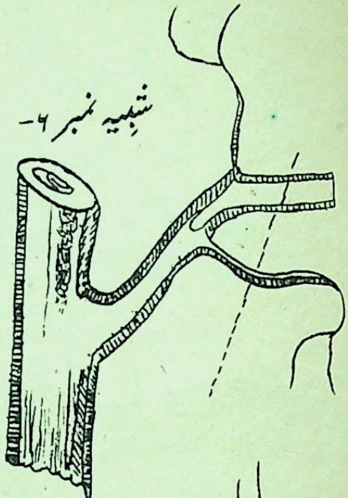


شبیہ نمبر ۵

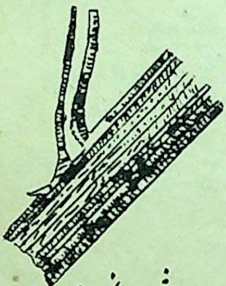
شبیہ نمبر ۷-



شبیہ نمبر ۶-



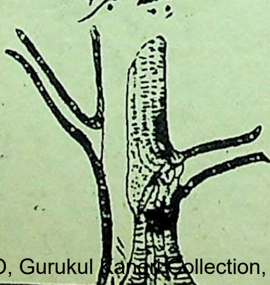
شبیہ نمبر ۸



شبیہ نمبر ۱۰-



شبیہ نمبر ۹-



باب سوم

بیانِ درختانِ چوب

کیکر۔ ببول

Acacia Arabica

N.O.	...	...	Leguminosæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کیکر۔ ببُول	اکے شیا۔ ارے بیکا

بیان و استعمال۔ کیکر کا درخت بہت مشہور ہے۔ اور ہندوستان کے قریب قریب ہر حصّہ میں پایا جاتا ہے۔ اقسام کیکر کو دو حصّوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔ ایک چوبی۔ دُوسری آرایشی۔ اقسامِ چوبی وہ ہیں

جن کی لکڑی عمارت اور آلاتِ کاشتکاری کے کام میں آتی ہے۔
یا جن سے کاٹھ کا سامان بنایا جاتا ہے۔ اقسام آرایشی باغ باغیچوں
میں زینتِ چمن کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ گیمبل صاحب لکھتے ہیں
کہ کیکر کی ہندوستان میں اٹھارہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ جن میں
سے چار تو خار دار بیلیں یا جھاڑیاں ہیں باقی چودہ^۱۴ قسمیں بڑے
درختوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ کوہ ہمالیہ میں سطح سمندر سے چار^۴ ہزار فٹ کی بلندی تک
کیکر کے درخت کہیں کہیں پائے جاتے ہیں مگر بہت پست قد اور
ٹھٹھرے ہوئے۔ لوتھر صاحب فرماتے ہیں کہ مہاراجہ گلاب سنگھ والئ
ریاستِ جموں و کشمیر نے اپنی توپوں کی گاڑیوں کے لئے علاقۂ کشمیر
میں کیکر کی کاشت پر توجہ فرمائی تھی مگر اس میں انہیں سرا سر
ناکامی ہوئی۔ وجہ ظاہر ہے کہ کیکر مرطوب اور سرد علاقوں میں خاطر خواہ
ترقی نہیں کر سکتا۔ البتہ میدانوں اور بالخصوص خشک ریگستانوں میں
یہ خوب نشو و نما ہوتا ہے۔ پرانے کیکر بہت جسیم ہو جاتے ہیں۔
چنانچہ بعض بعض کے تنہ کا لپیٹ چودہ فٹ سے سولہ^۱۶ فٹ تک ناپا
گیا ہے۔ بہت سے مقامات میں سو سو برس کے پرانے کیکر موجود
ہیں۔ مگر حد سے زیادہ کہنہ ہو کر اکثر کیکر کے درخت اندر سے کھوکھلے
ہو جاتے ہیں +

کیکر کے درخت کو جب کام میں لانے کے لئے کاٹا جاتا ہے تو اوپر

سے کسی قدر سفید لکڑی نکلتی ہے مگر اندر کی لکڑی سیاہ ہوتی ہے در اصل اس کا رنگ سُرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ وزن میں بہت بھاری۔ نہایت مضبوط اور پائدار ہوتی ہے۔ اگر اسے کاٹ کر برس ڈیڑھ برس کسی جوہڑ یا تالاب کے کنارے یا کھُلی جگہہ میں پڑا رہنے دیں تو یہ فولاد ہو جاتی ہے۔ عام طور پر ببول کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ علاوہ عمارت میں استعمال کرنے کے اِس سے آلاتِ کاشتکاری۔ کنووں کے سامان۔ کشتیوں کے بعض حصّے۔ گاڑیوں۔ ریڑھیوں۔ چھکڑوں اور یکّوں کے دُھرے۔ دُھریاں پہیئے۔ اور رس نکالنے کے بیلن وغیرہ وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔ کیکر کی لکڑی جلتی بھی اچھی ہے۔ چنانچہ محکمہ ریلوے میں اسکا بہت خرچ رہتا ہے۔ اس کی جڑ اور چھال ادویات میں برتی جاتی ہے۔ نیز اسکی چھال چمڑہ پکانے اور رنگنے کے کام میں آتی ہے۔ علاقۂ سندھ میں اس سے ایک سُرخ اور بھوسلا سا رنگ نکالتے ہیں۔ بعض ممالک میں اسکی چھال سے ایک طرح کا جوشاندہ طیّار کر کے بطور صابون استعمال کرتے ہیں۔ اس کی پتلی پتلی شاخیں داتنوں کے لئے کاٹ لی جاتی ہیں۔ اور بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں انکی خاصی تجارت ہوتی ہے۔ اِسکے خُشک کانٹوں کی کھیتوں کے ارد گرد اور بعض راستوں پر باڑ لگا دیتے ہیں۔ اس کی پتّیاں اور کچّی پھلیاں چارہ کا کام دیتی ہیں۔ مُلکِ افریقہ میں اِس کی پھلیوں سے چمڑہ رنگنے۔ کمانے۔ اور پکانے کا کام

بھی لیا جاتا ہے۔جب پھلیاں زیادہ خشک ہو جاتی ہیں تو اُنسے
پکی سیاہی بناتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے بطور زیور اُنہیں پاؤں
میں پہن لیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ چلتے وقت پھلیوں کے خشک بیج
بجنے لگتے ہیں۔کیکر کے خشک بیج بھی ادویات میں برتے جاتے ہیں
اس کے پھولوں سے شہد کی مکھیاں خوب شہد اڑاتی ہیں۔ اور
اس کی اونچی اونچی شاخوں پر اپنے چھتے لگاتی ہیں۔اکثر لڑکے بھی
پھولوں کو مٹھاس کی وجہ سے چوستے ہیں۔ بعض اشخاص اس کے
پھولوں کو مہندی کی طرح پاؤں کے تلووں پر لگاتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ان کی تاثیر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ علاقۂ سندھ اور دکن گجرات
میں کیکر کے درختوں سے لاکھ زیادہ مقدار میں جمع کرتے ہیں۔کیکر
کا گوند اور گوندوں کی نسبت افضل شمار کیا جاتا ہے۔ زچہ عورتوں
کو اسے شیرینی کے طور پر بنا کر کھلاتے ہیں۔ کاغذات۔ لفافوں اور
ٹکٹ چپکانے کے لئے گوند دانیوں میں یہ بہت صرف ہوتا ہے۔
نیز رنگنے۔کپڑا چھاپنے اور ادویات کے مصرف میں آتا ہے +

طریق کاشت۔ کیکر مارچ اپریل میں پھول جاتا ہے۔ اور جون
میں اس کے بیج پک جاتے ہیں۔جولائی میں انہیں بو سکتے ہیں
کیکر کی پھلیاں جو بکریوں کے چبانے کے بعد بچ رہتی ہیں۔ یا پتلی
کھاد میں بھگو کر بوئی جاتی ہیں بہت جلد پھوٹ آتی ہیں۔اس کے
بیج اگر زیادہ دیر تک رکھنے منظور ہوں تو وقتاً فوقتاً انہیں اُلٹتے

رہنا چاہئے ورنہ انہیں ایک قسم کا باریک کیڑا لگ جاتا ہے۔
اگرچہ قلموں سے بھی درخت پیدا ہو جاتے ہیں مگر بیجوں سے بونا بہتر شمار کیا جاتا ہے۔ نئے درختوں کو جب تک تناور نہو جاویں۔ کورے پالے اور جنگلی چوہوں سے گزند پہنچنے کا احتمال رہتا ہے۔ جنگلی چوہے اس کی جڑ کو میٹھی ہونے کے سبب کھا جاتے ہیں۔ اسکی نرم چھال کو کبھی کبھی دیمک بھی لگ جایا کرتی ہے۔ مگر فی الجملہ دیمک سے اس درخت کو چنداں نقصان نہیں پہنچتا۔ جسقدر کہ ابتدا میں سفید کورے اور چوہوں سے اذیت پہنچتی ہے +

عام کیفیت۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصل صمغ عربی (عربی گوند) اکے شیا ویرا (ACACIA VERA) سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور کیکر کی یہ قسم عرب۔ مصر اور شمالی افریقہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ جزائر غرب الہند میں کیکر کی ایک قسم موجود ہے جسے اکے۔شیا فارموسا (ACACIA FORMOSA) کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی سبی کور (SABICU) کے نام سے مشہور ہے یہ دونوں اقسام قابل کاشت ہیں +

رام ببول

Acacia A. Cupressiformis.

N.O. ... ... Leguminosæ

TRIBE ... ... Acacieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
اکے شیا - ارے بیکا - کیوپرسّی فارمس	رام ببول - کابلی کیکر

بیان و استعمال یہ کیکر سرو کی طرح سیدھا جاتا ہے۔ اور اس کی شاخیں بھی سرو کی طرح اُس کے تنہ سے ملی ہوئی ہوتی ہیں - یہ ہندوستان کے قریب قریب تمام حصّوں میں پایا جاتا ہے۔ صُوبۂ بمبئی میں اسے رام ببُول کہتے ہیں - اور پنجاب کے اضلاعِ گجرات - جہلم اور جھنگ میں جہاں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے یہ کابلی کیکر کے نام سے مشہُور ہے - اِس کی لکڑی تمام اُن کاموں میں جن کا ذکر کیکر کے ضمن میں کیا گیا ہے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن مضبُوطی اور پائداری میں یہ کیکر کی لکڑی سے کم ہوتی ہے +

طریقِ کاشت - موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - اُفتادہ اراضیات میں اسکا بو دینا خالی از منفعت نہیں ہے +

کھیر - کتّھہ کیکر

Acacia Catechu

N.O.	... ...	Leguminosæ
S.O.	... ...	Mimoseæ
Tribe	... ...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھیر- کھوشیرا- کتّھہ کیکر	اکے-شیا- کیٹے-چو

بیان و استعمال- یہ درخت بھی کیکر کی ایک قسم ہے- قد ا
میانہ اور تنہ کا لپیٹ پانچ چھ فٹ تک ہوتا ہے-
ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ تین
ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے- بعض بعض درخت چار ہزار
فٹ کی بلندی پر بھی دیکھے گئے ہیں- در اصل یہ ہندوستان کے
قریب قریب ہر ایک حصّہ میں پیدا ہوتا ہے- اس کی چھال کے
نیچے کی لکڑی زردی مائل سفید اور جگر کی لکڑی سیاہ یا سیاہ مائل
بہ سُرخی ہوتی ہے- فی الحقیقت اس کی لکڑی نہایت وزنی بڑی
پائدار- اور انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط ہوتی ہے- دیمک- گھن
مُوذی کیڑے مکوڑے اس کے پاس نہیں آنے پاتے- یہ عمارت کے
کام میں بہت آتی ہے- اور اس کے علاوہ آلاتِ کاشتکاری- گاڑیاں

موسل۔ گنّے اور روئی کے بیلن۔نیزوں اور تلواروں کے دستے وغیرہ
بھی اس سے طیّار کئے جاتے ہیں۔ یہ گھروں میں جلانے کی لکڑی
کا بھی کام دیتی ہے۔جہازوں اور ریلوں میں یہ افراط سے پھُکتی ہے
شمالی ہند میں اس کا کوئلہ بنایا جاتا ہے۔اور اس مطلب کے لیئے
یہ بہت ہی عمدہ ثابت ہوئی ہے۔ ریلوے کے سلیپروں کے لئے بھی
یہ لکڑی اعلےٰ درجہ کی شمار کیجاتی ہے۔اِس لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں
کو اُبال کر کتھّہ نکالتے ہیں جو ایک مشہور تجارتی شے ہے۔ہندوستان
میں ہزاروں من کتھّہ پان میں لگا کر کھایا جاتا ہے۔ادویات۔ بالخصوص
مرہموں میں استعمال ہوتا ہے۔نیز ہر سال کتھّے کی بڑی مقدار یورپ
کو کپڑے رنگنے اور چمڑہ کمانے کے لئے جاتی ہے +

طریقِ کاشت بجنسہ وہی ہے جو کیکر کے ضمن میں بیان کیا گیا
ہے۔ندیوں اور دریاؤں کے کنارے ریت میں یہ خوب پیدا ہوتا ہے
اگر سالم درخت کاٹنا ہو تو زمین کے ہموار کاٹنا چاہیئے۔اِس طریق سے
دوبارہ بہت جلد جڑیں پھُوٹ آتی ہیں اور نئے درخت طیّار ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقہ کمایوں اور اودھ میں اِس درخت کی لکڑی سے
کتھّہ نکالتے ہیں مگر پنجاب جہاں دامنِ کوہ ہمالیہ۔ وادیٔ ستلج اور اضلاع
کانگڑہ۔گورداسپور و ہزارہ میں یہ بکثرت خود رو پایا جاتا ہے۔جہاں تک
معلوم ہوا ہے اس سے کتھّہ جس کی ممالکِ غیر میں بھی ہمیشہ مانگ
رہتی ہے حاصل نہیں کیا جاتا۔چونکہ اِس وقت کتھّہ گراں قیمت ہے

اِس لئے وزن بڑھانے کے لئے اس میں ریت مٹّی وغیرہ کی آمیزش بہت زیادہ کی جاتی ہے۔جب مال زیادہ طیّار ہونے لگیگا تو یہ بات خود بخود دُور ہو جاوے گی۔ اور خالص مال کی صاف ظاہر ہے کہ ہر جگہہ قدر ہو گی۔

اِس درخت کی جگر کی لکڑی دورنگوں کی ہوتی ہے ایک ہلکی سُرخ۔ دُوسری سیاہ۔ پس یوُں سمجھنا چاہیئے کہ اوّل الذکر درخت درجہ اوّل کا ہوتا ہے۔ اور مؤخّر الذّکر درجۂ دوم کا۔جہاں تک ہو سکے اِس درخت کی کاشت کو ترقّی دینا چاہیئے ٭

پہاڑی کیکر۔ پسّی ببول

Acacia Ferruginea

N.O.	...	...	Leguminosæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پہاڑی کیکر۔ پسّی ببول۔ ببولا	اکے شیا۔ فرنے سیانا۔

بیان و استعمال۔کیکر کی یہ قسم جنگلی نہیں ہے۔ بونے لگانے سے پیدا ہوتی ہے۔کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار۵ فٹ کی بلندی تک اسے بو سکتے ہیں۔ زیادہ تر اسے باڑ کے لئے لگاتے ہیں۔

اس مطلب کے لئے یہ نہایت عمدہ ثابت ہوئی ہے۔ موسم سرما میں کیکر کی یہ قسم خوب پھولتی ہے۔ اور اِس کے پھولوں میں بہت اچھی خوشبو ہوتی ہے۔ چنانچہ یورپ میں اس کے پھولوں سے نہایت نفیس عطر کھینچا جاتا ہے۔ علاقۂ سندھ میں اِس کا گوند جمع کیا جاتا ہے اور اور گوندوں کے ساتھ ملا کر فروخت کرتے ہیں۔ اس کی لکڑی سے کھلونے اور نازک آرائشی سامان طیّار کر سکتے ہیں ؂

طریقِ کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں ؂

عام کیفیت۔ اِس کے پھولوں سے جب یورپ میں عطر کھینچا جاتا ہے اور وہ نہایت گراں بکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہاں اِس کا عطر کیوں نہ کھینچا جاوے اور زیادہ طیّار ہونے پر باہر کیوں نہ بھیجا جاوے۔ جبکہ یورپ میں اس عطر کی قدر ہے تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ شے بڑے نفع کی ہے ؂

بمبول

Acacia Jacquemonti

N.O. ... ... Leguminosæ
S.O. ... ... Mimoseæ
Tribe ... ... Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بمبول۔ آر۔	اکے شیا۔جیک منٹی

بیان و استعمال۔ دہلی کی طرف ریکر کی اس جھاڑی کو آر کہتے ہیں اور سرسہ اور رُہتک کے علاقہ میں اسے بمبول کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ پنجاب میں بالعموم اسے بوری یا کنڈیاری کہتے ہیں۔ یہ درخت دس فٹ تک اُونچا ہوتا ہے۔ مگر اس میں کانٹے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ دریائے اٹک کے پار ریگستانی علاقوں میں یہ بکثرت خود رو پایا جاتا ہے۔ پہاڑوں میں دو ہزار فٹ کی بلندی تک یہ کہیں کہیں نظر آتا ہے۔ اسکے پھول زرد ہوتے ہیں اور بیج مئی جون میں پک جاتے ہیں۔ اِس کے پتے بانسوں سے جھاڑ کر مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ اِس کے پھولوں سے بہت عمدہ بھینی بھینی خوشبو آتی ہے۔ اور جب پھول اپنے موسم پر پھولتے ہیں تو دُور دُور تک ہوا معطر ہو جاتی ہے۔ اِس کی جڑ اور چھال بھی ادویات وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور لکڑی سے کئی ہلکے آرائشی سامان بنائے

جا سکتے ہیں +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اسے بو سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ اگر اس کے پھولوں کا بھی عطر کھینچا جاوے تو ایک تجارتی شے اس جنگلی درخت سے برآمد ہو سکتی ہے +

پھُلائی

Acacia Modesta

N O.	...	...	Leguminosæ
S. O.	...	...	MImoseæ
TRICE	...	...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پھُلاہ ۔ پھُلائی ۔	اکے ۔ شیا ۔ موڈسٹا

بیان و استعمال یہ درخت بھی کیکر کی ایک اعلےٰ قسم ہے ۔ پنجاب ں زیرں یہ قریب قریب ہر جگہہ کم و بیش پایا جاتا ہے ۔ پہاڑوں میں بھی بانسولی پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن زیادہ بُلندی پر دیکھا نہیں جاتا ۔ بالعموم یہ خشک بھلاقوں اور سخت زمین میں زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ اور بعض اوقات ہیں بے ڈھنگے طور پر دریاؤں کے کھادریں بھی اُگتا ہے ۔ لیکن ٹھیک طور ادویات وہاں نشو و نما نہیں ہوتا ۔ جنگلوں میں پچیس ۲۵ تیس ۳۰ فٹ بلند اور بانچ چھ فٹ لپیٹ کے پھلائی کے درخت عام طور پر پائے جاتے ہیں اور

بعض مقامات میں چالیس چالیس فٹ بلند بھی موجود ہیں۔ اس
لکڑی کی سفیدی (مُراد اُوپر کی لکڑی) تو جلانے کے لیئے اچھی ہے۔ مگر
اس کی سیاہی (مُراد جگر کی لکڑی) لوہے کو مات کرتی ہے۔ خوبصورت
اور بہت پائدار ہوتی ہے۔ عمارت کے سامان۔ آلاتِ کاشتکاری۔ رس نکالنے
کے بیلن۔ اور گاڑیوں کے پہیئے وغیرہ اس سے زیادہ بنائے جاتے ہیں
اِس کے پتّے اور شگوفے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ موسمِ بہار میں یہ
درخت پھولتا ہے۔ اور اس کے پھول بھی خوشبو دار ہوتے ہیں۔ بعض
درختوں سے تھوڑا بہت گوند بھی نکلتا ہے۔ اور اُسے کیکر کے گوند کے ساتھ
ملا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ خالص پھلائی کا گوند ادویات میں برتا جاتا ہے
طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں
عام کیفیت۔ یہ درخت در اصل دیر میں بڑھتا ہے۔ چنانچہ
اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک سال میں بالاوسط ایک فٹ اُونچا ہوتا ہے
باڑ کے لئے اگر اُس کی جھاڑی لگائی جاوے تو مویشیوں وغیرہ کے
روکنے کے لئے بہت کارگر ہوتی ہے۔ پھلائی کے پھولوں کا عرق
پنساری عرق کیوڑے کے ساتھ آمیز کر دیتے ہیں +

اولا

Acacia Stipulata

N.O.	...	...	Leguminosæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اولا۔ اوہی۔	اکے۔ شیا۔ سٹی۔ پیولیٹا۔

بیان و استعمال کیکر کی یہ قسم ضلع کانگڑہ میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض مقامات میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پائی جاتی ہے اس کا پیٹ ۸ فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ اگر یہ درخت میدانوں میں بویا جائے تو بآسانی اور بہت جلد پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کی لکڑی آلات کاشتکاری اور چھتوں کے تختوں میں زیادہ کام آتی ہے۔

طریق کاشت موسم برسات میں اس کے بیج بو سکتے ہیں یا قلمیں لگا سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب کی رائے ہے کہ میدانوں میں اسے زیادہ بونا چاہیئے +

کریل

Acacia Leucophlea

N.O. ... ... Leguminosæ
S.O. ... ... Mimoseæ
TRIBE ... ... Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سمریر۔ کریل۔ ٹینٹ۔	اکے شیا۔ لیو۔ سو۔ فلیا۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت زیادہ تر خشک اور ریگستانی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ سٹوارٹ صاحب اور گیمل صاحب نے لکھا ہے کہ اسے جھنڈ بھی کہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض مقامات میں اسے جھنڈ کے نام سے موسُوم کرتے ہوں مگر درحقیقت جھنڈ کا درخت اس سے بالکُل مُختلف ہے۔ اِسکا لاطینی نام پروسوپس سپایسیگیرا Prosopis Spicigera ہے۔ اور اِس کا مفصّل بیان حسبِ موقعہ اِس کتاب میں لکھا جاویگا جہاں تک مُجھے معلُوم ہے اہلِ پنجاب اسے صرف جھنڈ نہیں کہتے بلکہ "جھنڈ کریڑ" کہتے ہیں۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ سمریڑ کا بڑے سے بڑا درخت جو میری نظر سے گزرا ہے وہ چھ فٹ گھیر کا تھا۔ مگر ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ہمنے سُنا ہے کہ نہر باری دواب کی کمیل چوکی کے نزدیک کریڑ کا ایک درخت قریب ۹۰ فٹ اُونچا اور ۱۵ فٹ گھیر کا

موجود ہے۔ اِس کے کچّے پھلوں کا جو بالعموم ریٹھے کی گولی کے برابر ہوتے ہیں کئی طرح آچار پڑتا ہے۔ اور پنجاب میں اسے ڈیلوں کا آچار کہتے ہیں۔ پک جانے پر لوگ پھلوں کو چُوستے ہیں۔ اور ان میں کسی قدر مٹھاس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مویشیوں کو کچّے پھل بطور چارہ اُن مقامات میں دیئے جاتے ہیں جہاں یہ درخت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی جلنے میں اچھّی ہوتی ہے۔ چنانچہ ریل کے انجنوں میں بہت جلائی جاتی ہے۔ اِس کا کوئلہ بھی اچھّا ہوتا ہے۔ مُلتان۔ سرسہ۔ فیروزپُور کی جانب یہ خود بخود بلا تردّد پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسکی لکڑی کی رنگت جوُں جوُں یہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ بدلتی جاتی ہے۔ ابتداء میں لکڑی کی رنگت سفید ہوتی ہے اور صاف کرنے سے بہت چکنی ہو جاتی ہے۔ جب درخت پُرانا ہو جاتا ہے تو اندر کی لکڑی سیاہ اور کھُرولی ہو جاتی ہے۔ جگر کی لکڑی نہایت سخت اور مضبُوط ہوتی ہے مگر بعض اوقات کیڑے مکوڑے اِس پر حملہ کرتے ہیں۔ اِس کی چھال کئی کاموں میں آتی ہے۔ بالخصُوص چمڑہ کمانے اور پکانے کے۔ نیز اِس سے ایک قسم کا ریشہ نکلتا ہے جس سے جال اور رسّیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں اِس کا گوند ادویات کے کام میں آتا ہے ✤

طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں سے اسے بو سکتے ہیں یا قلمیں لگا سکتے ہیں ✤

عام کیفیت۔ ریتیلی اور خُشک زمینوں میں اسے لگانا چاہیئے۔ اِسکی

لکڑی آسانی سے جلانے کے مطلب کے لئے فروخت ہو سکتی ہے۔
برسات اور موسمِ خزاں میں یہ پھولتا ہے اور گرمی کے آغاز میں اس کے
پھل پک جاتے ہیں +

کھور۔ کھن۔ سای کانٹا۔ سیلی۔ بن ریٹھا

ACACIA RUPESTRIS
Do. LENTICULARIS
Do. SUMA
Do. PLANIFRONS
Do. CONCINNA

N.O. ... ... Leguminosæ
S. O. ... ... Mimoseæ
TRIBE ... ... Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھور۔ کومتا۔	اکے۔شیا۔ ریُو۔ پس۔ ٹرس۔
کھن۔	اکے۔شیا۔ لن۔ ٹی۔ کیُولرس۔
سای کانٹا۔ موگلی	اکے۔شیا۔ سیوما۔
سیلی۔	اکے۔شیا۔ پلینی۔ فرنس
بن ریٹھا۔ ایلا۔	اکے۔شیا۔کون۔کنّا۔

بیان و استعمال۔ یہ پانچوں درخت کیکر کی اقسام میں سے ہیں۔ اور

ان کی لکڑی کم و بیش عمارت اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ طیار کرنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ کہور یا کوُمتا اُونچائی میں کم اور نہایت خار دار ہوتا ہے۔ سندھ اور اجمیر کی جانب خُشک ریگستانی علاقوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال چکنی اور زردی مائل سفید اور لکڑی بھاری اور سخت ہوتی ہے صاف کرنے سے اِسپر بہت جلا آتی ہے۔ اِس کا گوند کیکر کے گوند کے ساتھ ملا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ اور علیحدہ بھی یہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ کہن کمایوں اور بنگال میں راج محل کی پہاڑیوں پر بکثرت پایا جاتا ہے۔ قد میں اُونچا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اور سال بھر برابر سر سبز رہتا ہے۔ سائی کانٹا۔ موگلی اور کہیر میں جس سے کتّھہ نکلتا ہے۔ عالمانِ علمِ نباتات فرق نہیں کرتے۔ بلکہ اُسی کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ بظاہر تمیز یہ ہوتی ہے کہ کہیر کی چھال سیاہ ہوتی ہے اور سائی کانٹے کی سفید۔ یہ درخت بنگال۔ جنوبی ہند۔ ممالکِ متوسّط کے بعض اضلاع اور دکن گُجرات میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس سے بھی کتّھہ نکلتا ہے۔ اور اس کی چھال چمڑہ پکانے کے کام آتی ہے۔ سیلی ایک چھوٹے قد کا درخت ہوتا ہے اور صوبۂ مدراس میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اور اِس سے آلاتِ کاشتکاری زیادہ تر بنائے جاتے ہیں۔ اور یہ جلانے کے کام میں بھی بہت آتا ہے۔ بن ریٹھا ہندوستان کے اکثر حصّوں میں سوائے خشک اور ریگستانی

علاقوں کے تھوڑا بہت پایا جاتا ہے۔اِس درخت میں کانٹے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔اِس کے پتے ترُش ہونے کے سبب کھائے جاتے ہیں۔ اور اِس کی پھلیوں سے سر کے بال صاف کرتے ہیں +

طریق کاشت۔بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِن درختوں کی موسم برسات میں کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔جن علاقوں میں یہ نا یاب ہوں وہاں انہیں پیدا کرنا

سون کیکر

Acacia Ferruginea

N.O.	... ...	Leguminosæ
S.O.	... ...	Mimaseæ
TRIBE	... ...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سون کیکر۔کیکر۔کہیر۔	اکے۔شیا۔فر ریُو۔جی۔نیا۔

بیان و استعمال۔یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی بھُوسلی سی ہوتی ہے۔مگر انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط یہاں تک کہ اکے۔شیا۔کٹے چُو (کھیر) کی لکڑی سے بھی یہ سخت ثابت ہوئی ہے۔ شمالی حصّہ بنگال۔جنوبی ہند اور وُسط ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا

ہے۔اس کی لکڑی عمارت اور آلاتِ کاشتکاری بنانے میں استعمال کیجاتی ہے۔اس کا گوند بھی کیکر کے گوند کی مانند ہوتا ہے۔ اور یہ بہت کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے +

طریقِ کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ چونکہ اِس کی لکڑی عمارت کے لیئے بہت عمدہ شمار کیگئی ہے۔اِس لیئے اِس کی کاشت پر اُن ممالک میں جہاں یہ نایاب یا کمیاب ہے توجہ ہونی چاہیئے +

مرمتی

Acacia Eburnea

N.O.	... ...	Leguminosæ
S.O.	... ...	Mimoseæ
Tribe	... ...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرمتی	اکے۔شیا۔ ای۔ یرنیا۔

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور قریب قریب ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں پایا جاتا ہے۔ اسکی لکڑی سخت فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ تک وزنی اور دیر پا ہوتی ہے۔ اسے عمارت کے کام میں

لاتے ہیں۔ یا اُس سے آلاتِ کاشتکاری وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں ؎

طریقِ کاشت۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں ؎

عام کیفیت۔ علاقہ دکن کے جنگلوں میں یہ درخت بکثرت ہوتا ہے ؎

Acacia Dealbata
(The Silver Wattle)

N.O. ... ... Leguminosæ
S. O. ... ... Mimoseæ
Tribe ... ... Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	سل ورو ٹیل۔ اکے۔شیا۔ڈیل۔ بٹیا۔

بیان و استعمال۔ کہتے ہیں کہ اِس درخت کو ممالکِ غیر سے لا کر کوہ نیلگری پر لگایا گیا ہے۔ اِس میں بڑی صفت یہ ہے کہ یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ گیارہ برس میں اِس کی اُونچائی ۶۴ فٹ ناپی گئی ہے۔ آسٹریلیا میں اِس کی لکڑی عمارت کے کام میں بہت برتی جاتی ہے۔ اسکی چھال چمڑہ پکانے اور کمانے کے مصرف میں آتی ہے

طریق کاشت۔ اِس درخت کی جڑوں میں سے ٹونٹے بافراط پھُوٹتے ہیں۔ اُن سے اِس کی کاشت کو ترقی دے سکتے ہیں۔ کٹے ہوئے درختوں کی جڑیں بھی ہری ہو جاتی ہیں اور کچھ عرصہ بعد درخت کھڑے ہو جاتے ہیں مگر یہ تناور نہیں ہوتے۔ پس بیجوں یا ٹونٹوں سے

کاشت کرنا بہتر ہے ؛

عام کیفیت پہاڑوں میں اس درخت کی کاشت میں پوری کامیابی ہو سکتی ہے۔ میدانوں میں بھی تجربات کر سکتے ہیں ؛

Acacia Melanaxylon
(Australian Blackwood)

N.O. ... ... Leguminosæ
S.O. ... ... Mimoseæ
TRIBE ... .. Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	آسٹریلین بلیک وُڈ۔ اکیے۔شیا۔ میلے۔ ناکسی۔لن۔
+	

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ سنہ ۱۸۴۰ء میں ممالکِ غیر سے لا کر اسے کوہ نیلگری پر لگایا گیا تھا اور اب وہاں کی آب و ہوا اسے خوب موافق آگئی ہے۔ اسکے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سیاہ۔ سخت۔ پائدار اور خوبصورت ہوتی ہے۔ ۲۰ برس میں اس درخت کی اونچائی قریب ۹۰ فٹ کے ہو جاتی ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ کوہ نیلگری پر بوجہ دیگر عمدہ درخت موجود ہونے کے اس کی پوری قدر نہیں ہوتی۔ مگر ملک آسٹریلیا میں اس کی لکڑی۔ المائیاں

میز یں۔سواری کی گاڑیاں۔ریل گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری بنانے میں استعمال کیجاتی ہے۔اور اِسکی چھال چمڑہ کمانے اور پکانے کے کام آتی ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں بونے سے پہلے بیجوں کو ایک رات پانی میں بھگو کر رکھنا چاہیئے۔کٹے ہوئے درختوں کی جڑیں دو بارہ اچھی طرح سے ہری نہیں ہوتیں +

عام کیفیت کوہ کمایوں اور پنجاب کے بعض بعض پہاڑی علاقوں میں یہ درخت لگایا گیا ہے۔ اور اس تجربہ میں کامیابی ہوئی ہے +

ACACIA DECURRENS
(The Common or Blackwattle)
ACACIA PYCNANTHA
(Gold or Broad Leaf wattle)
ACACIA HOMALOPHYLLA
(Myallwood)

N.O.	...	...	Leguminosæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Acacieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	ا۔ یا۔ڈی کرنس۔کامن۔یا۔بلیک وٹیل۔
+	اکے۔شیا۔پائیک۔نینتھا۔یا گولڈن وٹیل۔
+	اکے۔شیا۔ہومے لو۔فائیلا۔

بیان و استعمال۔مندرجۂ بالا درختوں کی قسمیں کہتے ہیں کہ ممالکِ غیر

سے لاکر ہمارے پہاڑوں پر لگائی گئی ہیں۔ عام طور پر انہیں انگریزی میں "وے ٹل" کہتے ہیں اور ویٹل کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے چند ہندوستان میں بھی لگائی گئیں ہیں "کامن یا بلیک ویٹل" عام طور پر درمیانہ قد کا درخت ہوتا ہے۔ مگر مرطوب مقامات میں زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ سے ۸۴ فٹ تک ہوتا ہے اور اب یہ ہندوستان کے کئی حصّوں میں پایا جاتا ہے۔ "گولڈن ویٹل" کی چھال چمڑہ پکانے کے لئے نہایت ہی عمدہ ثابت ہوئی ہے۔ اور اسکا گوند بھی کئی کاموں میں برتا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۱ پونڈ ہوتا ہے۔ "مے یل وُڈ" کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر اس کی لکڑی بہت مضبوط اور سیاہ ہوتی ہے اور اس میں سے تازہ بنفشہ کے پھولوں جیسی خوشبو نکلتی ہے +

طریق کاشت ویٹل کے اقسام کے درخت یوں تو ہر قسم کی زمینوں میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر ایسی زمینوں میں جو بہت سخت نہ ہوں اور جس ریت کا خاصہ جزو ہو بہت اچھے ہوتے ہیں۔ یا نو توڑ زمینوں میں بہت آسانی سے نشوونما ہو جاتے ہیں۔ اِن درختوں کو بیجوں کے ذریعہ بونا چاہیئے۔ اور بیجوں کو بونے سے پہلے معتدل گرم پانی میں دو گھنٹہ تک بھگو دینا چاہیئے۔ اس طرح سے وہ ہفتہ عشرہ میں پھوٹ آتے ہیں +

عام کیفیت ۔ اِن درختوں کی کاشت کا ہر جگہ تجربہ کرنا خالی از منفعت ثابت نہیں ہو گا +

کچلو

Acer Laevigatum
(Mapel)

N.O. ... ... Sapindaceæ
TRIBE ... ... Acerineae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
(میپل) ایسر لے۔ وی گے۔ ٹم	کچلو سیلینڈی

بیان و استعمال ایسر کی یوں تو بہت سی قسمیں ہیں مگر خاص ہندوستان میں اِس کی چودہ ۱۴ اقسام پائی جاتی ہیں۔ لکڑی کو دیکھکر ان قسموں میں تمیز کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ البتہ پتّوں سے جُداگانہ اقسام کی شناخت ہو سکتی ہے۔ عام طور پر ایسر کی لکڑی چمکدار ہوتی ہے۔

کچلو کی لکڑی سفید چمکدار اور سخت ہوتی ہے۔ کوہ ہمالیہ میں جمنا سے جانبِ مشرق یہ درخت پانچ ہزار سے لیکر نو ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن بالعموم فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں اسکی لکڑی سے زیادہ تر تختے نکالے جاتے ہیں اور انہیں عمارت اور چائے کے صندوقچے وغیرہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں۔

طریق کاشت بیجوں کے ذریعہ پہاڑوں میں موسمِ برسات میں اسے لگا سکتے ہیں۔

عام کیفیت۔ یہ درخت دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اِس لئے اسکی کاشت کے میدانوں میں بھی جا بجا تجربات کرنے چاہئیں۔

مرک

Acer Oblongum

N.O. ... ... Sapindaceæ
Tribe ... ... Acerineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مرک - کرمومی	ایسر - اوب - لانگم

بیان و استعمال یہ درخت قدیمی میانہ ہوتا ہے اور اسکی لکڑی سخت اور رنگ میں سُرخی مائل بھُوسلی سی ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ درخت چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اسکی لکڑی بالعموم وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ اُترتی ہے۔ اِس لکڑی سے زیادہ تر آلاتِ کاشتکاری بنائے جاتے ہیں اور عمارت کے کام میں بھی آتی ہے۔

طریق کاشت برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت پنجاب میں وادیِ ستلج اور گڑھوال علاقہ کمایوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ پہاڑی لوگ اس کی لکڑی سے پانی پینے کے کٹورے بہت بناتے ہیں +

کل پتّر

Acer Pictum

N.O. ... .. Sapindaceæ
TRIBE ... ... Acerineae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ایسر پک ۔ ٹم۔	کل پتّر۔ کنجیلی

بیان و استعمال یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور اسکی لکڑی سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ وزن میں بالعموم فی کیوبک فٹ ۴۱ پونڈ اُترتی ہے۔ اِسکی لکڑی زیادہ تر عمارت آلاتِ کاشتکاری چار پائیوں کے پائے اور بھنگے بنانے کے کام آتی ہے۔ اِس کے پتے بطورِ چارہ مویشیوں کو کھلاتے ہیں +

طریق کاشت برسات میں اسے بیجوں یا قلموں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقۂ ہزارہ شملہ اور جونسری میں یہ درخت عام طور پر پایا جاتا ہے +

ہلدو

Adina Qardifolia

N.O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Naucleeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہلدو، ہردو۔ کرم۔ پسپو	اڈینا کارڈی فولیا۔

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال نرم۔ آدھ اینچہ موٹی۔ سفید۔ کھُردلی اور اندر کی لکڑی زرد اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔ مرطُوب مقامات میں یہ درخت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ کوہ ہمالیہ میں جمنا سے جانبِ شرق تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِسکی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک نکلا ہے۔ صاف کرنے سے یہ لکڑی خُوب چکنی ہو جاتی ہے۔ اور اسپر جلا بہت اچھی آتی ہے۔ آلاتِ کاشتکاری۔ عمارت۔ کاٹھ کی چیزیں۔ میزیں۔ الماریاں۔ چارپائیاں۔ صندُوق۔ بندُوق کے کُندے۔ کنگھیاں۔ اور ڈونگیاں وغیرہ بنانے میں اسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت اگر اِس لکڑی کو سال بھر باہر پڑا رہنے دیا جاوے۔ اور پھر اُس سے آرایشی چیزیں بنائی جاویں یا عمارت کے کام میں لگائی جاوے تو

بہت بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات یہ لکڑی کسی قدر خم کھا جاتی ہے اور اُس میں دراریں پڑ جاتی ہیں +

گُوم

Adina Sessilifolia

N.O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Naucleeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُوم	اڈینیا۔ سسّی۔ لی فولیا۔

بیان و استعمال اِس درخت کی لکڑی زردی مائل بھوسلی ہوتی ہے اور علاقۂ چٹاگانگ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ بالاوسط ۵۵ پونڈ ہوتا ہے۔ لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس لیئے عمارت کے کام میں استعمال کی جاتی ہے۔ جہاں زیادہ ہوتی ہے وہاں اسے جلاتے بھی ہیں +

طریق کاشت برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں

عام کیفیت علاقۂ چٹاگانگ (بنگال) میں یہ درخت دریاؤں کے کنارے بکثرت پایا جاتا ہے +

پامکر۔ بن کھور

Aesculus Indicus
(The Indian Horse Chestnut)

N.O. ... ... Sapindaceæ
TRIBE .... Sepindeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پامکر۔ بن کھور۔ گوگو	انڈین ہارس چس نٹ۔ ایسکیولس۔ انڈیکس

بیان و استعمال یہ درخت کوہ ہمالیہ میں نیپال کی جانب چار ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر دس ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ قد میں یہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور اُس کی لکڑی اندر سے ہلکی گلابی سی ہوتی ہے۔ بالعموم اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ اُترتا ہے۔ اسکی لکڑی کو پہاڑی لوگ عمارت کے کام میں لاتے ہیں اور کاٹھ کی کٹھوتیاں تھالیاں اور رکیبیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ اِس کے پھل اور پتے مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اس کے پھلوں کو پہاڑوں کے باشندے پانی میں کچھ دیر بھگو کر اور پھر کسی قدر خشک کر کے چکی میں پیس لیتے ہیں اور کسی دُوسرے اناج کے آٹے کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں اسے بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں +

عام کیفیت پنجاب کے اضلاع شملہ۔ کانگڑہ اور ہزارہ میں یہ خوب پیدا

ہوتا ہے۔

سرس

Albizzia Lebbek

N.O. ... ... Leguminoseæ
S.O. ... ... Mimoseæ
Tribe ... ... Ingeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ال بزیا لبک	سرس سرشا۔

بیان و استعمال سرس کا درخت قریب قریب ہر جگہہ پایا جاتا ہے بالخصوص سڑکوں کے نزدیک یہ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ پہاڑوں میں یہ پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بہت جلد بڑھ کر خاصہ سایہ دار درخت بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ کھیتوں یا کنوؤں وغیرہ کے قریب جہاں سایہ کی بہت جلد ضرورت ہوتی ہے۔ اسے لگا دیتے ہیں۔ اس کے جگر کی لکڑی سیاہ یا سیاہی مائل بھوسلی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے یہ خوب جلا دیتی ہے اور قریب قریب اُن تمام کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔ جن میں ریگر کی لکڑی کی جاتی ہے۔ اس کی چھال کھردلی اور مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے نیچے کی لکڑی نرم اور سفید ہوتی ہے۔ مگر سیاہی

مُراد جگر کی لکڑی) بہت مضبوط ہوتی ہے۔ وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ
سے ۵۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اگر اسے کاٹ کر کچھ عرصہ باہر پڑی رہنے
دیں تو مضبوطی میں یہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اہلِ میسور اسے ساگون
کے برابر سمجھتے ہیں۔ سرس کی جڑ۔ چھال اور بیج ادویات کے کام میں آتے
ہیں۔ اس کے پتے بطور چارہ مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ ہری پھلیاں
جب خشک ہو جاتی ہیں تو اُنہیں بھٹیوں میں کثرت سے جلاتے ہیں۔ اسکی
سفیدی (مُراد باہر کی لکڑی) بالعموم ہیزم کا کام دیتی ہے۔ سرس کے
پھولوں میں نہایت عُمدہ اور بھینی بھینی خوشبو ہوتی ہے۔ اور ان کے
پھولنے پر دُور دُور تک ہوا مُعطّر ہو جاتی ہے۔ موسمِ گرما میں سرس کے
پھولوں کا شربت بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کا گوند پانی میں کم
گھلتا ہے۔ صِرف بھگونے سے پھول جاتا ہے۔ صُوبۂ مدراس میں اِس کی
لکڑی سے کشتیاں زیادہ بنائی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے جہاں
چاہیں بو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ قلموں کے
ذریعہ یہ بہت آسانی سے لگ سکتا ہے۔ چنانچہ سرس کے بڑے بڑے
ڈنڈے کاٹ کر درختوں وغیرہ کی ٹیک کے لیئے لگائے جاتے ہیں
اور وہ بہت جلد پھوٹ نکلتے ہیں۔ جب درخت کی چھنگائی اعتدال سے زیادہ
کی جاتی ہے تو اسے کئی قسم کے عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور کئی
قسم کے مُوذی کیڑے مکوڑے اِس پر حملے کرتے ہیں +

عام کیفیت جہاں جلد سایہ کی ضرورت ہو وہاں اُسے لگا سکتے ہیں۔

باس

Albizzia Oderatissima

N.O.	...	...	Leguminoseæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
Tribe	...	...	Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سرس۔ باس	ال بزیا۔ اوڈے رے ٹی۔سیما۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور تمام اقسامِ سرس میں اِس کی لکڑی بلحاظِ مضبوطی و پائداری درجۂ اوّل کی شمار کی جاتی ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سیاہ ہوتی ہے اور اِس قدر سخت ہوتی ہے کہ تیز کلھاڑوں کا مُنہ پھیر دیتی ہے۔پہاڑوں میں یہ درخت تین ہزار فٹ کی بُلندی تک پایا جاتا ہے۔ لکڑی کا وزن ۴۲ پونڈ سے ۶۰ پونڈ تک فی مکعب فٹ نکلا ہے۔ یہ لکڑی قریب قریب اُن تمام مطالب کے لئے استعمال کی جاتی ہے جن میں کیکر کی کی جاتی ہے پلنگ کے پائے۔ آرایشی اسباب اور کولھو وغیرہ زیادہ بنائے جاتے ہیں۔ صاف کرنے سے اسپر خوب جلا آجاتی ہے۔ اسکے پتّوں کو مویشی خوب رغبت سے کھاتے ہیں اور اِسکا بھُوسلا سا گوند بھی کئی کاموں میں برتا جاتا ہے۔

طریق کاشت موسم برسات میں قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں یا بیجوں کے ذریعہ بو سکتے ہیں +

عام کیفیت کوہ دارجلنگ اور ممالکِ متوسط سے اسکی لکڑی کے نمونے منگواکر وزن کیئے گئے تو وہ اور مقامات کی لکڑی کی نسبت بہت زیادہ وزنی نکلے +

سفید سرس

Albizzia Procera.

N.O.	...	...	Leguminoseæ
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سفید سرس۔ دُون سرس۔ کردلو	ال بزیا پروسی را

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ اس کی چھال سبزی مائل سفید۔ بالکل سفید اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھوسلی۔ چمکدار اور مضبوط نکلتی ہے۔ اِس کا وزن ۲۶ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک فی مکعب فٹ نکلتا ہے۔ لکڑی بالعموم سیدھی ہوتی ہے۔ اور اِس سے بڑے بڑے سیدھے شہتیر نکلتے ہیں۔ زیادہ تر اس سے رَس نکالنے کے کولھو۔ موسل

پھٹے۔ چاء کے صندوق اور آلاتِ کاشتکاری طیار کئے جاتے ہیں۔ عمارت اور پلوں کے کام میں بھی آتی ہے۔ اور کبھی کبھی اِس سے کوئلہ بھی بنا لیا جاتا ہے۔ اِس سے بہت زیادہ مقدار میں گوند حاصل ہوتا ہے۔ اِسکے پھول خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اور پھلیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور یہ خشک ہو کر عنابی رنگ کی ہو جاتی ہیں ÷

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ بیجوں کے درخت تناور ہوتے ہیں ÷

عام کیفیت کوہ ہمالیہ میں یہ درخت زیادہ بلندی پر نہیں پایا جاتا۔ دامنِ کوہ میں خوب نشو و نما ہوتا ہے ÷

بجلی مار

Albizzia Lucida.

N.O.	... ...	Leguminoseæ
S. O.	... ...	Mimoseæ
TRIBE	... ...	Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بجلی مار۔ پتر یا سرس	ال بز یا لیوسی ڈا

بیان و استعمال یہ درخت بہت اونچا۔ خوبصورت اور سایہ دار ہوتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھوسلی اور بہت سخت ہوتی ہے۔ بالعموم اسکا

وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ ہوتا ہے اور یہ قریب قریب تمام اُن
کاموں میں آ سکتی ہے کہ جن میں سرس کی لکڑی برتی جاتی ہے۔ آسام
میں اس درخت سے لاکھ حاصل کی جاتی ہے +
طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو سرس کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے
عام کیفیت یہ درخت کوہ دار جلنگ کی ترائی میں زیادہ پیدا ہوتا ہے

گُلابی سرس

Albizzia Julibrissin.

(Pink Siris)

N.O.	...	...	Leguminosæ
S. O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گلُابی سرس۔لال سرس	ال بز یا۔ جُولی۔ بریزن۔

بیان و استعمال اِس قسم کے سرس کا قد چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر سایہ
دار ہوتا ہے۔ اِس کی چھال سیاہی مائل سفید اور جگر کی لکڑی سیاہ اور
چمکدار ہوتی ہے۔ نئے اور جوان درختوں کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سیاہ
ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے
جگھہ بہت جلد نشو و نما پاجاتا ہے۔ لکڑی کا وزن بالعموم ۴۳ پونڈ سے
لیکر ۵۲ پونڈ تک فی مکعب فٹ نکلتا ہے۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر

آرائشی اسباب اور میزیں الماریاں وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے۔ جب
یہ پھُولتا ہے تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اور بڑی بہار د
ہے۔ اِس کے پھولوں کو گُلِ ابریشم کہتے ہیں اِن میں سے بہت عُ
بھینی بھینی خوشبو آتی ہے +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے جہاں
چاہیں لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت ایک تجربہ کار صاحب کی رائے ہے کہ خشک علاقجات
میں یہ بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے +

کالا سرس

Albizzia Stipulata.

N.O.	...	...	Legúminoseæ.
S.O.	...	...	Mimoseæ
TRIBE	...	...	Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کالا سرس۔ شام سندر	ال۔ بزیا۔ سٹی پُولیٹا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور جلد
جلد بڑھتا ہے۔ اِس کی چھال شروع میں سفید ہوتی ہے۔ مگر جوں جوں
یہ پُرانا ہوتا جاتا ہے۔ سیاہ پڑتی جاتی ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھُو

چمکدار اور نرم ہوتی ہے۔ پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک
پایا جاتا ہے۔ بڑی خوبی اِس درخت میں یہ ہے کہ یہ پانچ چھ سالوں
میں ہی ایک بڑے ڈیل ڈول کا درخت ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا
وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک اُترا ہے۔ یہ زیادہ تر
آرایشی سامان۔ عمارت۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری طیار کرنے میں استعمال
کی جاتی ہے ٭

بنگال میں اِس سے چاء کے صندوق اور کوئلہ بناتے ہیں۔ اِس درخت
سے گوند بھی بہت نکلتا ہے اور یہ کئی کاموں میں برتا جاتا ہے۔ اسکے
پتے مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں ٭

طریق کاشت۔ طریقِ کاشت وہی ہے جو سرس کے بارے میں لکھا گیا ہے ٭

عام کیفیت اہلِ نیپال اِس درخت کے گوند کو کاغذ سازی کے مصرف میں لاتے ہیں ٭

سُلئی

Albizzia Amara.

N.O. ... ... Leguminoseæ
S O ... ... Mimoseæ
Tribe ... ... Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُلئی	ال بزیا۔ امے را۔

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے مگر اِس کا پھیلاؤ

زیادہ ہوتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھوسلی اور انتہا
کی سخت ہوتی ہے۔ زیادہ تر یہ درخت دکن میں پایا جاتا ہے۔ لکڑی
کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے
یہ بلا شُبہ مضبُوط۔نہایت سخت اور بڑی پائدار ہوتی ہے۔ بعض
میں یہ سال اور ساگون کی لکڑی سے بھی سبقت لیگئی ہے۔
وجہ ہے کہ اسے عمارت کے کام میں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اِ
خمدار شاخوں سے بعدِ درستی ہل کا کام لیتے ہیں۔ اِس کے پتّوں
سر دھوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس سے بال خُوب نکھرتے ہیں
چُونکہ یہ لکڑی افراط سے پیدا ہوتی ہے۔اِس لئے اسے جلاتے
ہیں۔ اِس کی آنچ بندھی ہوئی اور تیز ہوتی ہے +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ سے کاشت
کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبۂ مدراس میں یہ درخت کثرت سے پایا جاتا
چُونکہ عمارت کے لئے اِس کی لکڑی اوّل درجہ کی ثابت ہوئی
اِس لئے اِس کی کاشت کو ترقی دینا چاہئے +

ولایتی سرس

Albizzia Lophantha.

N.O. ... ... Leguminoseæ
S.O. ... ... Mimoseæ
Tribe ... ... Ingeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ولایتی سرس	ال بزیا لوپھینتا

بیان و استعمال ولایتی سرس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ممالکِ غیر کا درخت ہے۔ مگر اب ہندوستان کو اس نے اپنا وطن بنا لیا ہے۔ چنانچہ کوہ نیلگری پر یہ بافراط پیدا ہوتا ہے۔ رپورٹ محکمۂ جنگلات پنجاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پنجاب میں بھی یہ نہایت آسانی کے ساتھ اقامت گزیں ہو گیا ہے۔ جن مقامات پر پہلے کسی قسم کے درخت نہیں تھے وہاں اس نے دیکھتے دیکھتے ہی سرسبز جنگلات کھڑے کر دیئے۔ پنجاب کی پہاڑیوں کی پتھریلی اور ڈھلوان سطحوں پر یہ آسانی سے نشو و نما ہو جاتا ہے۔ اور اکثر مقامات میں پانچ چھ سال کے عرصہ میں اسکے درخت ۲۰ فٹ تک اونچے ہو گئے۔ اور بیج دینے لگے۔

بیرن وان مولر صاحب لکھتے ہیں کہ اس درخت پر بیج افراط سے آتے ہیں اور بونے کے بعد بہت جلد پھوٹ آتے ہیں۔ ان ویران

قطعات اور خُشک جنگلی علاقوں میں جہاں کسی قسم کی سوئیدگی نہیں
پائی جاتی اور جہاں سایہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے وہاں یہ درخت
بآسانی تمام لگ جاتا ہے اور پانچ چار سال کے اندر اِس کے سایہ
طرح طرح کی نباتات پیدا ہونے لگ جاتی ہے۔ اِس کی چھال چمڑہ کمانے
اور پکانے کے کام میں آتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ممالکِ متوسّط کے
چاندا میں مسٹر ٹامسن نے اسی قسم کا ایک اور درخت دیکھا تھا جسے
وہاں کے باشندے "سلاری" کہتے ہیں۔ یہ قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے
اور اِس کی شاخیں خُوب چاروں طرف پھیلتی ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت۔ خُشک اور ایسے علاقوں میں جہاں اور درخت کم پیدا ہوتے ہیں اِسے لگانے کی پُوری کوشش کرنی چاہیئے +

جنگلی اخروٹ

Aleurites Moluccana.
(Indian Walnut)

N.O. ... ... Euphorbiaceæ
TRIBE Acalypheæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جنگلی اخروٹ۔ بلگام اخروٹ	انڈین وال نٹ الیورائیٹس مولکانا

بیان و استعمال یہ درخت دیکھنے میں خُوبصورت ہوتا ہے۔ اور

ہیں کہ در اصل یہ ایک جزیرہ سے لاکر یہاں لگایا گیا تھا۔ اب صوبۂ مدراس کے کئی حصّوں میں اس کے جنگل کے جنگل کھڑے ہیں۔ یہ اخروٹ گو اصلی اخروٹ نہیں ہیں مگر اصلی اخروٹ سے اِس کا مغز ذائقہ میں بہت ملتا ہے۔ اِس کے مغز میں ۵۰ فیصدی تیل ہوتا ہے جسے نکال کر کھانے پکانے اور جلانے کے کام میں لاتے ہیں اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور اِس سے آرایشی سامان اور کھلونے اچھے بن سکتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت چونکہ اِس درخت سے تیل زیادہ مقدار میں حاصل ہو سکتا ہے اسلئے جن مقامات میں یہ پیدا نہیں ہوتا وہاں اسکی کاشت پر توجہ ہونی چاہئے +

ستنی

Alstonia Scholaris.

N.O. ... ... Apocyneæ
TRIBE ... ... Plumerieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ستنی	الس۔ ٹونیا۔ سکالرس۔

بیان و استعمال یہ درخت بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور اسکی چھال سیاہی مائل سفید ہوتی ہے۔ بنگال اور جنوبی ہند میں بکثرت پیدا ہوتا

ہے۔اور کوہ ہمالیہ میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اسکی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر الماریاں۔ میزیں۔ صندُوقچیاں۔ میان۔ کاٹھیاں اور چاء کے صندُوقچے وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے۔ اِس کی چھال ادویات کے صرف میں آتی ہے +

طریق کاشت۔ بیجوں اور قلموں کے ذریعہ موسمِ برسات میں اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت اِس درخت کی شاخوں پر پتّے بہت خُوبصُورت دکھائی دیتے ہیں اسلیئے زینت چمن کے لئے بھی یہ درخت عین موزُوں ہے +

سوہاگا

Amoora Rohituka.

N.O.	... ...	Meliaceæ
TRIBE	... ...	Trichilieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سوہاگا	اموُرا۔ روہی۔ ٹوکا۔

بیان و استعمال یہ درخت دیکھنے میں بہت خُوبصُورت معلُوم ہوتا ہے اِس کی چھال پتلی۔ سفید۔ اور اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل مگر بہت مضبوُط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر

۴۵ پونڈ تک نکلتا ہے۔ پہاڑوں میں بھی یہ چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ علاقہ چٹاگانگ میں اس سے چھوٹی چھوٹی کشتیاں بناتے ہیں اور بنگال میں اسکے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بآسانی بوسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت۔ علاوہ خوبصورت ہونے کے سدا سرسبز رہتا ہے +

لتمی وامیری

Amoora Cucullata.
,, Spectabilis

N.O. ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Trichilieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لتمی۔	امورا۔ کیوکل لیٹا۔
امے ری۔	امُورا۔ اسپک۔ ٹے۔ بی۔ لس۔

بیان و استعمال پہلے درخت کے جگر کی لکڑی سرخ۔ مضبوط۔ اور بہت پائدار ہوتی ہے اور صاف کرنے سے اُس پر خوب جلا آتی ہے۔ درخت بہت اُونچا نہیں ہوتا۔ اور اُس کی چھال پتلی اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ بنگال میں سمندر کے کنارے یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ لکڑی کا وزن بالعموم ۴۴ پونڈ فی مکعب فٹ نکلتا ہے۔ اور اُس سے زیادہ تر آلات

کاشتکاری طیار کرتے ہیں۔ عمارت کے کام میں بھی آتی ہے اور سُندر بن میں بوجہ افراط اسے جلاتے ہیں۔

دُوسرے درخت کی لکڑی بھی اندر سے سُرخ۔ مضبُوط اور چکنی نکلتی ہے آسام کے مرطُوب مقامات میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی کا وزن بالعمُوم فی مکعب فٹ ۴۸، ۵ پونڈ نکلتا ہے۔ اور اِس سے آرائشی سامان صندُوقچے اور کشتیاں وغیرہ بناتے ہیں÷

طریق کاشت دونوں درخت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ لگائے جا سکتے ہیں÷

عام کیفیت اِن درختوں کی اور بھی کئی اقسام ہندوستان میں پائی جاتی ہیں مگر یہ تین جن کا بیان ابھی کیا گیا ہے بہت مشہُور ہیں÷

بکلی - کالا دھوگڑا

Anogeissus Latifolia.
,, Pendula.
,, Acuminata.

N.O.	...	...	Combretaceæ
Tribe	...	...	Combreteæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بکلی - دھاورا - دھاؤ - کھروھاوا -	انو - جی - سس - لے ٹی - فولیا -
کالا دھوگڑا - چاوا -	انو - جی - سس - پن - ڈیولا -
	انو - جی - سس - اے - کیو - می - نے - ٹا -

+

بیان و استعمال درخت بکلی لنبا اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے - اسکی چھال سفید چکنی - اور اس کے جگر کی لکڑی چمکیلی اور انتہا درجہ کی سخت ہوتی ہے - کوہ ہمالیہ میں یہ درخت تین ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے - نیز وسط ہند اور جنوبی ہند میں بکثرت ہوتا ہے - اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۸۰ پونڈ تک نکلتا ہے - سختی اور مضبوطی کی وجہ سے اس لکڑی کی نہایت قدر کی جاتی ہے - بہتر ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس لکڑی کو خشک رکھا جاوے - پانی سے تر ہو کر یہ حیثیت میں کچھ کم ہو جاتی ہے اور اسکی پائداری میں

کچھ فرق آ جاتا ہے۔ بایںہمہ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اِس لکڑی سے جہاز اور کشتیاں وغیرہ کثرت سے طیار کی جاتی ہیں۔ نیز آرائیشی سامان اور آلاتِ کاشتکاری اِس سے بنائے جاتے ہیں۔ ریلوے میں اسکی لکڑی پٹڑی کے نیچے بچھانے کے لئے مُفید ثابت ہوئی ہے۔ جہاں یہ درخت افراط سے پیدا ہوتا ہے وہاں اس کی لکڑی کو جلاتے اور کوئلہ بھی بناتے ہیں۔ دونوں کاموں کے لئے یہ اعلےٰ درجہ کی پائی گئی ہے۔ اِس درخت کا گوند کپڑے چھاپنے کے مصرف میں زیادہ آتا ہے۔ اِس کے پتّوں سے چمڑہ پکاتے اور کماتے ہیں +

کالا دھوکڑا۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور اِس کی شاخیں نیچے کو جھکی ہوئیں نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ موسمِ سرما میں اسکے پتے تانبے کے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ وزن فی مکعب فٹ ۵۹ پونڈ تک نکلتا ہے۔ اِس سے آلاتِ کاشتکاری اور آرائیشی سامان اچھے بنتے ہیں۔ یہ درخت مالوہ راجپوتانہ اور ممالکِ مُتوسط میں زیادہ پایا جاتا ہے +

چکوا۔ یہ درخت قد میں بہت اُونچا جاتا ہے۔ اِس کی چھال سیاہی مائل سفید اور لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ ممالکِ مُتوسط۔ چٹاگانگ اور جنوبی ہند میں یہ افراط سے پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن بالعموم فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۵۷ پونڈ تک نکلتا ہے۔ اِس کے پتّے چمڑہ رنگنے

کے کام میں آتے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اگر اسکی لکڑی نمی سے محفوظ رہے تو خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ صوبۂ مدراس میں اسے تعمیر کے کام میں استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِن درختوں کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت اِن درختوں کو تزئینِ باغات کے لئے بھی لگا سکتے ہیں +

راؤ کیل

Abies Smithiana.

(Himalayan Spruce)

N.O.	... ...	Coniferæ
TRIBE	... ...	Abietineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
راؤ ۔ کیل ۔ کیلو	ہمالین سپروس ۔ ابایس سمتھیانا ۔

بیان و استعمال یورپ کی سپروس فر جسے اباٹس اکسلسا کہتے ہیں کوہ ہمالیہ کی اباٹس سمتھیانا سے بہت مُشابہ ہے۔ یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور کوہ ہمالیہ میں گیارہ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے ایک درخت جس کی عمر ۲۱۰ برس کی ثابت ہوئی قد و قامت میں ۱۴۲ فٹ بلند نکلا۔ اس کی لکڑی کا وزن بالاوسط ۳۰ پونڈ فی مکعب فٹ ہوتا ہے۔ اس سے پہاڑوں میں عمارت اور صندوقوں کے تختے نکال لیتے ہیں۔ اور

خانگی استعمال کے لئے کچھ موٹا کاٹھ کا سامان بنا لیتے ہیں۔ جلانے کے
یہ کام کی نہیں ہوتی کیونکہ یہ جلتے وقت بہت چٹختی ہے اور اُس کے
شرارے دُور دُور تک اُڑتے ہیں۔ نیز یہ بہت جلد جل کر بُجھ جاتی ہے
مگر اِس سے اَن بُجھے کوئلے بہت بنائے جاتے ہیں۔ اِسکی چھال سے
جھونپڑیوں کی چھتیں پاٹ لیتے ہیں۔ اور اکثر پانی کے ڈول بھی بنائے جاتے
ہیں۔ اِس کے پتے اور شاخیں بچالی اور کھاد کا کام دیتے ہیں۔ جس جگہ نمی
ہو اور سایہ اعتدال سے زیادہ نہو وہاں یہ درخت خُوب نشو و نما ہوتا ہے۔

طریق کاشت موسم برسات یا بہار میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت یہ درخت پہاڑوں میں خُوب پیدا ہوتا ہے۔ میدانوں میں
زینتِ چمن کے لئے اسے لگا سکتے ہیں۔

راو رگھا

Abies Webbiana.
(The Himalayan Silver fir)

N.O. ... ... Coniferæ
Tribe ... ... Abietineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
راؤ رگھا۔ رگھا۔	ہمالین سلور فر۔ اباٹس ویبانہ۔

بیان و استعمال یہ درخت قد و قامت میں بہت بڑا ہوتا ہے۔
نئے درختوں کی چھال چکنی اور چاندی کی مانند سفید ہوتی ہے۔ مگر پُرانے

درختوں کی چھال بھوسلے رنگ کی ہو جاتی ہے۔کوہ ہمالیہ میں تیرہ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت پایا جاتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن بالاوسط ۲۹ پونڈ فی مکعب فٹ اُترتا ہے۔ اور پہاڑوں میں زیادہ تر یہ چھتیں پاٹنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اگر کھُلی جگہ میں رہے تو دیر پا نہیں ہوتی ✣

طریق کاشت موسمِ برسات میں اسکی بیجوں یا قلموں کے ذریعہ کاشت کر سکتے ہیں ✣

عام کیفیت یہ درخت یورُپ کی سلور فر کے (جسے ابائیس پک ٹی نیٹا کہتے ہیں) بہت مُشابہ ہے ✣

بے لنجی

Acrocarpus Fraxinifolius.

N.O. ... ... Leguminoseæ
TRIBE ... ... Eucæsaepinieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بے لنجی۔	اک روکارپس۔ فریکزی نی فو۔ لی۔ اس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور موسمِ خزاں میں اِس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اِس کے جگر کی لکڑی ہلکے سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اور مضبوط لکڑیوں میں شمار کی جاتی ہے۔مشرقی کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن بالاوسط ۳۹ پونڈ فی مکعب فٹ اُترتا ہے۔کوہ دار جلنگ میں چاء کے سوداگر

اِس لکڑی سے چاء کے صندُوق بنواتے ہیں۔ صُوبۂ مدراس میں اِس سے عمارتی اور آرایشی سامان تیّار کرتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں اسے بیجوں یا قلموں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں۔ درختوں کے کاٹنے کے بعد جڑیں بہت جلد پُھوٹ آتی ہیں +

عام کیفیت یہ درخت نہایت خوش نما ہوتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں بلند قامت ہو جاتا ہے۔ اِس لئے تزئینِ باغات کے لئے عین موزُوں ہے +

گورکھ املی

Adansonia Digitata.

(Baobab Tree)

N.O. ... ... Malvaceæ
TRIBE ... ... Bombaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گورکھ املی۔ کلپ برکش	باؤ باب ٹری۔ اڈن سونیا۔ ڈیگی ٹیٹا۔

بیان و استعمال گُزشتہ صدیوں سے یہ بات نہایت وثُوق کے ساتھ بیان کی جاتی تھی اور بلا حُجّت تسلیم کی جاتی تھی کہ اِس درخت کے برابر تمام دُنیا میں کوئی درخت بڑا اور گھیر دار نہیں ہوتا ہے۔ مگر زمانۂ حال میں بعض سیّاحوں نے بہ ظاہر کیا ہے کہ علاقۂ کیلی فورنیا میں درخت

(ویلنگٹونیا جائی گنٹا) اور علاقۂ آسٹریلیا میں درخت (یوکلپٹی) درخت باؤ باب
سے بڑے ہوتے ہیں۔ مگر ابھی تک عام طور پر یہ بیان تسلیم نہیں کیا
جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ عالمانِ علمِ نباتات کی رائے یہ ہے کہ یہ دو درخت
اُونچائی میں باؤ باب سے کسی قدر زیادہ ہیں مگر گھیر میں ہرگز اُس سے
زیادہ نہیں ہیں۔ بہت سے نامی گرامی سیّاح جن کی تحریریں بطورِ سند تسلیم
کی جاتی ہیں اِس امر پر مُتّفق الرّائے ہیں کہ یہ درخت بہت بڑی عُمر کا
ہوتا ہے۔ چنانچہ تحقیق طور پر واضح ہوا ہے کہ ایک درخت علاقۂ سینگال
میں (۵۱۵۰) سال کی عُمر کا موجود ہے۔ اِس درخت کو مُلکِ فرانس کے
ایک مشہور و معروف سیّاح اور عالمِ علمِ نباتات مِچل اڈنسن نے علاقۂ
سینگال میں دریافت کیا تھا اور اِسکا نام اپنے نام پر اڈنسونیا رکھا
صاحبِ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ اِس درخت پر دو سیّاحوں کے نام
معہ سنہ و سال کھُدے ہوئے تھے۔ جن سے پایا جاتا تھا کہ ایک سیّاح
کا اِس درخت کے نیچے چودھویں صدی میں گزر ہوا تھا۔ اور ایک کا
پندرھویں صدی میں۔ غالباً وہ صِرف سیّاح ہی تھے۔ ورنہ ایم۔ اڈنسن سے
پہلے اِس درخت کا نام علمِ نباتات کی کتابوں میں مُندرج ہوتا۔ ایک
صاحب فرماتے ہیں کہ اِس درخت کو نُوح کے زمانہ کے سیلاب کا بھی تجربہ
حاصل ہے۔ ہمبولٹ نامی ایک مشہور سیّاح لکھتا ہے کہ کُرۂ زمین پر اِس
سے زیادہ بڑی عُمر کا اور کوئی درخت نہیں پایا جاتا۔ ہندوستان میں بھی
یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ کلکتہ کے رائل بوٹانک گارڈنز

(سرکاری باغ) میں کئی باؤ باب کے بڑے بڑے درخت موجود ہیں۔ سا
بھادوں میں اِن کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ تمام درخت خوب
پتّوں سے ہرا بھرا ہوتا ہے اور خوش نما پھُول کِھلے ہوئے ہوتے ہیں
جن سے اعتدال سے زیادہ پکے ہوئے سنگترے جیسی خوشبو بر آمد ہوتی
اِس کی لکڑی زیادہ مضبُوط نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر کیڑے مکو
اِس پر اپنا گھر کر کے اِس کے تنہ کو کئی جگہہ سے کھوکھلی کر دیتے ہیں
اِس کی چھال بہت نرم و نازک ہوتی ہے۔ جس سے ریشہ نکال کر ر
بنائے جاتے ہیں۔ علاقۂ سینگال میں باؤ باب کے ریشہ سے کپڑا بناتے
اور کہتے ہیں کہ اِس کا کپڑا بہت مضبُوط ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس
ریشہ سے پائدار اور خوبصورت چٹائیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ مشرقی سواحل
افریقہ پر وہاں کے باشندے اِس کے پتّوں کا سفوف بنا کر اپنے کھا
کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اِس کے استعمال سے پسینہ
کم آتا ہے اور تمازتِ آفتاب سے بہت کچھ امن رہتا ہے۔ گویا یہ سفوف
ٹھنڈائی کا کام دیتا ہے۔ اِس کے پھل چھوٹی لوکی کی مانند ہوتے ہیں
اور اُس کے بیج ادویات میں کام آتے ہیں۔ پکے ہوئے پھل کھائے
جاتے ہیں اور بیجوں کی دُور دُور تک تجارت ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ
مُتعدّی اقسام کے بُخاروں کے دفعیہ کے لئے یہ اکسیر کی تاثیر رکھتے ہیں
افریقہ کے بعض علاقوں میں اِس کے پھل اور اس کی چھال کی راکھ
کو تیل میں ملا کر بطورِ صابُون استعمال کرتے ہیں۔ صُوبۂ مدراس۔ بمبئی

ممالک مُتوسط میں یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے۔پنجاب میں گورگانوں کے علاقہ میں اِس کے چند درخت دیکھے گئے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بہ آسانی تمام بو سکتے ہیں +

عام کیفیت چونکہ یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور اِس کا سایہ بہت گھنا ہوتا ہے۔اِس لیئے لق و دق میدانوں میں اِس کی کاشت کے لگاتار تجربات ہونے چاہئیں +

رکت چندن

Adenanthera Pavonina.

N.O.	...	...	Leguminoseæ
S. O.	...	...	Mimoseæ
Tribe	...	...	Adenanthereæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رکت چنندن ۔ رنجن ۔	ایڈے نن تھیرا۔ پے وونی نا۔

بیان و استعمال یہ درخت صوبۂ مدراس اور بنگال میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اِس کی چھال سفید۔اور جگر کی لکڑی مضبوط اور سُرخ ہوتی ہے لکڑی کا وزن ۵۵ پونڈ فی مکعب فٹ تک اُترتا ہے۔یہ لکڑی زیادہ تر عمارتی چوبی سامان اور میزیں الماریاں وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے۔اسے

رگھسنے سے سُرخ رنگ بر آمد ہوتا ہے۔ اِس کے تُخم بطورِ زیور مالا بنا کر پہنے جاتے ہیں۔ سُنار اور صرّاف وغیرہ اِن سے چھوٹے باٹوں کا کام لیتے ہیں اور بیجوں سے تیل بھی نکلتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ آسانی سے اِس درخت کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت چونکہ اِس درخت کی ہر شے کار آمد اور تجارتی ہے۔ اِسلئے اِس کی کاشت کو ترقّی دینی چاہیئے +

بیل

Aegle Marmelos.

(The Bael Tree)

N.O. ... ... Rutaceæ

Tribe ... ... Aurantiea

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بیل بیلگری۔	ایگل مارمے لوز

بیان و استعمال بیل کا درخت ایک مشہور درخت ہے اور قریب قریب ہر جگہہ کم و بیش پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی گو مضبوط ہوتی ہے مگر اِسپر کیڑے مکوڑے زیادہ حملہ کرتے ہیں۔ تازہ لکڑی کو چیرنے سے بہت تیز خوشبو نکلتی ہے۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور اِس سے

مارت کے سامان۔ آلاتِ کاشتکاری اور بیلن مُوسل وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں
بیل کا پھل جسے بیلگری کہتے ہیں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اِس کے خول سے
نسوار دانیوں اور ادویات دکھنے کے ڈبوں کا کام لیا جاتا ہے۔ خُوب پکے
ہوئے بیل کا مغز نہایت سُرخ خوشبُو دار اور شیریں ہوتا ہے۔ اگر اسے
سوائے بے دُود کھا جاوے تو بہت صحیح ہے۔

ڈاکٹر اور دیسی اطباء اسے کثرت سے بطورِ ادویات استعمال کراتے ہیں۔
ور الکا مربہ بھی بہت اچھا بنتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت ہندوستان کے بہت سے جنگلوں میں یہ کثرت سے خود رو
پایا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نہایت افسوس کے ساتھ فرماتے ہیں کہ
بیلگری کی جیسی کہ چاہیئے ہندوستان میں قدر نہیں کیجاتی۔ کئی امراض میں
اکسیر کا حُکم رکھتی ہے۔ مگر اہلِ ہند خاص ترکیب کے ساتھ اِس کے مغز
کو تر و تازہ نہیں رکھتے۔ لہٰذا بوقتِ ضرُورت انگریزی دوا فروشوں کی دُکانوں
سے اسے نہایت گراں قیمت پر خریدنا پڑتا ہے۔ اہلِ یورُپ اسے آنچ پر
خشک کرکے بطورِ ادویہ دیگر ممالک کو بھیجتے ہیں۔ اِس طرح سے اسکے بہت
سے قیمتی اجزاء خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر اہلِ ہند اِس کی قدر و منزلت
کو پہچانیں تو فائدۂ کثیر حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس کے مغز میں شکر کا جُزء
بہت زیادہ ہوتا ہے +

شُوندل

Afzelia Bijuga.

N.O.	... ...	Leguminoseæ
S.O.	... ...	Cæslpinieæ
Tribe	... ...	Amherstieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شُوندل۔ہنیگا۔	افزیلیا۔ بای جُوگا۔

بیان و استعمال یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور سدا بسز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی مضبُوط۔ سخت اور سُرخی مائل بھُوسلی سی ہوتی ہے۔ اور بنگال کے سُندربن میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔نئے درختوں کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ سے ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور پُرانے درختوں کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۸ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک نکلتا ہے۔ در حقیقت یہ قیمتی لکڑی شمار کی جاتی ہے۔عمارت اور ٹیلوں کی تعمیر کے کام میں اسے زیادہ تر استعمال کرتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات یا بہار میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت اِس درخت کی چھال بہت پتلی اور سفید ہوتی ہے۔ اور اُتارنے سے باریک کاغذ کے ورقوں کی طرح اُترتی ہے +

مہاروکھ

Ailanthus Glandulosa
Do Do Excelsa

N.O. ... ... Simarubeæ
TRIBE ... ... Simarubeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مہاروکھ۔	ایلین تھس۔ گلینڈولوسا۔ ایلین تھس اکسلسا۔

بیان و استعمال اوّل الذکر درخت ایک بلند قامت درخت ہوتا ہے۔ اور شمالی ہند کے بعض بعض مقامات میں پایا جاتا ہے۔ یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ اور اُس کی جڑ میں سے بکثرت ٹونٹے پھُوٹتے ہیں جن سے اگر چاہیں تو جنگل کھڑے کر سکتے ہیں۔ مُلک فرانس میں اسے خشک بیابان اور پتھریلی پہاڑیوں کو سرسبز کرنے کے لیئے کام میں لاتے ہیں۔ خوبصورتی کے لحاظ سے کہیں کہیں اسے باغوں میں لگا دیا جاتا ہے۔ ایلن تھس۔ اکسلسا (یا مہاروکھ) بھی بہت اُونچا جاتا ہے۔ وسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ تک اُترتا ہے۔ اِس سے آرایشی سامان اور تلواروں وغیرہ کے دستے بنائے جاتے ہیں۔ اِس کی چھال خوشبو دار ہوتی ہے۔ اور ادویات میں استعمال کی جاتی ہے+

طریق کاشت اوّل الذکر درخت کو موسمِ برسات میں ٹونٹوں کے ذریعہ کاشت کر سکتے ہیں۔ نیز بیجوں اور قلموں کے ذریعہ بھی اِن دونوں کو

لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت اوّل الذکر درخت مُلکِ جاپان میں بکثرت ہوتا ہے +

اکولا

Alangium Lamarckii

N.O. ... ... Cornaceæ
Section ... ... With hermaphrodite flowers

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
الن گی ام ۔ لیمارکی ۔	اکولا ۔ ٹھیلا

بیان و استعمال اِس پست قد درخت کی جگر کی لکڑی سخت اور مضبوط ہوتی ہے ۔ اور اِس کا رنگ بھوسلا ہوتا ہے ۔ صوبۂ مدراس ۔ بنگال اودھ ۔ وسط ہند اور دریائے گنگ سے جانبِ شمال کوہ ہمالیہ کے دامن میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے ۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ کے قریب ہوتا ہے ۔ اِس سے زیادہ تر کولھو ۔ موسل ۔ آلاتِ کاشتکاری اور آرایشی سامان بنائے جاتے ہیں ۔ نیز یہ جلانے کے کام میں بھی آتی ہے ۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے ۔ اور چھال ادویات کے کام میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت دامنِ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت خود رو پایا جاتا ہے
کاٹنے کے بعد اِسکی جڑیں بہت جلد ہری ہو جاتی ہیں +

سرولی

Alnus Nitida

N.O. ... ... Betulaceæ
Genera ... ... Alnus

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سرولی۔ سوالی۔	ال نس ۔نای ٹی ڈا۔

بیان و استعمال یہ درخت کشیدہ قامت ہوتا ہے۔ اور کوہ ہمالیہ واقع پنجاب میں نو ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ بہت جلد بڑھتا ہے۔ لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید ہوتی ہے۔ اور اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ سے ۳۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر چارپائیاں۔ پلنگ وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے۔ آلاتِ کاشتکاری اور آرائشی سامان بھی اِس سے اچھے بن سکتے ہیں۔ اِس کی چھال رنگ دیتی ہے۔ اور اِس سے چمڑہ بھی پکایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات یا بہار میں بیجوں اور قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یورپ میں اسی قسم کے دو مشہور درخت ہوتے ہیں

جنہیں انگریزی زبان میں 'ایلڈرز' کہتے ہیں ٭

Alseodaphne Semecarpifolia

N.O. ... ... Lauraceæ

TRIBE ... ... Perseaceae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ال سی او ڈیفن۔سیمی۔کار۔پی۔فو	+

بیان و استعمال ہندوستان میں یہ درخت مغربی گھاٹ پر بہ
ہوتا ہے۔ اِس کا ٹھیک نام تحقیق نہیں ہوا۔ مغربی گھاٹ پر اِس در
کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اِس کی لکڑی کو کسی ق
کارکیڑا نہیں لگتا۔ اِس کا رنگ اندر سے زرد ہوتا ہے۔ اور زیادہ ت
اسے عمارت اور کشتیاں وغیرہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں ٭

طریقِ کاشت موسمِ برسات یا بہار میں بیجوں یا قلموں کے ذری
اسے لگا سکتے ہیں ٭

عام کیفیت اسی قسم کا ایک درخت علاقۂ آسام میں پیدا ہو
ہے جسے وہاں کے باشندے 'ڈکی پوما' کہتے ہیں ٭

نتاول

Antiaris toxicaria
(The Upas Tree)

N.O. ... ... Urticaceæ
Tribe ... ... Olmedieae

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
(دیُوپس ٹری) انٹی ایرس ٹاکزی کے ریا	نتاوُل۔ جسُوند۔

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔ بالعمُوم ڈھائی سو فٹ کی بلندی تک پہنچ جاتا ہے۔ اِس کے تنہ کا گھیر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ مغربی گھاٹ پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ قریب ۲۵ پونڈ کے اُترتا ہے۔ آرایشی سامان اِس سے بہت اچھا طیّار ہو سکتا ہے۔ اِس کی چھال کے نیچے کے حصّہ سے نہایت مضبُوط ریشہ بر آمد ہوتا ہے۔ جس سے پائدار اور مضبُوط رسّے بٹے جاتے ہیں۔ نیز اِس کی موٹی موٹی شاخوں کی چھال سالم اُتار لی جاتی ہے۔ اور اُس سے چاولوں کی بوریوں کا کام لیتے ہیں۔ نیز اِس درخت سے ایک قسم کی زہریلی رال نکلتی ہے جس سے تیروں کی انی زہر آلُود کی جاتی ہے ۔

طریقِ کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں اور قلموں کے ذریعہ

اسے لگا سکتے ہیں ٭

عام کیفیت یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور بہت جلد بڑھ جاتا ہے ٭

کاجُو

Anacardium Occidantale
(The Cashew Nut Tree)

N.O. ... ... Anacardiaceæ
Tribe ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاجُو۔ کاجو پھل۔ ہجلی۔	(کیشونٹ ٹری) انا کارڈی ام۔ آکسی ڈن ٹیل۔

بیان و استعمال کاجُو کا درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال بہت کھُردلی ہوتی ہے۔ اور اندر سے لکڑی سُرخ نکلتی ہے۔ اور اُس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۰ سے لیکر ۳۹ پونڈ تک فی مکعب فٹ اُترتا ہے اِس سے مال بھرنے کے صندُوق۔ آرایشی سامان۔ کشتیاں اور کوئلہ زیادہ بنایا جاتا ہے اِس کی گری کو بھُون کر کھاتے ہیں۔ نیز اِس سے بادام روغن کی مانند زرد رنگ کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ پھل کے بیرونی چھلکے سے سیاہ تیل اور ایک قسم کا تیزاب بھی بر آمد ہوتا ہے۔ یہ سیاہ تیل بہت تیز ہوتا ہے۔ چنانچہ اِس کے لگتے ہی چھالے نکل آتے ہیں۔ یہ ادویات میں کام آتا

ہے۔ نیز خاص ترکیب سے کاٹھ کے کام اور مجلد کتابوں پر دیمک اور کیڑوں وغیرہ کے دفعیہ کی غرض سے لگایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات یا بہار میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ یہ درخت صوبۂ مدراس۔ علاقۂ چٹاگانگ اور تناسرم وغیرہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

کدم

Anthocephalus Cadamba

N.O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Nauclceae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کدم۔ کرم۔	ان تھوسی فے لس۔ کدمبا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اسکی چھال سفید اور اندر کی لکڑی زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ شمالی ہند میں اسے تزئین باغ کے لئے لگاتے ہیں۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک اُترتا ہے۔ بعض مقامات میں اس کی لکڑی عمارت کے کام میں لائی جاتی ہے۔ ورنہ بالعموم کوہ دار جلنگ اور آسام میں اس سے چاء کے صندوق بنائے جاتے ہیں۔ نیز اس سے کئی طرح کا آرایشی سامان بھی طیار کیا جاتا ہے۔ اُس کے پھول خوبصورت

ہوتے ہیں۔ اور اسکے پھل جب خوب پک جاتے ہیں تو کھائے جاتے ہیں +
طریق کاشت موسم برسات یا بہار میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +
عام کیفیت شمالی اور مشرقی بنگال میں اسکے جنگل کھڑے ہیں +

جمب

Antidesma Ghæsembilla
N.O. ... ... Enpborbiaceæ
Tribe ... ... Phyllantheae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جمب	ان ٹی ڈیسما۔ گھے سم بی لا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اِس کی چھال زردی مائل بُھوسلی سی ہوتی ہے۔ اور اس کے جگر کی لکڑی سیاہ اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس سے آلاتِ کاشتکاری اور کئی طرح کے آرایشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ لکڑی کا وزن بالعمُوم فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ اُترتا ہے۔ بنگال میں اِس کے پتے کھائے جاتے ہیں +
طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +
عام کیفیت۔ اودھ۔ بنگال۔ ممالکِ مُتوسّط اور صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بہت پایا جاتا ہے +

یگور

Aquilaria Agallocha
(Lign Alœs or Eaglewood)

N.O. ... ... Thymeiaceæ
TRIBE ... ... Aquilarineae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
یگور۔ سیسی۔	ایگل وُڈ۔ اکیولے ریا اگل لوچہا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور سدا ہرا بھرا رہتا ہے۔ اِس کی تازہ لکڑی کو کاٹنے سے بہت عُمدہ خوشبُو نکلتی ہے۔ پُرانے درختوں کے عین بیچ سے بہت سیاہ اور مضبوط لکڑی نکلتی ہے جسے انگریزی میں ای گل وُڈ کہتے ہیں اور یہ بیش قیمت تجارت کی شے ہے۔ علاقۂ سلہٹ کی مشرقی اور جنُوب مشرقی پہاڑیوں میں یہ درخت بہت پایا جاتا ہے۔ یہیں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ممالک غیر کو گیا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۰ سے لیکر ۲۵ پونڈ تک نکلتا ہے۔ یہ لکڑی اِنتہا درجہ کی خوشبو دار ہوتی ہے۔ اور اِس سے کئی طرح کی آرایشی اور نہایت قیمتی چیزیں طیّار کی جاتی ہیں۔ آگ میں جلانے سے یہ ایسی دل فزا خوشبو دیتی ہے کہ تعریف نہیں کی جاسکتی+

طریق کاشت موسمِ برسات یا بہار میں قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں ۔
عام کیفیت افسرانِ جنگل اِس کی خوشبُودار سیاہ لکڑی نکالنے کے لئے یہ ترکیب عمل میں لاتے ہیں کہ پہلے درخت کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔ تیسرے سال جبکہ اُوپر کی سفیدی گل جاتی ہے تو درخت کے تین ٹکڑے کرکے سیاہ لکڑی نکال لیتے ہیں ✤

سُپاری

Areca Catechu
Do Do Var Alba
(or white Arecanut)

(Areca Nut, Betel palm Betelnut palm)

N. O. ... ... Palmæ
Tribe ... ... Arecineae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُپاری - سُپاری کا درخت	(اریکا کیٹیچو) اریکا نٹ - بی ٹل - پام - بی ٹل - نٹ - پام ✤

✤

بیان و استعمال اِس درخت کی ہندوستان میں آٹھ اقسام پائی جاتی ہیں مگر سب میں افضل وہ قسم شمار کی جاتی ہے جس سے سُپاری اُترتی ہے۔ سُپاری کے درخت بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن میں بھُوسلے رنگ کی سُپاریاں لگتی ہیں دُوسرے وہ جن میں سفید رنگ کی سُپاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سفید رنگ کی سُپاریاں

بھوسلے رنگ کی سپاریوں سے جسامت میں قریب دو چند کے ہوتی
ہیں۔ یہ دونوں اقسام سطح سمندر سے دو ہزار فٹ کی بلندی تک
پیدا ہو سکتی ہیں۔ سپاری کا درخت بہت اونچا ہوتا ہے۔اور سیدھا
جاتا ہے۔ اکثر درخت سو سو فٹ اونچے ہوتے ہیں۔ اس کی چھال
سخت ہوتی ہے۔لکڑی کا وزن ۵۷ پونڈ فی مکعب فٹ تک اترتا
ہے۔ یہ کچی عمارتوں کے ہلکے کام میں آسکتی ہے۔نیز اس سے
کمانیں نیزوں کے دستے اور چوبی میخیں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں۔
پتوں کے غلاف چیزیں لپیٹنے اور بطور کاغذ لکھنے کے لئے استعمال
کئے جاتے ہیں۔بیجوں کو خراد کر گلے کی مالائیں اور دستی چھڑیوں
کے اوپر کے سرے بنائے جاتے ہیں۔سپاریاں تمام ہندوستان میں
پان کے ساتھ کھائی جاتی ہیں اور کسی قدر ادویات کے کام میں بھی
آتی ہیں۔ سپاری کے درختوں کے جھنڈ بہت خوش نما دکھائی دیتے ہیں
اور ان کے شگوفوں سے نہایت بھینی بھینی خوشبو نکلتی ہے۔ یہ درخت
درحقیقت بہت دیر میں بڑھتا ہے۔ مگر بنگال اور دکن کے گاؤں
کے باشندے اپنے گھروں کے ارد گرد سپاری کے درخت لگا
دیتے ہیں۔ یہ علاوہ خوش نما ہونے کے ہر سال انہیں ایک رقم
دلوا دیتے ہیں۔ ہندوستان میں علاقۂ میسور کی سپاری اعلے درجہ کی
شمار کی جاتی ہے۔ چنانچہ بنگلور سپاری کی بڑی منڈی ہے۔میسور کے
پہاڑی علاقوں میں جہاں کی آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے سپاری کی

زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔پہاڑیوں کے ڈھلوان سطحوں کو ہموار کرکے سُپاری کے درخت لگا دیئے جاتے ہیں۔چشمۂ رواں اُنھیں سیراب کرتے رہتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں یا پنیری کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں۔جب درخت کسی قدر بڑے ہو جاویں تو ہر سال تھانولے کھود کر انھیں بوسیدہ گوبر اور راکھ کی کھاد دینی چاہئے۔ نیچے کے زرد اور خُشک پتّے ہر سال کاٹ دینے چاہئیں۔اور تنہ پر جب چھوٹے چھوٹے ٹونٹے پھُوٹیں تو اُنھیں کاٹ کر پھینک دینا چاہئے + **عام کیفیت** چکنی سُپاری جسے چکنی ڈلی بھی کہتے ہیں سُپاریوں کو خاص ترکیب سے اُبال کر بناتے ہیں اِسکی قسم علیحدہ نہیں ہے +

ساگو۔کھجور

Arenga Saccharifera

N.O. ... ... Palmæ

Tribe .. ... Areceneae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ساگو۔کھجور	ارنگا سکّاری۔فے را۔

بیان و استعمال یہ درخت اقسامِ کھجُور میں سے ایک ہے۔ ہندوستان کے اکثر مقامات میں اِس کی کاشت کی جاتی ہے۔اِس درخت کے تنہ کے عین بیچ میں سے ساگو کی بڑی مقدار بر آمد ہوتی ہے۔اور پھُولوں کے ڈنٹھل کاٹنے سے ایک طرح کا شربت نکلتا

ہے۔جس سے شکر تیّار کی جاتی ہے۔ اِس کے ریشوں سے جو گھوڑے کے بالوں کی مانند ہوتے ہیں رسّے وغیرہ بٹے جاتے ہیں۔ اسکے خُشک تنے کھیتوں کیاریوں میں پانی دینے کے لئے نالیوں کا کام دیتے ہیں۔ اگر زمین میں انہیں گاڑ دیا جاوے تو مدّتِ دراز تک اچّھی حالت میں رہتے ہیں۔ اور پانی کی لاگ اِن پر اثر نہیں کرتی۔ گویا یہ خُشک تنے خاصے لوہے کی نالیوں کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت، موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت راکس برگ صاحب جو عالمِ علمِ نباتات گُزرے ہیں اِس درخت کے فوائد سے ایسے خوش ہوئے تھے کہ اُنہوں نے عام طور پر اِس کی کاشت کے لئے بڑے زور سے سفارش کی تھی۔ بنگال اور دکن میں یہ درخت زیادہ ہوتا ہے +

کٹھل

Artocarpus Integrifolia
(The Jack Tree)

N.O. ... ... Urticaceæ

TRIBE ... ... Artocarpeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کٹھل کا درخت	(جیک ٹری) آرٹوکارپس۔ اِن ٹگ ری فولیا

بیان و استعمال یہ درخت پنجاب خاص کے سوائے جہاں اِس کی

کاشت پر توجہ نہیں کی جاتی۔ ہندوستان کے قریب قریب تمام
حصّوں میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ
بنگال اور دکن میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مغربی گھاٹ کے پہاڑی
جنگلوں میں یہ خود رو پیدا ہوتا ہے۔ اور اِن پہاڑوں میں سطح
سمندر سے چار ہزار فٹ کی بُلندی تک پایا جاتا ہے۔ درخت خاصہ
بڑا ہوتا ہے۔ اسکی چھال موٹی اور سیاہی مائل سفید ہوتی ہے۔
اسکے جگر کی لکڑی کا رنگ زرد یا زردی مائل بھُوسلا سا ہوتا ہے۔
جب لکڑی کو کاٹ کر باہر ڈالا جاوے تو یہ سیاہی پکڑتی جاتی ہے
لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اور صاف کرنے سے نہایت چکنی
نکل آتی ہے جس پر بہت عُمدہ روغن ہو سکتا ہے۔ اِس کا وزن
فی کمعب فٹ ۳۰ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے
زیادہ تر آرائشی سامان بنائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ممالکِ یورُپ میں
اِس لکڑی کی بہت مانگ رہتی ہے۔ وہاں اسے عمارت کے کام میں
لانے کے علاوہ ہر قسم کا چوبی اسباب اور بُرشوں کی تختیاں بنائی
جاتی ہیں۔ لکڑی سے ایک قسم کا زرد رنگ نکلتا ہے۔ جس سے کپڑے
رنگے جاتے ہیں۔ اِس کا پھل جسے کٹھل کہتے ہیں ایک مشہور چیز ہے
بعض بعض کٹھل وزن میں من سوا من تک اُترتے ہیں۔ کچّے کٹھل
کی ترکاری بنائی جاتی ہے۔ اچار پڑتا ہے اور پک کر یہ اِس قدر
شیریں ہو جاتا ہے کہ تھوڑا سا بھی مشکل سے کھایا جاتا ہے۔ اسکے

بیج نہایت خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ اِن کی ترکاری بھی بناتے ہیں
اور بھون کر بھی کھاتے ہیں۔ اِس کے پتے مویشیوں کے لئے عُمدہ
چارہ شمار کئے جاتے ہیں۔ نئے درختوں میں پھل شاخوں میں لگتے
ہیں۔ پُرانے درختوں میں تنوں پر اور بہت پُرانے درختوں میں جڑ کے قریب ؛
طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے
ہیں یا پود لگا سکتے ہیں ؛

عام کیفیت بیج اور پودوں کے سوداگروں کی فہرستوں میں کٹھل
کی دو تین قسمیں نظر آتی ہیں مگر اِن میں کچھ بہت زیادہ فرق نہیں
معلوم ہوتا۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ کٹھل کے ایک پُورے درخت
کی لکڑی کے یورُپ میں قریب اسّی روپئے کے دام اُٹھتے ہیں۔
اور روز بروز اِس کی مانگ بڑھتی جاتی ہے۔ اِس کے سایہ تلے قہوہ
کوکوا۔ اور الائچیوں کی زیادہ تر کاشت کی جاتی ہے۔ کیونکہ اِسکا سایہ
اِن پودوں کے حق میں نہایت مُفید ثابت ہوا ہے۔ کٹھل کے پتے
جھڑ کر کھاد بن جاتے ہیں۔ اور زمین کو خُوب طاقتور بنا دیتے ہیں ؛

بڑھل

Artocarpus Lakoocha

N.O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Artocarpeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بڑھل	آرٹو کارپس۔ لکوچا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے اور ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ۔ مغربی گھاٹ۔ مشرقی بنگال اور کمایوں کی ترائی میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی زرد اور سخت ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۰ پونڈ سے لیکر ۴ پونڈ تک اُترتا ہے۔ صاف کرنے سے یہ بہت چکنی ہو جاتی ہے۔ اور اُس پر روغن نہایت عمدہ ہو سکتا ہے۔ اِس سے ہر قسم کا چوبی اسباب۔ کشتیاں اور ڈونگیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ اِس کے پھولوں کا آچار پڑتا ہے اور پھل کھائے جاتے ہیں ✣

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے بآسانی لگا سکتے ہیں ✣

عام کیفیت چونکہ یہ درخت جلد بڑھ جاتا ہے اِس لئے اُفتادہ زمینوں میں اکثر اسے لگا دیتے ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ علاقہ

آسام میں اِس درخت کی چھال چبائی جاتی ہے۔ غالباً مُنہ اور دانت صاف کرنے کے لئے یا کسی خاص مرض کے دفعیہ کے لئے +

چپلش

Artocarpus Chaplasha
N.O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Artocarpeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چپلش	آرٹو کارپس۔چپ لے شا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اندر کی لکڑی زرد بھوسلی سی نہایت مضبُوط اور پائدار ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ قریب ۳۰ پونڈ کے ہوتا ہے۔ جُوں جُوں لکڑی پُرانی ہوتی جاتی ہے ویسے ہی سخت اور وزنی ہوتی جاتی ہے۔ اسے چوبی اسباب۔ چاء کے صندُوق۔ تختے اور کشتیاں وغیرہ بنانے میں زیادہ استعمال کرتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار کے شرُوع یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت بہت زُود رو ہے تھوڑے ہی دنوں میں بُلند قامت ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اِسکا دُودھ جم کر ربڑ بن جاتا ہے +

اینی
و
ڈیہل

Artocarpus Hirsuta
Do Do Nobilcs
(Wild Bread fruit)

N.O. ... ... Urticaceæ
Tribe ... ... Artocarpeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اینی۔	آرٹو۔ کارپس۔ ہرسیُوٹا۔
	آرٹو۔کارپس۔ نوبی لس۔

بیان و استعمال درخت اینی بڑا بہت بڑا ہوتا ہے اور بارہؔ مہینے برابر سرسبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بہت سخت مضبُوط۔ پائدار اور زردی مائل بھُوسلی سی ہوتی ہے۔ مغربی گھاٹ کے مُدامی سرسبز اور پہاڑی جنگلوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت پایا جاتا ہے۔ علاقۂ مغربی گھاٹ میں اِس کی لکڑی عمارت۔ اسبابِ چوبی اور جہاز بنانے کے کام میں آتی ہے۔ درختِ ڈیہل بھی بُلند قامت ہوتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی چمکدار اور مضبُوط

ہوتی ہے۔ لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک
ہوتا ہے۔ اسے زیادہ تر عمارت اسبابِ چوبی اور کشتیاں وغیرہ بنانے
کے کام میں لاتے ہیں۔ اِس کے بیج اور پھل کئی طرح سے کھائے
جاتے ہیں۔ پکے ہوئے پھل کا ذائقہ پختہ کٹھل کے ذائقہ کے مانند
ہوتا ہے۔ پھل قریب ۸ انچہ کے لمبا ہوتا ہے +

زرعی کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت ڈیل کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے۔ جسکو لیمپوں میں
جلاتے ہیں اور ادویات میں استعمال کرتے ہیں +

روٹی پھل

Artocarpus Incisa
(Wild Bread Fruit)

N.O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Artocarpeae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
روٹی پھل۔	(برڈ فروٹ) آرٹو کارپس۔ اِن سی سا۔

بیان و استعمال یہ درخت درحقیقت بہت فیض رساں ہے۔
سب سے زیادہ اِس کے پھل کی قدر کی جاتی ہے جسکا اصل ہندوستانی
نام تحقیق معلوم نہیں ہوا۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ انگریزی میں
اسے برڈ فروٹ اِس لئے کہتے ہیں۔ کہ اِس کے پختہ پھل کا ذائقہ
بھنے تازہ خمیری روٹی (نان پاؤ) کی مانند ہوتا ہے۔ ایک اور صاحب

اِس پھل کی نہایت تعریف کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ کسی پھل میں یہ وصف نہیں ہے۔ کہ جو اِس میں پایا جاتا ہے۔ خواہ اسے شکر کے ساتھ کھاؤ۔ خواہ دُودھ اور شکر سے۔ خواہ مُصفّا شکر کے قوام کے ساتھ۔ خواہ مکھن کے ساتھ۔ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ اور کبھی اِس سے طبیعت نہیں بھرتی خواہ روز مرّہ کھائے جاؤ۔ یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ مگر اِس کے پتے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ صُوبۂ مدراس میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور خوُب پھل دیتا ہے۔ مگر بنگال کی سردی برداشت نہیں کر سکتا۔ اِس لئے پوُرے طور پر نشو و نما نہیں ہوتا۔ پھل پک کر خرُ بزے کے برابر ہو جاتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت جزائر بحرالکاہل میں یہ پھل لوگوں کی خوراک کا جُزوِ اعظم ہے۔ جزائرِ غرب الهند میں گورنمنٹ نے ۱۷۹۳ء میں اِس درخت کی کاشت کی جانب خاص توجّہ فرمائی تھی۔ تاکہ لوگ اِس سے مُستفید ہوں۔ اسے کئی طرح سے کھاتے ہیں۔ زیادہ تر یہ کیا جاتا ہے کہ اسے تازہ لیکر گرم بھُوبل میں داب دیتے ہیں۔ بعد ازاں اِس کا گوُدا نکال کر شکر وغیرہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اِس حالت میں کہتے ہیں کہ اِس کا ذائقہ بجنسہ ایسا ہوتا ہے جیسے کہ دُودھ اور شکّر میں اُبلے ہوئے آلوؤں کا ہوتا ہے۔ یہ غذا نہایت مُقوّی اور صحت بخش ثابت

ہوئی ہے۔ بہتر ہو کہ جا بجا اِسکی کاشت کے تجربات کیئے جاویں +

اروی نیم

Atalantia Monophylla

N.O. ... ... Rutaceæ
TRIBE ... ... Aurantieae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اروی نیم۔	اٹے لن شیا۔ مونو فائیلا۔

بیان و استعمال یہ درخت مشرقی بنگال اور جنوبی ہند میں بہت پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے زرد۔ بہت مضبوط اور چکنی ہوتی ہے۔اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۶۵ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے اسبابِ چوبی سامانِ آرایشی اور صندوق وغیرہ طیّار کیئے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ بہار کے شروع یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت ایک صاحب کی رائے ہے کہ مشہور لکڑی "باکس وُڈ" کی بجائے اسے استعمال کر سکتے ہیں۔گویا یہ اُسکی قائمقام ہے +

Atalantia Missionis

N.O. ... ... Rutaceæ
Tribe ... ... Aurantieae

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	اٹے لن شیا- مس سی اونس-

بیان و استعمال یہ درخت صُوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے-اِس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل زرد اور خاصی مضبُوط اور چکنی ہوتی ہے- اِس کا وزن بالعمُوم ۴۸ پونڈ فی کمعب فٹ ہوتا ہے-اِس سے میزیں کرسیاں- الماریاں اور ہر قسم کا چوبی اسباب و آرایشی سامان طیّار کیا جاتا ہے

طریقِ کاشت موسمِ بہار کے شرُوع یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت بعض اوقات اسکی لکڑی پر جالدار دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ نہایت خوبصُورت معلوم ہوتی ہیں +

کمرخ
بِلمبی

Averroha Carambola
Do Bilimbi

M.O. ... ... Geraniaceæ
TRIBE ... ... Averroha

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کمرخ۔ کمرنگا۔ کمرنگ۔	اور روہا۔ کیرے رمبولا۔ اور روہا۔ بلمبی۔

بیان بلمبی و استعمال کمرخ کا درخت ہندوستان کے قریب قریب ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ قریب چالیس۴۰ پونڈ کے ہوتا ہے۔ علاقۂ سُندربن (واقع بنگال) میں اسے عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ اور اِس سے کئی طرح کے چوبی اسباب اور آرائشی سامان طیار کیئے جاتے ہیں۔ اِس درخت کی محض اِس کے پھل کے لئے کاشت کی جاتی ہے۔ یہ درخت جلد جلد بڑھنے والوں میں نہیں ہے۔ اِس لئے دیر میں اِس پر پھل آتا ہے جسے کمرخ کہتے ہیں۔ کمرخ کے چار گوشے ہوتے ہیں اور دیکھنے میں یہ نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔ خام حالت میں اِس کا رنگ بہت سبز ہوتا ہے۔ جُوں جُوں

یہ پکتی جاتی ہے اس کا رنگ زردی مائل ہوتا جاتا ہے۔پک جانے پر بھی اِس میں کھٹاس باقی رہ جاتی ہے۔اِس لیئے اسے کئی طرح سے خوش ذائقہ بنا کر کھاتے ہیں۔نیز اِس کا آچار اور مُربّہ زیادہ ڈالا جاتا ہے۔ بلمبی کا آچار اور مُربّہ زیادہ پڑتا ہے۔ اور یہ نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کے اکثر مقامات میں یہ درخت خود رو ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی عمارت اور آلاتِ کاشتکاری کے کام میں آتی ہے۔ اور جہاں افراط سے ہوتی ہے وہاں اسے جلاتے بھی ہیں +

طریقِ کاشت دونوں درخت موسمِ بہار کے شروع یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت بلمبی کے پھل کا تُرش عرق سَن کے کپڑوں سے لوہے کے داغ دُور کر دیتا ہے +

ہنگول

Balanites Roxbirghii

N. O. ... ... Simarubeæ
Tribe ... ... Picramnieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہنگول	بے لے نائٹس راکس برگی

بیان و استعمال۔ یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہندوستان کے خشک علاقوں میں زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ ہوتا ہے۔ یا تو یہ جلانے کے کام میں آتی ہے۔ یا اس سے نہایت خوبصورت ہواخوری کی چھڑیاں طیار کی جاتی ہیں۔ عمارت اور آلاتِ کاشتکاری بھی اس سے طیار کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ اس درخت کی چھال بیج اور پتے دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے پھل کے خول میں بارود بھر کر آتشبازی کی چیزیں بنائی جاتی ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں +

عام کیفیت اخمیر کے قریب اور ممالکِ متوسط کے ذخیرہ ابہری میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

سمندر پھول

Barringtonia Acutangula

N. O. ... ... Myrtaceæ
Tribe ... ... Lecythideæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سمندر پھول۔ پنباڑی	بے رنگ ٹونیا۔ اکیوٹنگیولا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط اور چمک دار ہوتی ہے۔ اسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ فٹ ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر کشتیاں کنوؤں کے نیم چک۔ گاڑیاں۔ موسل اور میزیں کرسیاں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ پکانے اور پتّے اور پھل دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ بڈوم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر اِس لکڑی کو مٹّی میں کچھ عرصہ دبا رکھیں تو یہ سیاہ ہو جاتی ہے۔ اسی درخت کا ہم جنس ایک اور درخت ہوتا ہے جس کا لاطینی نام Barringtonia Racimosa ہے۔ دیسی زبان میں اسے سمُدّر کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے گاڑیاں وغیرہ بھی بنائی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ممالکِ متوسط کے ذخیرہ اہیری میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

مہوّا

Bassia Latifolia

N. O. ... ... Sapotaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مہوّا	بے سیا لیٹی فولیا

بیان و استعمال مہوّے کا درخت قریب قریب تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ مگر ممالک مغربی و شمالی و اودھ۔ وسط ہند اور احاطہ بمبئی میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب میں کہیں کہیں یہ باغیچوں میں نظر آتا ہے اس صوبہ کی آب و ہوا اِس کے مخالف نہیں معلوم ہوتی۔ پہاڑوں میں بھی یہ تین ہزار فٹ کی بلندی تک ملتا ہے۔ مگر آگے نہیں۔ یہ درخت خوبصورت ہوتا ہے۔ اور بلندی میں ۴۰ فٹ سے ۶۰ فٹ اور لپیٹ میں ۶ فٹ سے ۷ فٹ تک دیکھا گیا ہے۔ ہر قسم کی زمینوں میں بہ آسانی تمام نشو و نما ہو جاتا ہے۔ خشک اور پتھریلی زمینوں میں بھی بخاصہ تناور ہو جاتا ہے۔ ماہ مارچ اپریل میں یہ پھولتا ہے اور جوں جوں اس پر پھول آتے جاتے ہیں پتے جھڑتے جاتے ہیں۔ جب پھول ختم ہو جاتے ہیں تو پتے نئے نکل آتے ہیں اور پھر پھل آ جاتے ہیں۔ مہوّے کی لکڑی قیمتی شمار کی جاتی ہے۔ جگر کی لکڑی زردی مائل

بھوسلی سی ہوتی ہے مگر نہایت مضبوط۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک بر آمد ہوتا ہے۔ اسے عمارت کے کام میں بھی لاتے ہیں اور اِس سے آرایشی سامان۔ گاڑیاں۔ پہئے۔ کولھو۔ موسل وغیرہ اور دیگر آلاتِ کاشتکاری بھی طیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ اسکے پھولوں کی قدر کی جاتی ہے جن میں پچاس فیصدی شکّر کا جزو ہوتا ہے انہیں تازہ اور خشک دونوں حالتوں میں کھایا جاتا ہے۔ جہاں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ وہاں کے لوگ مہوے کے پھولوں کو بھُنے اناج کے ساتھ ملاکر زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ پرندے بھی اس کے پھولوں کے کمال شائق ہوتے ہیں۔ چنانچہ جن دنوں یہ پھولتا ہے۔ اُن دنوں وہ ہر وقت اِس کے گرد رہتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مہوے کے معمولی درخت سے بالاوسط ڈھائی من پھول۔ اور اوسط درجہ کے درخت سے پانچ من پھول اُترتے ہیں مگر ڈاکٹر ہنٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چھوٹا ناگپور کے علاقہ میں اعلےٰ درجہ کے مہوّے کے درخت سے تیس۳۰ من تک پھول جمع کرلئے جاتے ہیں۔ اگر انہیں اچّھی طرح سے سُکھاکر احتیاط سے رکھ چھوڑیں تو مدّت تک یہ خراب نہیں ہوتے۔ اکثر اشخاص ان پھولوں کو سال کے درخت کے بیجوں کے ساتھ ملاکر کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اِس طرح سے یہ زیادہ خوش ذائقہ ہو جاتے ہیں۔ پھول تخمیناً بارہ آنہ فی من کے نرخ سے باآسانی فروخت ہو جاتے ہیں مہوے کے پھل کے مغز سے تیل نکالا جاتا ہے۔ جو نارجیل کے تیل

کے مُشابہ ہوتا ہے۔ اسے چراغوں اور شمعدانوں میں جلاتے ہیں۔ مومی
بتیاں بناتے ہیں۔ صابُون کے مصرف میں آتا ہے۔ اِس سے پکوان اور
مٹھائیاں بناتے ہیں اور بعض بے اصُول اور طمعی اشخاص اسے گھی
میں آمیز کر کے فروخت کر دیتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ چار سیر
مغز سے سیر بھر تیل نکل آتا ہے۔ یہ بہت جلد جَم جاتا ہے۔ مگر پگھلتا زیادہ
حرارت پا کر ہے۔ سرد موسم میں یہ اچّھا رہتا ہے۔ مگر گرم موسم میں یہ
بدبُو دار ہو جاتا ہے۔ اور پھٹ جاتا ہے پھٹ کر اِسکے دو حصّے ہو جاتے
ہیں اُوپر صاف شفّاف زیتون کا سا تیل رہ جاتا ہے۔ نیچے بھُوسلی سلی
گاڑھی گاد بیٹھ جاتی ہے۔ اِس کی کھل اَور کھلوں کے ساتھ ملا کر
مویشیوں کو کِھلائی جاتی ہے۔ اور اِس کی خالص کھلی کے دھوئیں سے
کیڑے مکوڑے اور چوہے دُور ہو جاتے ہیں۔ اِس کا پھل کچّا اور پکّا دونوں
حالتوں میں کھایا جاتا ہے۔ اِس کے پھل میں دو غلاف ہوتے ہیں بیرونی
غلاف کی ترکاری بنائی جاتی ہے۔ یا کچّا کھایا جاتا ہے۔ اندرُونی غلاف کا
خُشک کر کے آٹا پیس لیتے ہیں۔ اِس درخت کی جڑ۔ چھال اور اِس کا گوند
دیسی ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتّے بطور چارہ مویشیوں
کو کھلائے جاتے ہیں۔ مہوّے کے درخت پر شہد کی مکھّیاں بہت زیادہ
چھتّے لگاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے پھُولوں سے اُنہیں خوراک پُوری
پُوری اور حسب دلخواہ مِل جاتی ہے+

طریقِ کاشت اِس کے بیجوں کو موسمِ برسات میں ایک ہفتہ تک

میں بھگو کر بو دینا چاہئے بڑے بڑے درختوں کی جڑوں کے ارد گرد ٹوٹ
پھوٹتے ہیں اُنہیں علیحدہ کر کے کیاریوں میں لگا سکتے ہیں اور جب
کسی قدر بڑے ہو جاویں تو جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت اِس کے پھولوں کو تخمیر کر کے منشّی بنانا سراسر بیجا ہے
جو شے انسان کی عُمدہ خوراک کا کام دے سکتی ہے۔ اُسے بگاڑ کر مضرِ صحت
اور مخرّبِ اخلاق بنانا دانشمندی سے بعید امر ہے +

کچنار

Bauhinea Variegata

N. O.	...	...	Leguminoseæ
S. O.	...	...	Cæsalpinieæ
Tribe	...	...	Bauhinieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کچنار	باہی نیا وے ری گے ٹا

بیان و استعمال کچنار کا درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور ہر سال
اس کے پُرانے پتّے جھڑ جاتے ہیں اور نئے نکل آتے ہیں۔ اسکی لکڑی
خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس سے زیادہ تر آلاتِ کاشتکاری طیار کئے جاتے
ہیں اور عمارت کے کام میں بھی آتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ
بالاوسط ۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس کی چھال رنگنے اور چمڑہ پکانے کے مصرف

میں آتی ہے۔ اور دیسی ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اور اسکی کلیاں اور پھول بطور ترکاری یا رائتہ کھائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے مویشیوں کا عمدہ چارہ شمار کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں اس کے بیجوں کو ایسی کیاریوں میں بونا چاہئے جہاں دھوپ خوب لگ سکے جب پنیری طیار ہو جاوے تو جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت پہاڑوں میں یہ درخت پانچہزار فٹ کی بلندی تک دیکھا گیا ہے۔ چونکہ اس کے پھول خوشنما ہوتے ہیں اس لئے اکثر اشخاص اسے تزئین باغ کی غرض سے لگاتے ہیں +

سونا

Bauhinea Purpurea

N. O.	...	...	Leguminoseæ
S. O.	...	...	Cæsalpinieæ
Tribe	...	...	Bauhinieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سونا۔ کولیار	باہی نیا پر پوریا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور ہر سال اسکا بت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی چرتے وقت گلابی رنگ کی ہوتی ہے مگر ہوا لگتے ہی سیاہی مایل بھوسلی سی ہو جاتی ہے۔ خاصی مضبوط ہوتی

ہے اور عمارت اور آلاتِ کاشتکاری کی طیاری میں استعمال کی جاتی ہے۔
اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس کی چھال چمڑا
پکانے کے کام میں آتی ہے۔ پتّے مویشیوں کو چارہ کے طور پر کھلائے
جاتے ہیں اور اِس کی کلیوں کا مُربّہ بنایا جاتا ہے +

طریق کاشت بجنسہٖ وہی ہے جو کچنار کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت علاقۂ برار۔ ترائی۔ دار جلنگ وغیرہ میں یہ درخت بکثرت
پیدا ہوتا ہے +

سیملا

Bauhinea Retusa

N. O.	...	...	Leguminoseæ
S. O.	...	...	Cæsalpinieæ
TRIBE	...	...	Bauhinieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سیملا۔ کنلاو۔	باہی نیاری ٹیوسا

بیان و استعمال یہ میانہ قامت کا درخت سطح سمندر سے ساڑھے
چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ ہر سال اِس کا پت جھڑ ہوتا
ہے۔ اِس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۸
پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے ایک شفّاف گوند بر آمد ہوتا ہے جو صمغ عربی کے
مُشابہ ہوتا ہے۔ علاقۂ ڈیرہ دُون میں اسے ہر سال ماہ جنوری سے مارچ

تک اکٹھا کرتے ہیں۔ بعد از اں دساور کو بھیجدیتے ہیں۔اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سے ڈھائی روپیہ من تک ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اور کھپریلوں پر بھی اس کا پلستر کیا جاتا ہے تا کہ پانی نہ ٹپکے ٭

طریق کاشت بجنسہٖ وہی ہے جو کچنار کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے٭

عام کیفیت ممالک متوسط کے ذخیرۂ اہیری میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے ٭

کنہیّا

Beilschmiedia Roxburgiana

N. O. ... ... Lauraceæ
TRIBE ... ... Perseaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کنہیّا	بیلس چماڈ یا راکس برگیانہ

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔اس کی جگر کی لکڑی پر سبز اور سرخ دھاریاں ہوتی ہیں اس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۵ سے لیکر ۳۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔علاقۂ آسام میں اس سے کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔اور کوہ دار جلنگ میں یہ چاء کے صندوق وغیرہ طیار کرنے کے مصرف میں آتی ہے ٭

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں٭

عام کیفیت مشرقی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت سطح سمندر سے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

Berrya Ammonilla
(The Trincomali wood)

N. O. ... ... Tiliaceæ
TRIBE ... ... Brownlowieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بیریا امونِلّا	(سنگھالی زبان میں اسے ہل مل لیلا کہتے ہیں)

بیان و استعمال اِس دراز قامت درخت کی چھال بہت پتلی اور جگر کی لکڑی سُرخی مائل سیاہ ہوتی ہے۔ یہ لکڑی بہت چکنی مضبوط اور پایدار ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے گاڑیاں۔ آلاتِ کاشتکاری۔ نیزوں کے دستے اور کشتیاں طیار کی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت بیجوں یا قلموں سے موسمِ برسات میں اسے پیدا کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کلکتہ میں اِس درخت کا ایک شہتیر پچاس سال تک بیکار پڑا رہا اور جب اُسے چِیرا گیا تو نہایت عُمدہ برآمد ہوا۔ مُوذی کیڑوں کا اِسپر ذرہ بھی اثر نہیں ہوا +

بھوج پتّر

Betula Bhojpattra
(Himalayan Birch)

N. O. ... ... Betulaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بی ٹیولا بھوج پترا	بھوج پتّر

بیان و استعمال یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے اور اس کا ہر سال پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی بیرونی چھال پر پتلی کاغذی تہیں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں اور اندرونی چھال بہت چکنی اور چمک دار ہوتی ہے۔ لکڑی اندر سے سخت اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے باشندے اسے زیادہ تر عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ اسکی بیرونی چھال قیمتی شے ہے۔ یہ کاغذ کے طور پر لکھنے کے کام میں آتی ہے۔ اس سے چھاتے بنائے جاتے ہیں اور چھتوں میں ڈالی جاتی ہے۔ نیز میوہ جات کے پولندے باندھنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اسی طرح سے اور کئی طرح سے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے پتّے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت یہ درخت پہاڑی مقامات میں موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ پیدا کیا جا سکتا ہے +

عام کیفیت سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چودہ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے۔اسی قسم کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں (Betula acuminate) کہتے ہیں علاقۂ نیپال میں اِس کی لکڑی مضبوط اور پایدار سمجھ کر دیر پا کاموں میں استعمال کی جاتی ہے ✣

کورسا

Bischoffia Javanica

N. O. ... ... Enphorbiaceæ
TRIBE ... ... Phyllantheæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کورسار کین	بس چو فیا جے وے نی کا

بیان و استعمال یہ درخت بہت خوش نما ہوتا ہے۔اور لگانے کے بعد بہت جلد بڑھ کر سایہ دار ہوتا ہے۔اِس کی لکڑی اندر سے خوشرنگ نکلتی ہے۔اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی کمعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ مُلک آسام میں اسے عمارت اور پُلوں کے لئے اعلےٰ درجہ کی لکڑی شمار کرتے ہیں۔کوہ نیلگری میں بھی اِس کی بہت قدر کی جاتی ہے۔اور بعض اوقات اسے (Red Cedar) (سُرخ دیار) کہتے ہیں ✣

طریقِ کاشت اس درخت کے بیج نومبر دسمبر میں پک جاتے ہیں۔ شروع فروری یا مارچ میں انہیں گملوں یا کیاریوں میں بو سکتے ہیں۔ جب پنیری ڈیڑھ یا دو برس کی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ پنیری کو موسم سرما میں پالے سے بچانا ضروری ہے +

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ کمایوں۔ اودھ۔ بنگال اور مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

گیتی

Bohmeria Rugulosa

N. O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Bohmerieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گیتی	بوہ میریا روگو لوسا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اور۔ اسکی لکڑی خاصی مضبوط اور اندر سے سُرخ ہوتی ہے۔ کھُدائی کا کام اسپر بآسانی ہو سکتا ہے۔ علاقہ کمایوں اور نیپال میں اس سے ڈول اور کٹورے وغیرہ بناتے ہیں۔ غرض آرایشی سامان اس سے بہت عمدہ طیار کیا جا سکتا ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ اس کی

کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقۂ دار جلنگ اور گڑھوال میں یہ درخت افراط سے پایا جاتا ہے +

سیمل

Bombax Malabaricum
(The Silk Cotton Tree)

N. O.	...	...	Malvaceæ
TRIBE	...	...	Bombaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سیمل۔ سمبل	سلک کاٹن ٹری۔ بم بکس مے لے بے ری کم

بیان و استعمال یہ درخت بڑے قد و قامت کا ہوتا ہے برسات کے بعد بتدریج اِس کے پتّے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور شروع دسمبر میں اِس پر غنچے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اِن سبز غنچوں کی ترکاری بنائی جاتی ہے۔ اخیر جنوری میں غنچے کھلنے لگ جاتے ہیں اور پتّے بہت کم رہ جاتے ہیں مارچ میں سارا درخت سرخ پھولوں سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ اور پتّوں کا اُسپر نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ اپریل میں نئے پتّے نکل آتے ہیں۔ اور کچھ گوگر موسم گرما میں اِس سے جھڑتے ہیں جن میں سے نہایت نرم روئی بر آمد ہوتی ہے۔ یہ کت نہیں سکتی۔ صرف تکیوں وغیرہ میں بھری جاتی ہے۔ لکڑی مضبوط نہیں شمار کی جاتی مگر پانی میں بہت دیر

پھٹتی ہے۔ بنگال میں اِس درخت کے تنوں کو بیچ میں سے کھوکھلا
کرکے چھوٹی چھوٹی ڈونگیاں بنائی جاتی ہیں۔نیز اِس سے چاء کے صندوق
اور کھلونے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ
۱۰ پونڈ سے لیکر ۳۲ پونڈ تک ہوتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ
بآسانی تمام اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت اسی درخت کے مشابہ علاقۂ چٹاگانگ میں ایک درخت
ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں Bombax Insigne کہتے ہیں
اس کی لکڑی سیمل کی لکڑی کی نسبت زیادہ پائدار اور مضبوط ہوتی ہے +

تاڑ

Borassus Flabelliformis

(The Palmyra Tree)

N. O. ... ... Palmæ

Tribe ... ... Borassineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تاڑ	پال مائرا ٹری۔بوریسس فلے بلّی فارمس

بیان و استعمال تاڑ کا درخت بہت اُونچا اور خوش نما ہوتا ہے۔
اس کے بڑے بڑے پتّے پنکھوں کا کام دیتے ہیں۔جہاں زیادہ تاڑ کے
درخت ہوں وہاں کا دُور سے نظّارہ نہایت دلفزا ہوتا ہے۔اسکی بیرونی

لکڑی سخت وزنی اور دیر پا ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۵ پونڈ سے لیکر ۷۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ لکڑی کو کھوکھلا کرکے پانی دینے کی نالیاں بنا لیتے ہیں۔ سخت لکڑی ستونوں وغیرہ کے کام میں آجاتی ہے۔ پتّے چھپّر۔ چھاتے۔ چٹائیاں بنانے اور لکھنے کے مصرف میں آتے ہیں۔ اِس کے پھل کا گُودا کھایا جاتا ہے۔ اور اکثر اشخاص اِس کا اچار مربّہ بھی ڈالتے ہیں۔ تاڑ میں سے ایک سفید دُودھ سا عرق بر آمد ہوتا ہے جس سے شکّر نکالی جاتی ہے۔ اگر یہ عرق زیادہ دیر رکھّا رہے تو تخمیر ہو کر نشہ آور ہو جاتا ہے۔ تازہ عرق بھی کسی قدر نشہ لاتا ہے اِسلئے عرق کا پینا ممنُوع ہے +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ کسی چھوٹی سی کیاری یا گملوں میں اسکی پنیری طیار کر لی جاوے پھر جہاں جی چاہے لگا سکتے ہیں۔ تاڑ کا بیج دیر میں پھُوٹتا ہے +

عام کیفیت یوں تو تاڑ کا درخت کم و بیش ہر صُوبہ میں پایا جاتا ہے۔ مگر ممالکِ مغربی و شمالی کے جنُوبی حصّے اور بنگال میں اِس کی بہت کثرت ہے +

گٹولی

Briedela Retusa

N. O.	...	...	Euphorbiaceæ
Tribe	...	...	Bridelieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گٹولی - ملکنا	برائی ڈیلیاری ٹیوسا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔اور شروع شروع میں اس کے تنہ پر کانٹے ہوتے ہیں۔جوں جوں یہ بڑھتا جاتا ہے چھال صاف ہوتی جاتی ہے۔اس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ وراس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔اس سے آلاتِ کاشتکاری اور گاڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور اسے عمارت کے مصرف میں بھی لاتے ہیں۔پانی کے اندر اس کی لکڑی مدّت دراز تک بہت عمدہ حالت میں رہتی ہے۔اس کی چھال چمڑہ پکانے کے کام میں آتی ہے۔اسکا پھل کھایا جاتا ہے۔اور پتّے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کہیری علاقۂ اودہ۔ گورکھپور اجمیر اور ممالکِ متوسّط کے ذخیرۂ اہیری میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔انہی ساتھ کے دو اور درخت ہوتے ہیں جنکے لاطینی نام Briedelia Montana اور Briedelia Tomentosa

ہیں۔ان کی لکڑی بھی قریب قریب اُنہیں کاموں میں آتی ہے جن میں اوّل الذکر درخت کی استعمال کی جاتی ہے +

گکرا

Bruguiera Gymnorhiza

N. O. ... ... Rhizophoreæ
Tribe ... ... Rhizophoreæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بروگیوراجم فورہیزا	گکرا

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اس کی جگر کی لکڑی سُرخ اور انتہا درجہ کی سخت ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ عمارت کے کام میں آتی ہے اور اس سے آرایشی سامان نہایت خوبصورت طیار کئے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت بنگال کے علاقۂ سندر بن میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

چرونجی

Buchanania Latifolia

N. O. ... ... Anacardiaceæ
TRIBE. ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چرونجی۔ پیار	بیوکےنے نی آ۔لے ٹی فولیا

بیان و استعمال یہ درخت سال کے بہت تھوڑے حصہ میں بے برگ رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اگر پانی اور نمی سے محفوظ رہے تو بہت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے عمارت کے اندرونی کاموں اور چارپائیوں۔ صندوقوں اور میزوں الماریوں وغیرہ کی طیاری میں استعمال کرتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ بالاوسط ۳۶ پونڈ ہوتا ہے۔ پھل کھایا جاتا ہے اور اس کا مغز پستہ کے مُشابہ ہوتا ہے۔ یہ مٹھائیوں اور ادویات وغیرہ کے بنانے میں کام آتا ہے۔ چنانچہ چرونجی ایک مشہور تجارتی شے ہے۔ اور اِس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے ✣

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں ✣

عام کیفیت علاقۂ اودھ۔ ممالکِ متوسط۔ کمایوں۔ مدراس اور برار میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ✣

Bucklandia Populnea

N.O. ... ... Hamamelideæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
بک لینڈیا پوپل نیا	(نیپالی زبان میں اسکو پیپلی کہتے ہیں)

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اس کی لکڑی خاصی مضبوط اور دیر پا ہوتی ہے- اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے- اس سے چوکھٹ کواڑ اور آرایشی سامان زیادہ طیار کئے جاتے ہیں- چونکہ یہ درخت خوش نما ہوتا ہے- اس لئے تزئین باغ کے لئے بھی اسے لگاتے ہیں ÷

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں لیکن یہ درخت جب تک چھوٹے رہیں انہیں زیادہ سردی گرمی سے محفوظ رکھنا چاہیئے ÷

عام کیفیت علاقۂ دار جلنگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ÷

مُرتنگا

Bursera Serrata

N. O. ... ... Burseraceæ
Tribe ... ... Burserea̲e

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مُرتنگا	بُرسی را سر رے ٹا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔اِس کی جگر کی لکڑی سُرخ اور سخت ہوتی ہے۔اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۳۷ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہہ آرائشی سامان طیار کرنے کے لئے بہت عُمدہ خیال کی جاتی ہے +

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت بنگال۔ آسام اور علاقہ چٹاگانگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

ڈھاک

Butea Frondosa

N. O.	...	...	Leguminoseæ
TRIBE	...	...	Phasaolæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈھاک۔پلاس	بوٹیا۔فرن ڈوسا

بیان و استعمال ڈھاک کے درخت بالعموم چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر اِن درختوں کو کچھ عرصہ محفوظ رکھا جاوے تو یہ چالیس چالیس فٹ تک اُونچے ہو جاتے ہیں۔اور ان کا پیٹ دس بارہ فٹ تک ہو جاتا ہے۔ڈھاک کی لکڑی زیادہ تر جلانے میں آتی ہے۔اگر پانی میں رہے تو یہ بہت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔چنانچہ کنوؤں کے نیم چک اس کے اچھے شمار کئے جاتے ہیں۔اسکا وزن فی مکعب فٹ ۳۱ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔اس کا کوئلہ بارود میں پڑتا ہے۔جنوبی ہند میں اِس کی لکڑی کسی قدر عمارت کے کام میں بھی لاتے ہیں۔اِس کی جڑ کی چھال سے ایک قسم کے رسے بناتے ہیں پتے بھی اِس کے بہت کام دیتے ہیں۔ اِنسے زیادہ تر

دونے اور پتّلیں بنائی جاتی ہیں۔ انہیں خشک کر کے کئی کئی سال
تک رکھ چھوڑتے ہیں اور بوقتِ ضرورت پانی کی نم دیکر کام میں
لاتے ہیں۔ ڈھاک کے سبز اور خشک پتّوں کا روز مرّہ حلوائیوں
اور خوانچہ والوں کے بہت بڑا خرچ رہتا ہے۔ انہیں جلا کر ادویات
میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ بسنت کے قریب ڈھاک پھولتا ہے۔
اُس وقت اِس کے زرد پھولوں کا نہایت خوش نما نظارہ ہوتا
ہے۔ چنانچہ ہندی کے بہاریہ گیتوں میں اِس کا اکثر ذکر آتا ہے۔
اِن پھولوں کو عام طور پر کیسو یا ٹیسو کے پھول کہتے ہیں۔ اِن کو
اُبال کر اور کسی قدر سفیدی میں ملا کر دیواروں پر شوخ بسنتی رنگ
کر سکتے ہیں۔ خالص پھولوں سے کپڑے رنگ سکتے ہیں۔ یہ دیسی
ادویات کے بھی مصرف میں آتے ہیں۔ سلوتری گھوڑوں کے معالجے
میں ان سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اکثر مقامات پر گوند حاصل کرنے
کی غرض سے اِس کے تنہ پر تیز اوناروں سے ٹک لگائے جاتے
ہیں۔ اِس کا گوند رنگنے۔ نیل صاف کرنے اور ادویات میں بہت
خرچ ہوتا ہے۔ اِس کے ریشہ سے آہستہ جلنے والی دیا سلائیاں طیار
کی جاتی ہیں۔ ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ میں ڈھاک کے
درختوں سے لاکھ حاصل کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے
ہیں کہ لاکھ کی غرض سے دوابہ جلندھر میں ۱۸۶۱ء میں ڈھاک
کے درختوں پر لاکھ کے کیڑے سکونت گزیں کرائے گئے تھے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی تمام کر سکتے ہیں۔ زیادہ خشک علاقوں میں یہ کم پیدا ہوتا ہے +

عام کیفیت اکثر تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ شوریلی زمین میں اگر ڈھاک لگا دیا جاوے تو بہت جلد وہاں اقامت گزین ہو جاتا ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس زمین کے زائد نمک کو جذب کر کے زمین کو درست کر دیتا ہے۔ نیز اِس کے پتّوں کے گرنے سے وہ زمین بہت جلد طاقت ور ہو جاتی ہے +

چکڑی

Buxus Sempervirens
(Indian Box wood)

N. O.	...	...	Euphorbiaceæ
S. O.	...	...	Buxaceæ
TRIBE	...	...	Buxeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چکڑی ۔ سفید دھاوی	انڈین باکس وڈ۔ بکس سم پروی رنس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اِس کی لکڑی زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ اور انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط لکڑیوں میں سے ایک ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ

۵۶ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ میتھیو صاحب لکھتے ہیں کہ بعض اوقات اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۷۲ پونڈ تک برآمد ہوا ہے۔ اِس مُلک میں اسے زیتون کی لکڑی کے ہم پلّہ شمار کرتے ہیں یہاں زیادہ تر اِس سے کنگھیاں بنائی جاتی ہیں مگر یورُپ میں اِسپر کُھدائی کا کام زیادہ کیا جاتا ہے۔ انواع و اقسام کے خراد اور جڑت کی اشیاء اِس سے طیار کی جاتی ہیں۔ علمِ ریاضی کی شکلیں اور آلات اِس سے بالخصوص بنائے جاتے ہیں۔ اِس لکڑی کو کھُدائی کے کام میں لانے کے پیشتر خوب طرح سے سالخوردہ کیا جاتا ہے۔ جب ہر ایک موسم اِسپر سے گُزر جاتا ہے اُسوقت اسے ہاتھ لگاتے ہیں۔ یورُپ میں اِس لکڑی اور ہاتھی دانت میں زیادہ فرق نہیں سمجھا جاتا۔ اور وہاں کے کاریگر اِس سے ریشم اور سُوت کا مال طیار کرنے کے آلات بناتے ہیں۔ لنڈن کے درجۂ اوّل کے باتصویر اخبارات اِس لکڑی کو بہت استعمال کرتے ہیں۔ ممالک یورُپ میں اِس لکڑی کی قیمت بالاوسط فی ٹن ۲۱ پونڈ لگائی جاتی ہے۔ جس قدر اِس کی مانگ ہے اُس کی چوتھائی بھی یہ بہم نہیں پہنچتی۔ ہندوستان کے پہاڑی باشندے اِس لکڑی سے کٹھوتیاں۔ دُودھ۔ مکھّن اور گھی وغیرہ رکھنے کے برتن بناتے ہیں۔ اور اِس کی شاخوں کو کاٹ کر اپنی چھتوں میں ڈال لیتے ہیں۔ اِس کے پھُولوں سے بہت دلربا خوشبُو نکلتی ہے۔ اِس کے پتّے مویشیوں کے لئے زہریلے ثابت ہوتے ہیں مگر بکرے اور بکریاں انہیں بے دھڑک

چر جاتی ہیں۔ ملک فرانس میں اِس درخت کے پتّے انگوروں کی بیلوں
کی جڑوں میں بطور کھاد ڈالے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت
کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں کنکریلی پتھریلی زمینوں میں یہ خوب نشوو
نما ہوتا ہے۔ چکڑی کے درخت میدانوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں مگر
اِن کی لکڑی پہاڑوں کے درختوں کی نسبت کمتر درجہ کی ہوتی ہے
وجہ یہ ہے کہ میدانوں میں یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ لہذا لکڑی
کا دانہ موٹا ہے +

عام کیفیت کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمالی غربی میں چار ہزار اور
آٹھ ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے
علاقۂ بھوٹان میں چھ ہزار اور سات ہزار فٹ کے اندر یہ بکثرت
پیدا ہوتا ہے۔ ریاست گڑھ وال میں بھی اِس کے کئی ہزار درخت
شمار کئے گئے تھے مگر اعلےٰ درجہ کے درخت وادی کیلسو میں پائے
گئے تھے۔ اُن کے لپیٹ چھ چھ فٹ کے تھے۔ اِس لکڑی کی قیمت
ذرہ سی احتیاط میں دو چند سہ چند بڑھ سکتی ہے اور ذرہ سی
لاپروائی اور سہل انگاری میں اُتنی ہی کم ہو جاتی ہے۔ اسے ہمیشہ
موسمِ سرما میں کاٹنا چاہئے۔ اور کاٹنے کے بعد فی الفور چھتے ہوئے
گوداموں میں جمع کر دینی چاہئے تاکہ دھوپ اور بارش سے یہ
محفوظ رہے۔ مگر یہ اشد ضروری ہے کہ گودام ہوا دار ہو تاکہ لکڑی

کو دونوں طرف سے خُوب ہوا لگتی رہے۔ گودام کے دروازے بہت بڑے اور کھُلے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ زیادہ ہوا بھی اس لکڑی کو شروع میں کٹنے کے بعد نامُوافق ہوتی ہے۔ نیز اس لکڑی کو کاٹ کر گودام میں فرش زمین پر نہیں ڈال دینا چاہئے۔ بلکہ لکڑی کا کسی قدر اُونچا مچان بنا کر اُسپر ڈھیر لگانا چاہئے تاکہ زمین کی نمی اسے بدرنگ اور خراب نہ کر دے۔ اگر جہازوں یا کشتیوں میں لدوا کر اسے دُور و دراز بھیجنا مدِّ نظر ہو تو اس کی چھال ہرگز نہیں اُتارنی چاہئے۔ علاقۂ سُلطانِ رُوم میں بھی یہ درخت بکثرت ہوتا ہے۔ مگر وہ اِس لکڑی کو قطعی باہر جانے نہیں دیتے ہیں اِسلئے ہندوستان اِس کی ممالکِ یورُپ سے بڑی بھاری تجارت کر سکتا ہے۔ مگر دقّت یہ ہے کہ پہاڑوں سے اُتار کر سمندر کے کنارے تک پہنچانے میں خرچ بہت بیٹھتا ہے۔ ایک تجربہ کار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پہاڑوں کے دامن میں اِس کی کاشت نہایت کامیابی کے ساتھ کر سکتے ہیں +

بکم

Cæsalpinia Sappan

N. O.	... ...	Leguminoseæ
S. O.	... ...	Cæsalpineæ
TRIBE	... ...	Eucæsalpinieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بکم	سے سل پای نیا سے پن

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا اور خار دار ہوتا ہے اس کے جگر کی لکڑی سُرخ ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس لکڑی سے نہایت عُمدہ آرائشی سامان طیار کئے جا سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ نہ یہ خم کھاتی ہے اور نہ پھٹتی ہے۔رنگ اور روغن اسپر نہایت چمکدار ہوتا ہے۔اِس سے ایک قسم کا رنگ بر آمد ہوتا ہے جس کے بڑے دام اُٹھتے ہیں اور یہ ممالک غیر کو کثیر تعداد میں جاتا ہے۔جڑ اور لکڑی دونوں سے رنگ نکلتا ہے۔ ولایت میں اِس سے سُرخ چھینٹیں چھاپی جاتی ہیں +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقۂ مدراس اور ممالکِ متوسط میں یہ بکثرت پیدا

ہوتا ہے۔ علاقہ بلیبار میں موپلا لوگوں میں یہ ایک عام رواج ہے
کہ جس دن اُن کے گھر لڑکی پیدا ہوتی ہے اُس دن یا مہینہ
دو مہینہ بعد اس درخت کے چالیس پچاس بیج بو دیتے ہیں۔ دس
دس بارہ برس میں درخت طیار ہو جاتے ہیں۔ شادی کے وقت
اُس لڑکی کو یہ درخت بطور جہیز دئے جاتے ہیں +

سُلطانہ چمپہ

Calophyllum Inophyllum
(The Alexandrian Laural)

N. O.	...	...	Guttferiæ
TRIBE	...	...	Calophylleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سُلطانہ۔ چمپہ	الگزنڈرین لارل۔ کے لوفای لم انوفای لم

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی چھال سفید
چکنی اور اندر کی لکڑی سُرخی مائل گندمی رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ
کافی مضبوط ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے
لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اسے کل سازی۔ مستول۔ کشتیوں۔ عمارت
وغیرہ کے مطالب میں استعمال کرتے ہیں۔ ریل کی پٹڑی کے نیچے اسکے

سلیپر بھی بہت مضبُوط ثابت ہوئے ہیں +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبۂ مدراس بالخصُوص جنُوبی کنارا میں یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے +

کندیب و پُون و کلپُون

Calophyllum Polyantheum
" Tomentosum
" Wighteanum
(The Poon Spar Tree)

N. O.	... ...	Guttiferæ
Tribe	... ...	Calaphylleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کندیب	کولو فای لم پولی اینتھم
پُون	پون سپار ٹری ،، ،، ٹومن ٹوسم
کلپُون	کولو فای لم وای ٹی اے نم

بیان و استعمال۔ پہلا درخت سدا سبز رہتا ہے اور زیادہ تر شمالی اور مشرقی بنگال میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔

اس سے چھوٹی چھوٹی کشتیاں اور جہازوں کے مستول زیادہ بنائے جاتے ہیں۔نیز اسے عمارت کے کام میں بھی لاتے ہیں۔**دُوسرا** درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔کنارا اور مغربی ساحل پر بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اِس کی لکڑی خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔اور اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔یہ عمارت اور پُلوں کے کام میں زیادہ استعمال کی جاتی ہے اور اس کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے۔ **تیسرا** درخت بھی سدا سبز ہوتا ہے اور اسکی لکڑی سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ ہوتا ہے۔ بڈ ڈوم صاحب لکھتے ہیں کہ محکمۂ تعمیرات کے افسر اسے نہایت پسند کرتے ہیں اور اسے قیمتی لکڑی قرار دیتے ہیں۔چنانچہ عمارت کے ہر ایک کام میں آتی ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

مقام کیفیت درخت کندیب چٹاگانگ سے اُوپر پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

کائرپہ

Carallia Integerrima

N. O. ... ... Rhizophoreæ
TRIBE ... ... Legnotideæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کے رلیا۔ ان ٹگر ریما	کائرپہ

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ۔ بہت سخت۔مضبُوط اور دیر پا ہوتی ہے۔ رنگ و روغن اپر خوب چمکتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔یہ عمارت کے کاموں میں آتی ہے۔اور جنوبی کنارا میں اِس سے آرایشی سامان۔میزیں۔الماریاں وغیرہ زیادہ طیار کیجاتی ہیں+

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کی جا سکتی ہے +

عام کیفیت کوہ ہمالیہ کے مشرقی حصّہ بنگال اور مدراس میں یہ درخت زیادہ پایا جاتا ہے +

ڈھنڈل

Carapa Moluccensis

N. O. ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Trichilieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈھنڈل	کے رے پا مولک سن سس

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔اور سدا سبز رہتا ہے۔چرتے وقت لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے مگر ہوا لگنے پر سُرخ ہو جاتا ہے۔یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے۔اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ عمارت کے کام میں آتی ہے۔ نیز اس سے گاڑیوں کے پہئے اور اوزاروں کے دستے وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں۔اِس میں سے چمکدار بھورے رنگ کا گوند بھی بر آمد ہوتا ہے۔ اس کے پھل میں سے تیل نکلتا ہے اور یہ جلانے اور سِر میں ڈالنے کے صرف میں آتا ہے+

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں+

عام کیفیت سُندر بن علاقۂ بنگال اور ماربار میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے+

کُمبھ

Careya Arborea

N.O. ... ... Myrtaceæ
Tribe. ... ... Lecythideæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کُمبھ	کے - ریا - آر بوریا

بیان واستعمال یہ درخت بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ موسمِ خزاں میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ پُرانے درختوں میں جگر کی لکڑی نہایت سیاہ ہو جاتی ہے۔ لکڑی بہت پایدار اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۱۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ گاڑیاں اور آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ پانی کے اندر یہ نہایت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ اِس کے چھلکے سے ریشہ نکلتا ہے۔ جس سے رسّے وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں۔ نیز اِس کی چھال دیسی ادویات میں بھی استعمال کیجاتی ہے*

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسکی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں *

عام کیفیت بنگال۔ مدراس اور وسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے *

لُور جُور

Casearia Glomerata

N.O. ... ... Samydaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کے سی اے ریا گلومی رٹیا	لُور جُور

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط اور زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ بعض اوقات اس سے چاء باہر روانہ کرنے کے صندوق طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کا کوئلہ بھی اچھا ہوتا ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقہ چٹاگانگ اور مشرقی بنگال میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

املتاس

Cassia Fistula
(The Indian Laburnum)

N.O.	...	...	Leguminosæ
S.O.	...	...	Cæsalpinieæ
TRIBE	...	....	Cassieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
املتاس۔ راج برکش	انڈین لے برنم۔ کیسیا فسٹیولا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور موسمِ خزاں میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں میں یہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے نہایت مضبوط نکلتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے گاڑیاں اور کئی قسم کی گاڑیاں اور آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ اِس کے پھول نہایت خوش نما صاف اور شوخ بسنتی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شاخ میں جھالروں کی طرح لٹکتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے زیادہ تر تزئینِ باغ کے لئے لگاتے ہیں۔ پھولوں سے ایک قسم کا مُربّہ طیار کیا جاتا ہے۔ اِسکی چھال کپڑا رنگنے اور چمڑہ پکانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کی پھلیاں ادویات

ہیں استعمال کی جاتی ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسے بو سکتے ہیں۔ دوسری برسات تک پنیری لگانے کے قابل ہو جاتی ہے +

عام کیفیت اِس درخت کی کئی اقسام مختلف مقامات میں پائی جاتی ہیں مگر یہ سب میں سربر آوردہ ہے +

ہنگوری

Castanopsis Rufescens

N.O. ... ... Cuptvliferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہنگوری	کس ٹے نوپ سس ریوفس سنس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفید اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے آرایشی سامان اور آلات وغیرہ بہت خوبصورت طیار کئے جا سکتے ہیں۔ نمی اور پانی میں یہ نہایت دیر پا اور سخت جان ثابت ہوتی ہے۔ اس کا پھل خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اِسلئے بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اِس

درخت کی کاشت کر سکتے ہیں ٭

عام کیفیت علاقہ دار جلنگ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے

تُن

Cedrela Toona
The Toon Tree)

N.O	...	...	Meliaceæ
TRIBE	...	...	Cedreleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تُن - مہا نیم	سی ڈریلا ٹونا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا اور سایہ دار ہوتا ہے بنگال اور آسام میں جہاں یہ زیادہ کاٹا نہیں جاتا۔ سو سو فٹ تک اونچا ہو جاتا ہے۔ اور بیس بیس فٹ تک اس کا پیٹ ... گیا ہے۔ اس کی لکڑی سرخ اور بہت پایدار ہوتی ہے۔ دیمک۔ گھن وغیرہ موذی کیڑے مکوڑے اسے گزند نہیں پہنچاتے۔ میز۔ کرسیاں۔ الماریاں وغیرہ آرایشی سامان کے لئے اس کی ہر جگہہ قدر کی جاتی ہے۔ کھدائی کا کام اس پر بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ بنگال اور آسام میں اس سے چاء وغیرہ کے صندوق طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے پھول کپڑا رنگنے کے کام میں آتے ہیں۔ اور نہایت شوخ بسنتی رنگ

رنگ دیتے ہیں۔موسم بہار میں جس وقت اِس پر پھول آتے ہیں تو اس کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ اسکی چھال ادویات کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے ایک قسم کا گوند بھی برآمد ہوتا ہے۔اِس کے پتّے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں اور موسم گرما میں اِس کا سایہ بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے +

طریق کاشت تُن کے درخت بیجوں سے بآسانی پیدا کئے جا سکتے ہیں مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ قلموں کے ذریعہ بہت جلد نشوو نما ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت پہاڑوں میں یہ درخت بالعموم ڈھائی ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔اِس سے آگے شاذ و نادر نظر آتا ہے +

تُنی

Cedrela Toona Serrata

N.O. ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Cedreleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تُنی۔ دوری	سی ڈریلا ٹوُنا سرریٹا

بیان و استعمال تُن کے درخت اور تُنی کے درخت میں صرف اس قدر فرق ہوتا ہے کہ تُن کے پتوں کے کنارے صاف ہوتے ہیں

اور شنی کے ڈنڈا ئے دار۔ پہاڑوں میں یہ درخت آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے ہلکی سُرخ اور چیرتے وقت خوشبو دار ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۳۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ بھی قریب قریب تمام اُنہیں کاموں میں آتی ہے جن میں تُن کی لکڑی آتی ہے +

طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو تُن کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت یہ درخت شمالی مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

دیودار

Cedrus Deodara

(Himalayan Cedar)

N. O.	...	...	Coniferæ
TRIBE	...	...	Abietineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دیودار۔ دیار	ہمالین سیڈر۔ سی ڈرس دیودارا

بیان و استعمال دیودار یا دیار کا شاندار۔ قد آور اور جسیم درخت کوہ ہمالیہ میں ہمیشہ سے پایا جاتا ہے۔ گو یہ درخت کوہ ہمالیہ میں کئی جگہ کم و بیش نظر آتا ہے۔ مگر اِسکے سلسلۂ شمال مغربی

ہیں چار ہزار سے دس ہزار فٹ بلندی کے درمیان بہت زیادہ
پیدا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی انتہا درجہ کی دیرپا۔ سُبک اور بہت
خوبصورت ہوتی ہے۔ عام طور پر اِس کی لکڑی کو سونے سے مشابہت
دیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسے مٹی کے اندر پچاس برس دبائے
رکھو جب نکالی جاویگی جوں کی توں نکلیگی۔ دیمک۔ گھن اور اور
موذی کیڑے اِس کے پاس تک نہیں آ سکتے۔ سرکاری عمارات
میں یہی لکڑی سب سے زیادہ کام میں لائی جاتی ہے۔ ریلوے
کی پٹڑیوں کے نیچے اسی کے موٹے موٹے تختے بچھائے جاتے
ہیں۔ پُلوں کی تعمیر میں جہاں زیادہ مضبوطی کا کام ہے بالخصوص
اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ آرائشی سامان اِس سے بکثرت طیار
کئے جاتے ہیں۔ شہتیر۔ کڑیاں۔ دروازوں کی چوکھٹیں اور جوڑیاں
اِس کی بہت قیمتی شمار کی جاتی ہیں۔ اِس کی لکڑی سے ایک
قسم کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر چمڑے کے اُن مشکیزوں
پر لگایا جاتا ہے جن پر سوار ہو کر ندّی نالوں کو عبور کرتے ہیں۔
مویشیوں اور گھوڑوں کے زخموں پر بھی اسے لگاتے ہیں۔ اکثر
اصحاب کار **بولک آئیل** کے برابر خیال کرتے ہیں۔ کلوں کے
پرزوں میں بھی اسے لگاتے ہیں۔ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ اگر
اس تیل کو اور قسم کی لکڑیوں پر مل دیا جاوے تو اُن میں بھی
دیار جیسی پائداری آ جاتی ہے غالباً اِس کے معنی یہ ہیں کہ وہ

دیمک وغیرہ مُوذی کیڑوں سے محفُوظ ہو جاتی ہیں۔ شہتیروں کے سِروں پر اسی خیال سے چیڑھ یا دیار کا تیل یا کولتار لگایا جاتا ہے۔ کہ انہیں مُوذی کیڑوں سے گزند نہ پہنچے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۱ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ غرضیکہ اِس لکڑی کی جس قدر تعرِیف کی جاوے بجا ہے۔ تمام دُنیا میں عمارتی کاموں کے لئے یہ افضل شمار کی جاتی ہے۔ بہت لنبے بڑے پلیٹ کے اور نہایت سیدھے شہتیر جیسے اِس لکڑی کے نکل سکتے ہیں ویسے اور کے ہرگز نہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر کوہ ہمالیہ میں دیو دار کے درخت دو۲ دو۲ سو فٹ بلند اور چھتیس۳۶ چھتیس۳۶ فٹ پلیٹ کے افراط سے موجُود تھے۔ اور بعض بعض مقامات میں اب بھی تھوڑے بہت ہیں مگر ابتدا میں جب اِس لکڑی کی قدر و منزلت شرُوع ہوئی تو درخت اندھا دُھند کاٹ لئے گئے تھے۔ نئے درختوں کے لگانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ ساتھ ہی پہاڑ کے باشندوں نے بھی اسے معمُولی کاموں میں لانا اور جلانا شرُوع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مانگ بہت بڑھ جانے اور مال کم ہو جانے کی وجہ سے نرخ بہت تیز ہو گیا۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ دیودار کی لکڑی پر ایک دائرہ ہر سال بڑھتا ہے۔ پس دائروں کو شمار کر کے لکڑی کی عُمر کا بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ دیو دار کے درخت کا چھ۶ فٹ پلیٹ انشی یا

ایک سو بیس برس میں جا کر ہوتا ہے۔ محکمۂ جنگلات نے، یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ دیار کے درخت کا جب تک ۷ فٹ پیپٹ نہو جاوے اسے کاٹا نہ جاوے۔ ضلع کانگڑہ میں اکثر اشخاص دیو دار کی جگر کی لکڑی کے ٹکڑوں کو پتھر پر بطور صندل گھس کر پیشانی پر لگاتے ہیں۔ دیار کی جگر کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو پنساری زید وار خطائی کے نام سے فروخت کرتے ہیں اور اطباء انہیں ادویات کے مصرف میں لاتے ہیں +

طریق کاشت یہ درخت پہاڑوں میں ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ میدانوں میں خاص احتیاط سے یہ نشو و نما ہو جاتا ہے مگر بہت پست قد رہتا ہے۔ اور اس کا پیپٹ کسی قابل نہیں ہوتا۔ میدانوں میں دو چار درخت تزئین باغ کے لئے لگائے جا سکتے ہیں مگر ان کی پوری پوری خبر گیری کرنی پڑتی ہے۔ ماہ اکتوبر میں اسکے بیج پک جاتے ہیں۔ تجربہ کار اصحاب کی رائے ہے کہ بجائے موسم بہار کا انتظار کرنے کے انہیں اکتوبر کے اخیر یا نومبر میں بو دینا چاہیئے۔ بیج ایسی کیاریوں میں بونے چاہئیں جنہیں پہلے سے ہر طرح درست کر لیا گیا ہو۔ مراد یہ کہ کھاد وغیرہ ڈال کر بیچ میں قطاریں بنا دیگئی ہوں۔ قطاروں کا فاصلہ متوازی ۹-انچہ سے لیکر ایک فٹ تک رکھ سکتے ہیں۔ موسم بہار تک بیج پھوٹ آتے ہیں۔ موسم برسات میں انہیں زیادہ طپش اور اولوں وغیرہ سے بچانا چاہیئے اور جب موسم زیادہ خشک اور گرم

ہو تو ایک دو مرتبہ پانی دلوا دینا چاہیئے۔جب برسات شروع ہو جاوے تو ان کی نگرانی کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ موسمِ سرما میں انہیں برف اور کوہر سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اور جب کبھی موسمِ برسات میں حد سے زیادہ ناکارہ خار وخس کیاریوں میں نظر آوے تو ہلکی نلائی کرا دینی چاہیئے۔ اگر پنیری کو چوب کی غرض سے قطعات میں لگانا مدِ نظر ہو تو سال سوا سال کے بعد لگا سکتے ہیں اور اگر پہاڑی سڑکوں کے کنارے لگانا منظور ہو تو پنیری کو پہلی کیاریوں میں سے اُکھاڑ اُکھاڑ کر دوسری کیاریوں میں لگا دینا چاہیئے تاکہ تیسرے سال یہ اس قدر تناور ہو جاوے کہ سڑکوں کے کنارے لگانے کے بعد ان کی زیادہ غور و پرداخت کی ضرورت باقی نہ رہے۔ پنیری اُکھاڑتے وقت خاص احتیاط یہ رکھنی چاہیئے کہ جڑوں کے باریک اور نرم و نازک سرے رمبی یا کھرپے وغیرہ سے کٹ نہ جاویں۔ اس عمل کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ پنیری کو مٹی کے گولوں سمیت اُکھاڑا جاوے۔ پنیری اُکھاڑنے اور دوسری جگہ لگانے کی کارروائی موسمِ برسات ہیں بوجہ احسن ہو سکتی ہے دیار کی خود رو پنیری کی نسبت کیاریوں میں کاشت کی ہوئی پنیری زیادہ طاقت ور ہوتی ہے۔ جب تک درخت بڑے نہ ہو جاویں تب تک مویشی اور جنگلی جانوروں سے انہیں محفوظ رکھنے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جہاں باڑ ذرہ کمزور ہو فی الفور مرمت یا تجدید کرا دیں ✣

عام کیفیت اُنیسویں صدی کے شروع میں اہلِ یورُپ کو ہمالیہ میں دیو دار کی موجُودگی کا پتہ لگا تھا۔چنانچہ اِس درخت کو بطور نمونہ کئی عالمانِ علمِ نباتات کے پاس شناختِ نسل اور تقرّری نام کی غرض سے بھیجا گیا تھا۔کسی نے اسے (پای نس) قرار دیا۔ اور کسی نے سیڈر تجویز کیا۔ بالآخر موخّر الذّکر نام صحیح سمجھکر رائج کر دیا گیا۔ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ علاقۂ کشمیر میں اِس وقت کئی عمارتوں میں چار چار سو برس کی دیو دار کی لکڑی لگی ہوئی موجود ہے اور اُس کی حیثیت میں ذرہ فرق نہیں آیا۔ بعض اصحاب کا بیان ہے کہ آٹھ آٹھ سو برس کی عمارتوں میں دیو دار کی لکڑی پائی جاتی ہے اور اُسکا اب تک کچھ بھی نہیں بگڑا۔

کُوم سُوم

Celtis Tetrandra

N.O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Celtideæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کُوم سُوم	کل ٹس ٹٹے ریندڑرا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور اسکی لکڑی اندر سے بھُورے رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ خاصی مضبُوط ہوتی ہے اور

اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ یا ۳۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔علاقۂ آسام میں اس سے زیادہ تر ڈونگیاں بنائی جاتی ہیں اور عمارت کے کام میں بھی لاتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار۔ یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کی جا سکتی ہے +

عام کیفیت۔ علاقۂ کوہ کمایوں۔ دار جلنگ اور مغربی گھاٹ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

Ceratonia Siliqua
(Carob Tree)

N.O. ... ... **Leguminosæ**

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	کیرب ٹری + سی رے ٹونیا۔ سی لی کُوا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ دیر میں نشو و نما ہوتا ہے۔مُلک سپین اور مصر وغیرہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مگر ہندوستان کے بھی مُختلف حصّوں میں یہ بہ آسانی اقامت گزیں ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی سخت مضبُوط اور اندر سے گلُابی رنگ کی ہوتی ہے۔اِس سے آرایشی سامان عُمدہ طیّار ہو سکتے ہیں۔اِس کی کاشت زیادہ تر اِس کی پھلیوں کے لئے کی جاتی ہے۔پھلیوں کا مغز لذیذ اور مُقوّی ہوتا ہے۔حیوان بھی اِن پھلیوں

کو نہایت رغبت سے کھاتے ہیں۔ اِس لئے جہاں یہ درخت کثرت سے ہوتے ہیں وہاں ان کی پیدا وار بہ لحاظِ چارہ بیش قیمت سمجھی جاتی ہے ✣

طریق کاشت اِس درخت کی کاشت بیجوں قلموں اور پیوند کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ قلمیں موسمِ بہار میں لگانی چاہئیں اور اگر بیجوں سے کاشت مدِّ نظر ہو تو ماہ فروری میں کیاریوں میں مٹّی اور تازہ گھوڑوں کی لید بچھا کر بو دیں۔ جب پنیری دو تین انچہ اُونچی ہو جاوے تو اُسے اُکھاڑ کر گملوں میں لگادیں۔ اور جب یہ طاقت ور ہو جاوے تو اُسے جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ مستقل جگہہ لگانے کے لئے موسمِ برسات عمدہ ہوتا ہے۔ جن دنوں دھوپ تیز ہو اُن دنوں پنیری کو سایہ اور پانی دینا چاہیئے۔ اگر ناکارہ خار و خس بڑھ جاوے تو اُسے نکالدیں۔ جب زیادہ بارش ہو اُس وقت بھی پنیری کو حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بڑے بڑے درختوں کے نیچے پنیری لگائی جاوے تو انسب ہے ✣

عام کیفیت صوبۂ پنجاب میں نہری علاقوں میں یہ درخت بآسانی پیدا ہو جاتا ہے ✣

گورن

Ceriops Candolleana

N.O. ... ... Rhizophoreæ
TRIBE ... ... Rhizophoreæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گورن	سی ری او پس کن ڈو لی آنہ

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۶۳ پونڈ کا ہوتا ہے۔ یہ اندر سے سُرخ اور مضبُوط ہوتی ہے۔ صُوبۂ بنگال میں اِس سے زیادہ تر کشتیاں بناتے ہیں۔ یا عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبۂ بنگال میں سمندر اور بڑے دریاؤں کے کنارے کیچڑ میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

بوگا پوما

Chickrassia Tabularis
(Chittagong Wood)

N.O.	...	...	Meliaceæ
Tribe	...	...	Swieteniæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بوگا پوما۔ چکرسی	چک ریسی ٹے بیولے رس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور اسکی جڑ کی لکڑی سخت مضبوط اور نہایت خوبصورت چمکدار ہوتی ہے اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر آرایشی اور پُر نقش و نگار سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ کھُدائی کے یہ لکڑی عین مطلب کی ہے۔ اِس کے پھُولوں میں سے سُرخ اور زرد رنگ بر آمد ہوتا ہے۔ اور اسکی چھال ادویات کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت بہ آسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت مشرقی بنگال۔ آسام۔ چٹاگانگ اور علاقۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

گریا

Chloroxylon Swietenia
(Satin Wood)

N.O. ... ... Meliaceæ
TRIBE ... ... Cedreleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گریا۔ بھرو	سے ٹن وُوڈ + کلوروکسی لن سوائی ٹی نیا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں میانہ درجہ کا ہوتا ہے اور موسمِ خزاں میں اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہہ نہایت سخت۔ مضبوط۔ خوش نما اور چمکدار ہوتی ہے۔ اِس سے زیادہ تر گاڑیاں۔ آلاتِ کاشتکاری۔ تصویروں کے چوکھٹے اور آرایشی سامان طیّار کئے جاتے ہیں۔ صُوبۂ مدراس میں اِس سے ہل اور کُولھو زیادہ تعداد میں بنائے جاتے ہیں۔ پانی کے اندر یہ بہت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ خراد کی چیزیں اِس سے نہایت خُوبصُورت بنتی ہیں۔ انگلستان کو یہ لکڑی زیادہ مقدار میں جاتی ہے۔ وہاں اِسے بالخصُوص میزیں۔ الماریاں اور بُرشوں کی پُشت بنانے کے مصرف میں لاتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے

ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت - ممالکِ متوسّط - وُسطِ ہند - صُوبۂ برار اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

پتاکرا

Chrysophylium Roxburghii
(The Star Apple)
N.O. ... ... Sapotaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پتاکرا - حالی	سٹار اے پل - کرای سوفائی لم راکس برگی

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے - اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۹ پونڈ ہوتا ہے - یہ اندر سے سفید اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے - اسے زیادہ تر عمارت کے کام میں لاتے ہیں اور اس کا پھل کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت بنگال - آسام اور علاقۂ مغربی گھاٹ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

تیز پات

Cinnamomum Obtusifolium

N.O. ... ... Lauraceæ
TRIBE. ... ... Perseaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تیز پات	سنامومم اوب ٹیوسی فولیم

بیان و استعمال یہ درخت اقسام دارچینی میں سے ایک ہے
دارچینی جسے عام طور پر "دوج" کہتے ہیں چھال کا نام ہے۔ اصل
دارچینی کا درخت جسے لاطینی زبان میں (Cinnamomum
Zeylanieum) (سنامومم زلے نی کم) کہتے ہیں۔جزیرہ
لنکا میں سطح سمندر سے لیکر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا
ہے۔ مگر زیادہ بلندی کے درختوں کی چھال میں خوشبو کم ہوتی ہے۔
سطح سمندر کے ہموار زمین کے درختوں میں خوشبو بہت تیز ہوتی ہے۔
اس کے پتے بھی نہایت خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اور ان سے ایک قسم
کا خوشبو دار تیل بر آمد ہوتا ہے۔اس کی جڑ کو خاص ترکیب سے جوش
دیکر مقطر کرنے سے کافور اور ایک قسم کا تیل نکلتا ہے۔ یہ اصل
دارچینی کا درخت ہندوستان میں کم کاشت کیا جاتا ہے۔ اگر زیادہ کیا
جاوے تو زیادہ فائدہ متصور ہے۔ **تیز پات** کا درخت بھی ایک قسم کی

دار چینی کا درخت ہے۔ اور یہ سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی چھال بھوری
خوشبو دار اور چوتھائی انچہ موٹی ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی
مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ اندر سے سُرخی
مائل سفید چمک دار اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس سے آرایشی
سامان بہت عمدہ طیار کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے جڑ کی چھال نہایت
خوشبو دار ہوتی ہے۔ اور اس میں اور اصل دار چینی میں مشکل
سے تمیز ہو سکتی ہے۔ اس کے پتے بھی جنہیں تیز پات کہتے ہیں
خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اور انہیں خشک کر کے گرم مصالحہ کے طور
پر استعمال کرتے ہیں۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ ہزارہ۔ جونسر
دار جلنگ وغیرہ میں پایا جاتا ہے جسے انگریزی میں کے سیا سنامن
(Cinnamomum Tamola) اور لاطینی میں سنّا موھم
ٹامے لا کہتے ہیں۔ اس کی چھال کو پنساری ووجنا کے نام سے
فروخت کرتے ہیں۔ اور پتوں کو تیز پات کے نام سے۔ یہ دونوں چیزیں
گرم مصالحہ میں پڑتی ہیں ؛

طریق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ
اس کی کاشت کر سکتے ہیں ؛

مقام کیفیت تیز پات کا درخت یوں تو کوہ کانگڑہ میں بھی جا بجا
پایا جاتا ہے مگر علاقۂ دار جلنگ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ؛

میچی

Cinnamomum Glanduliferum
(Nepal Camphor Wood)

N.O. ... ... Lauraceæ
TRIBE ... ... Perseaaeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
میچی	نیپال کمفروڈ۔ سنامومم گلین ڈیولی فی رم

بیان و استعمال یہ درخت بھی اقسامِ دارچینی میں سے ایک ہے اِس کا قد بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور اس کی چھال ایک سے لیکر دُو انچہ تک موٹی اور نہایت خوشبُو دار ہوتی ہے۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ اندر سے زردی مائل سفید۔ اور نہایت خوشبُو دار ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اس میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر تازہ لکڑی کو کاٹا جاوے تو اُس میں سے تیز خوشبُو کافُور کی مانند نکلتی ہے۔ درحقیقت یہ لکڑی بہت پائدار ثابت ہوتی ہے۔ اور بڑی خُوبی اس میں یہ ہے کہ دیمک گھُن اور دیگر مُوذی کیڑے اِس کے پاس تک نہیں آ سکتے۔ مُلکِ آسام میں اِس سے کشتیاں۔ صندُوق۔ الماریاں وغیرہ زیادہ طیّار کرتے ہیں۔ اور عمارت کے مصرف میں بھی لاتے ہیں ✦

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کامروپ آسام اور علاقۂ دار جلنگ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

ناریل

Cocos Nucifera
(The Cocoanut Tree)

N.O. ... ... Palmeæ
TRIBE. ... ... Cocoineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناریل۔ نریل	کوکوانٹ ٹری + کوکس نیوسی فے را

بیان و استعمال ناریل کا درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور اقسام کھجور میں سے یہ ایک ہے۔ اس کی ہر شے تجارتی اور کار آمد ہے۔ اس کے ایک ایک حصہ سے مختلف قسم کی قیمتی چیزیں طیار ہوتی ہیں۔ اس کی بیرونی لکڑی سخت۔ چکنی اور وزنی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اسے انگریزی تجار Porcupinewood **پورکیو پائن وڈ** کہتے ہیں۔ یہ عمارت کے مختلف مطالب میں استعمال کی جاتی ہے۔ نیز اس

سے نیزوں کے دستے۔ چھڑیاں اور انواع و اقسام کے آرایشی سامان طیار
کئے جاتے ہیں۔ اس کے پتّوں سے چھپّر وغیرہ چھائے جاتے ہیں۔ اور
پتّوں کی بُنیاد میں جو ریشہ ہوتا ہے اُس سے کاغذ اور تھیلے وغیرہ
بنائے جاتے ہیں۔ جزیرۂ لنکا میں ان سے تاڑی چھاننے کا بھی کام لیا
جاتا ہے۔ اس کے پھُولوں کے عرق سے تخمیر کرکے شکّر بناتے ہیں۔
ناریل کے پھل کا چھلکا جسے عام طور پر ناریل کی جٹا کہتے ہیں گدیلوں
میں بھرنے۔ چٹائیاں بنانے اور رسّے بٹنے کے مصارف میں آتا ہے
اسے انگریزی میں کائر فائبر (Coir fibre)
کہتے ہیں۔ ناریل کے خول کو صاف کرکے حُقّے۔ کٹورے۔ پیالے۔ پیالیاں
اور اسی قسم کے اور برتن بناتے ہیں۔ ناریل کا مغز جسے کھوپرا یا گری
کہتے ہیں دُور دُور تک بطور خُشک میوہ جاتا ہے۔ اور بکثرت مٹھائیوں
میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خام ناریل کا پانی نہایت سرد۔ شیریں اور
خوش ذائقہ ہوتا ہے اور اسے بطور شربت پیتے ہیں۔ ناریل کا تیل
سر میں ڈالنے۔ جلانے۔ ترکاریاں اور مٹھائیاں بناتے وغیرہ میں افراط
سے خرچ ہوتا ہے۔ اور اس سے صابون اور شمعدانوں کی بتّیاں بھی
بنائی جاتی ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیج کی گری گاڑنے سے درخت
پیدا کئے جا سکتے ہیں مگر شمالی ہند کی آب و ہوا بظاہر اس کے
مُوافق مزاج معلوم نہیں ہوتی +

عام کیفیت علاقۂ بنگال اور دکّن میں ناریل کا درخت بکثرت ہوتا ہے۔جزیرۂ لنکا میں اس کی کئی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے ؞

لسوڑا

Cardia Myxa

N.O. ... ... Boragineæ
TRIBE. ... ... Cardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
لسوڑا	کارڈیا مِکسا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔یہ اندر سے بھُوری اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔علاقۂ بنگال میں اِس سے زیادہ تر کشتیاں اور ڈونگیاں بنائی جاتی ہیں۔نیز آلاتِ کاشتکاری۔بندوقوں کے کندے اور کنُووں کے نیم چک اِس سے بنائے جاتے ہیں۔اِس کی چھال سے رسّے بنائے جاتے ہیں۔اور یہ کشتیاں باندھنے وغیرہ کے مصرف میں آتے ہیں۔علاقۂ پیگو میں اس کے پتّوں کو تنباکُو کی بیڑیوں پر پیٹا جاتا ہے۔اور ان سے پتّلیں بنائی جاتی ہیں۔ہرے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں اور خُشک بھٹّیوں میں جلائے جاتے ہیں۔رائے لسوڑے (مُراد اُن

لسوڑوں سے ہے جو موٹے اور بڑے ہوتے ہیں) جب تک کچے رہتے ہیں ترکاری اور آچار کے کام میں آتے ہیں۔ پک جانے پر کچھ کھائے جاتے ہیں اور کچھ ادویات کے صرف میں آ جاتے ہیں۔ اِن کا لُعاب نہایت صاف اور چیپ دار ہوتا ہے۔ اِس لئے کاغذ اِس سے بہت صفائی کے ساتھ چپک جاتا ہے۔ اِس کی چھال اور جڑ بھی دیسی ادویات میں خرچ کی جاتی ہے ✤

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت بآسانی کیجا سکتی ہے ✤

عام کیفیت اسی قسم کا ایک درخت علاقۂ برہما میں پیدا ہوتا ہے جسکا لاطینی نام (Cordia Faragrantiseima) ہے اسکی لکڑی وزنی مضبوط اور خوشبو دار ہوتی ہے۔ ۱۸۷۸ء میں اس کے کچھ ٹکڑے فروخت کی غرض سے لنڈن روانہ کئے گئے تھے فی ۲۸ من قریب ستّر روپیہ کے وصول ہوئے تھے۔ اسی قسم کا ایک اور درخت ڈیرہ دُون اور علاقۂ گڑھ وال میں پایا جاتا ہے۔ اِس کا پھل لسوڑے کی نسبت عُمدہ ہوتا ہے۔ اُس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور اُسے زیادہ تر کنوؤں۔ اور گاڑیوں کے سامان طیّار کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لاطینی زبان میں اسے **کارڈیا وس ٹی ٹا** - (Cordia Vestita) کہتے ہیں اور ہندوستانی میں کوم یا پَین ✤

دھامن

Cordia Macleodii

N.O. ... ... Boragineæ
Tribe. ... ... Cardieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کارڈیا مک لیوڈی	دھامن

بیان و استعمال یہ درخت قد میں میانہ ہوتا ہے۔ اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ اندر سے بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور اس پر خوش رنگ جوہر ہوتے ہیں۔ جگر کی لکڑی نہایت مضبوط۔ دیرپا اور لچک دار ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ تر میزیں الماریاں۔ آرائشی سامان اور تصویروں کے چوکھٹے بنائے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت صوبۂ مدراس۔ وسط ہند۔ دکن۔ برار۔ ممالکِ متوسط اور اجمیر کے قریب ناگ پہاڑ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ گوندنی کا درخت جسے لاطینی زبان میں **کارڈیا روتھی** (Cordia Rothii) کہتے ہیں اسی درخت کے خاندان میں سے ایک ہے +

مسوری

Coriaria Nepalensis

N.O. ... ... Coriarieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کوری اے ریانی پالن سس	مسوری۔مکولا۔ رسیلوا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِس کے خوبصورت جوہر نکل آتے ہیں۔ صندوقچے اور آرائشی سامان بنانے کے لئے یہ عین موزوں ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے*

طریق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں*

عام کیفیت شملہ۔ مہاسو۔ مشوبرا میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے اور دریائے سندھ سے لیکر بھوٹان۔ سکم اور نیپال تک یہ درخت بافراط پایا جاتا ہے۔ سکم میں ۱۱۰۰۰ فٹ کی بلندی تک اِس کے درخت دیکھے گئے ہیں*

کپاسی

Corylus Colurna

N.O. ... ... Cupuliferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کپاسی بھوٹیا بادام۔تھنگی	کورای لس کولرنا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے گلابی رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۳۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ آرایشی سامان بنانے کے لئے بہت عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ اِسکا پھل بہت خوش ذائقہ ہوتا ہے اور انگلستان کے موہ ہے زل (English Hazel) کا نعم البدل سمجھا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں یا قلموں وغیرہ کے ذریعہ اِس کی کاشت کی جا سکتی ہے +

عام کیفیت شمال مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں ساڑھے پانچ ہزار سے دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

راؤ

Cotoneaster Bacillaris

N.O. ... ... Rosaceæ
TRIBE. ... ... Pomeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کوٹونی ایسٹر بے سل لے رس	راؤ۔ ری۔ لون

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی سفید یا سُرخی مائل سفید۔ چکنی۔ اور بہت مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر ہوا خوری کی نہایت خُوبصورت چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور شملہ میں جو چھڑیاں **ال پن سٹاکس** (Alpen stooks) کے نام سے فروخت ہوتی ہیں وہ بالعموم اسی لکڑی سے طیّار کی جاتی ہیں +

طریقِ کاشت پہاڑوں میں اِس درخت کی کاشت نہایت کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ موسمِ برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اسے لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت ضلع ہزارہ۔ شملہ۔ کانگڑہ اور علاقۂ سکم و بھُوٹان میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

برنا

Cratæva Religiosa

N.O. ... ... Capparideæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کریٹے وا- ریلی جی اوسا	برنا- بلاسی

بیان و استعمال یہ درخت کشیدہ قامت ستون نما اور خوبصورت ہوتا ہے- ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے- جن دنوں یہ پھولوں سے لدا ہوا ہوتا ہے- اُن دنوں اس کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے- پھول خوشبودار ہوتے ہیں اور دُور دور تک اِن سے ہوا مُعطّر ہو جاتی ہے- لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے- اور اُس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے- یہ زیادہ تر خراد کے کام میں آتی ہے- اور اس سے عام طور پر ڈھول- کنگھیاں اور لکھنے کی تختیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں- عمارت کے کام میں بھی اسے لا سکتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ بہ آسانی تمام اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم بیش پایا جاتا ہے مگر پنجاب میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

سرائے

Cupressus Torulosa
(The Himalayan Cypress)

N.O. ... ... Coniferæ
TRIBE. ... ... Cupressineæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہمالین سای پرس + کیوُپرس سس ٹوریولوسا	سرائے۔ گلّا

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے۔اور اقسام دیار میں سے ایک ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی نہایت خوشبُو دار۔ہلکی بھوری اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔نینی تال کے علاقہ میں اسے زیادہ تر عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ مندروں میں اِس لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بطور دُھوپ جلائے جاتے ہیں +

طریق کاشت بجنسہ وہی ہے جو دیار کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے +

عام کیفیت شمالی مغربی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چمبہ سے لیکر نیپال تک بکثرت پایا جاتا ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار اور نو ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان ایسی زمینوں میں جہاں چُونے کا جُزو زیادہ ہے۔ یہ درخت بہ آسانی نشو و نما ہو جاتا ہے +

شنگر

Cynometra Ramiflora

N. O. ... ... Leguminosæ
S. O. ... ... Cæsalpinieæ
TRIBE. ... ... Cynometreæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شنگر	سای نومی ٹر آریمی فلورا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سرخ۔ مضبوط اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۵۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پانی میں بھگونے سے ارغوانی رنگ دیتے ہیں جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صوبۂ مدراس اور سندر بن واقع بنگال میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اَور درخت ہوتا ہے۔ لاطینی زبان میں سای نومی ٹراپولی انڈرا (Cynometra Polyandra) اور ہندوستانی زبان میں پنگ کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بہت مضبوط

در عمارت کے کام کے لئے عین موزُوں ہوتی ہے۔اِس سے کوئلہ بھی
بنائے جاتے ہیں۔علاقۂ کچھار اور سلہٹ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

شِیشم

Dalbergia Sissoo

N. O. ... ... Leguminosæ
S. O. ... ... Papilionaceæ
Tribe ... ... Dalbergieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شِیشم۔ ٹالی	ڈل برگیا سی سو

...ان و استعمال یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور ہر سال
کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی بھوری۔ سیاہ
اور بہت مضبُوط ہوتی ہے۔اِس کی زیادہ قدر اِسکی پایداری
...جہ سے ہوتی ہے۔گھُن۔ دیمک وغیرہ مُوذی کیڑے اِس کی جگر
...کڑی کے پاس تک نہیں آتے۔عمارت کے کام کے علاوہ اِس
...کڑے۔گاڑیاں۔کشتیاں۔ آلاتِ کاشتکاری اور ہر طرح کے آرایشی
... جن پر کھُدائی کا کام کیا جاتا ہے۔اور چوکھٹے اور پُر نقش و نگار
... وغیرہ اِس سے بہت زیادہ طیّار کی جاتی ہیں۔پہلے اِس سے

توپوں کے پہئے بھی بنائے جاتے تھے۔ اور یہ نہایت مضبوط ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ کلفرڈ صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے اسلحہ خانہ کی گاڑیوں کے پہیّوں کو جو شیشم کی لکڑی سے بنے ہوئے تھے جنگِ افغانستان میں جہانکہ رات دن پہاڑوں کی چڑھائی اُترائی رہتی تھی ذرہ بھی ایذا نہیں پہنچی حالانکہ توپ خانہ کی توپوں کے پہیّے جو وولوچ (واقع انگلستان) سے درجۂ اول کی لکڑی سے طیّار ہو کر آئے تھے اور جن کی مضبوطی میں کاریگروں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا تھا چُور چُور ہو گئے۔ ریل کی پٹری کے نیچے شیشم کے سلیپر بھی بہت پائدار اور کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ اِس کا وزن فی کمعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۲ پونڈ تک ہوتا ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کے ذخیرے لگا سکتے ہیں۔ بہت جلد درخت طیّار ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت پنجاب میں شاہی سڑکوں کے کنارے یہ درخت زیادہ تر لگایا جاتا ہے۔ علاوہ سایہ کے خشک لکڑی سے معقول آمدنی ہو جاتی ہے +

سَت سل

Dalbergia Latifolia
(The Blackwood) or Rosewood of Southern India

N. O.	...	...	Leguminosæ
S. O.	...	...	Papilionaceæ
Tribe	...	...	Dalbergieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سَت سل۔ ایتی۔ جتیگی	بلیک وُڈ+ روز وُڈ آف سدرن انڈیا۔ ڈل برگیا لے ٹی فولیا۔

بیان و استعمال یہ درخت صُوبۂ مدراس میں بہت قد آور ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی جگر کی لکڑی انتہا درجہ کی مضبُوط اور سیاہی مائل سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ یوں تو اسے عمارت کے ہر ایک کام میں لا سکتے ہیں مگر میزیں الماریاں۔ صندُوقچے اور ہر قسم کے آرایشی سامان بنانے کے لئے اِسکی بڑی بھاری قدر کی جاتی ہے چنانچہ کنارا اور ملیبار کے جنگلات سے یہ زیادہ مقدار میں ممالکِ یورُپ کو بھیجی جاتی ہے۔ ۱۸۷۸ء میں لنڈن میں اِس کی ۲۸ من لکڑی کی قیمت دو ۲ سَو روپیہ کے قریب وصُول ہوئی تھی اب تک اس کی ویسی ہی

…ہے۔ اور قدر دانی میں ذرہ فرق نہیں آیا۔ کھدائی اور نقش و نگار
…کام اس پر بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ نیز اس سے چاقو اور دیگر ہتیاروں
…دستے بنائے جاتے ہیں۔ جس علاقہ میں یہ بکثرت پیدا ہوتی ہے وہاں
…باشندے اس سے آلاتِ کشاورزی۔ گاڑیاں۔ چھکڑے اور توپوں کے
…وغیرہ بناتے ہیں۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ سے لیکر
…پونڈ تک ہوتا ہے ✣

…ق **کاشت** موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی بآسانی تمام
…ت کر سکتے ہیں۔ کاٹنے کے بعد پرانے درختوں کی جڑوں سے نئے ٹونٹے
…ت جلد پھوٹ آتے ہیں۔ اور یہ بڑھکر چند سالوں کے اندر خاصے
…ار درخت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بیجوں کے گرنے سے درختوں کے
…ے خود بخود پنیری طیار ہو جاتی ہے ✣

…م **کیفیت**۔ اودھ۔ مشرقی بنگال۔ وسط ہند اور جنوبی ہند میں یہ درخت زیادہ
…یدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک درخت اور ہوتا ہے جسے لاطینی زبان
…یں ڈل برگیا کل ٹریٹار (Dalbergia Cultrata)
…کتے ہیں۔ اس کی جگر کی لکڑی نہایت مضبوط اور دیر پا ہوتی ہے۔ اور
اس سے آرایشی سامان بہت عمدہ بنتے ہیں ✣

پُوآلے

Daphnidum Elongatum

N: O. ... ... Lauraceæ
TRIBE ... ... Litsaeaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ڈف نائی ڈم - الان گےٹم	پوآلے

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط۔ چکنی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ مگر چرنے پر سفیدی مائل ہو جاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ لکڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس سے آرائشی سامان بھی قابِلِ تعریف طیار ہو سکتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت دارجلنگ اور علاقۂ سکم بھوٹان میں آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ڈف نائی ڈم بُل چیری مم** اور ہندوستانی زبان میں ڈیڈیا کہتے ہیں۔ اِس کے پتّے بہت خوشبو دار

ہوتے ہیں اور لکڑی عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور کبھی کبھی اِس سے چاء کے صندوق اور آلاتِ کشاورزی بھی بنائے جاتے ہیں +

ٹیلی

Dischopsis Polyantha

N. O. ... ... Sapotaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ٹیلی	ڈی چاپ سس پولی ان تھس

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے موسمِ خزاں میں اِس کا پت جھڑ نہیں ہوتا۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ ہوتا ہے اِس سے زیادہ مقدار میں اعلےٰ درجہ کا گٹّا پرچا نکلتا ہے جس سے کئی قسم کی تجارتی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ علاقۂ چٹا گانگ میں اِس سے اوزاروں کے دستے اور چار پائیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ تختوں کو صاف کر کے کلکتہ کی منڈی میں فروخت کے لئے بھیجدیتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت علاقۂ آسام۔ کچھار۔ سلہٹ۔ چٹا گانگ اور اراکان میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

وُرتُولی

Dichrostachys Cinerea

N. O. ... ... Leguminosæ

Tribe ... ... Adenanthereæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ڈائی چروس ٹے چیز سنے رِی آ	وُرتُولی۔کُنرت۔کہیری

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا اور خاردار ہوتا ہے۔ اسکے جگر کی لکڑی انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۱۶ پونڈ سے لیکر ۹۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔اِس سے زیادہ تر ہواخوری کی خُوبصُورت اور وزنی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں ٭

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں ٭

عام کیفیت راجپوتانہ اور جنُوبی و وُسط ہند کی خُشک اور پتھریلی پہاڑیوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ٭

چلتا

Dillenia Indica

N. O. ... ... Dilleniaceæ
Tribe ... ... Dillenieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چلتا	ڈل لے نیا ان ڈی کا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ۔ چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور پانی کے اندر نہایت پائیدار ثابت ہوتی ہے۔ اِس کا پھل کچّا یا بطور ترکاری بنا کر کھایا جاتا ہے۔ اِس کے پُرانے اور کھُردُلے پتّوں سے ہاتھی دانت صاف کیا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بہ آسانی تمام اس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت بنگال۔ مدراس اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈل لے نیاپن ٹے گا ئی نا اور ہندوستانی زبان میں اگئی کہتے

ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفیدی مائل سُرخ اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر جہاز سازی اور عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس کا کوئلہ جلانے کے لئے بہت عُمدہ شمار کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتّے بہت لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ بعض دو دو فٹ تک بڑھ جاتے ہیں۔ اور یہ پتّلوں کا کام دیتے ہیں جن پر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اِس کی کلیاں اور پھل جب تک کہ یہ سبز رہتا ہے کھایا جاتا ہے۔ علاقۂ اودھ۔ بنگال۔ مدراس اور وُسط ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔

آبنُوس

Diospyros Meelanoxylon

N. O. ... ... Ebenaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ڈایو سپای رس می لانا کسی لن	آبنُوس۔ تیمرو۔

بیان و استعمال آبنُوس ایک سیاہ چمکدار اور وزنی لکڑی کا نام ہے مگر یہ لکڑی کئی درختوں سے بر آمد ہوتی ہے۔ انگریزی میں عام طور پر اسے ای بونی (A b o n e y) کہتے ہیں۔ یہ در اصل ڈایو سپاری رس کے اقسام کے مُختلف درختوں کی جگر کی لکڑی ہوتی ہے۔ قسمِ مُندرجۂ بالا کا درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور اِس کی جگر کی لکڑی کوئلہ کی مانند سیاہ وزنی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۸۴ پونڈ

سے لیکر ۸۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس درخت کی بیرُونی لکڑی عمارت۔ گاڑیوں کے بم اور بھنگیوں کی لکڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔اور جگر کی لکڑی سے جسے آبنوس کہتے ہیں انواع و اقسام کے آرائشی سامان طیّار کئے جاتے ہیں۔کھُدائی کا کام اِس پر بہت خُوبصُورت ہوتا ہے۔اِس کا پھل کھایا جاتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ڈایو سپائی رس ابی نم** (Diospyros Ebenum) اور ہندوستانی زبان میں ٹینڈو یا **آبنوس** کہتے ہیں۔یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور زیادہ تر صُوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے۔اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۱۶ پونڈ سے لیکر ۱۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر جڑت اور خراد کے کام میں آتی ہے۔جڑت کے کام سے مُراد اُس آرائشی کام سے ہے جس میں لکڑی کی چیزوں پر نقش و نگار کھود کر تار وغیرہ جڑی جاتی ہے ✣

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس درخت کی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں ✣

عام کیفیت درخت تیمرو ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے مگر اودھ۔ مدراس اور میسور کے علاقہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ✣

دسوندو

Diospyros Montana

N. O. ... ... Ebenaccæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دسوندو۔ کیندو۔	ڈایو سپائی رس مون ٹے نا۔

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے نرم۔ پائدار اور زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ میزیں الماریاں اور دیگر آرایشی سامان طیّار کرنے کے لئے عین موزوں معلوم ہوتی ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ڈایو سپای رس کارڈی فولیا** (Diospyros Cordifolia) اور ہندوستانی زبان میں **بن گاب** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ بن گاب کا درخت صوبۂ بنگال اور مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی بآسانی کاشت کیجاتی ہے +

عام کیفیت درخت **دسوندو** سوائے علاقۂ سندھ کے ہندوستان کے قریب قریب ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ پنجاب

کے شمالی حصّہ میں یہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ میسور اور کانکن میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈایو سپائی رس او کارپا (Diospyros Oocarpa) کہتے ہیں اِس کی لکڑی اندر سے بہت خُوبصورت ہوتی ہے اور آرایشی سامان بنانے کے لئے عین موزُوں ہے۔ نیز جزیرہ لنکا میں اسی قسم کا ایک درخت ہوتا ہے جسے انگریزی زبان میں کَے لے منڈرووُڈ Calamander wood لاطینی زبان میں ڈایو سپای رس کوءِ سی ٹا (Diospyros Quæsita) اور سنگھالی زبان میں کالومی وے ریا کہتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ آرایشی سامان بنانے کے لئے اِس لکڑی کی حد درجہ قدر کی جاتی ہے۔ زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے یہ لکڑی کمیاب ہو گئی ہے۔ اگر اہلِ ہند اِسکی کاشت پر توجہ فرماویں تو بڑا بھاری فائدہ مُتصوّر ہے۔ علاقۂ برہما اور جزیرۂ انڈمن میں بھی اسی ساتھ کا ایک درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈایو سپای رس کرزی (Diospyros Kurzii) انگریزی میں ماربل وُڈ (Marble wood) برہمی زبان میں ٹھٹ کیا اور جزیرۂ انڈمن میں پے چاوا کہتے ہیں۔ اِس لکڑی کے آبنوس کا وزن فی مکعب فٹ ۸۰ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے طرح طرح کے آرایشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اِس کی افراط سے کاشت کرنے

میں کسی قسم کی دقّت پیش نہیں آسکتی۔ صرف خاص توجّہ درکار ہے ؛

گُرجن

Dipterocarpus Turbinatus
(The Gurjun Oil Tree)
N. O. ... ... Dipterocarpeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گُرجن	گُرجن آیل ٹری ۔ ڈپ ٹی روکارپس ٹربی نے ٹس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے اور اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اِسکی لکڑی سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جسے رنگ ساز مختلف اقسام کے رنگوں میں ڈال کر جہاز اور دیگر لکڑی کے سامان رنگتے ہیں ؛

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اسکی کاشت کرسکتے ہیں ؛

عام کیفیت یہ درخت مشرقی بنگال اور علاقۂ چٹا گانگ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ نیز اسی ساتھ کا ایک درخت علاقۂ چٹا گانگ اور برہما میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈپ ٹی روکارپس ٹیوبرکیولے ٹس

(Dipterocarpus Tuberculatus) کہتے ہیں۔
اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ بھی زیادہ تر عمارت اور کشتیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس سے تیل نہیں نکلتا صرف ایک قسم کی صاف شفاف رال بر آمد ہوتی ہے +

ہاور

Dolichandrone Falcata

N. O. ... ... Bigoniaçeæ
TRIBE ... ... Tecomeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہاور۔ کن سیری	ڈولی چندرون فیل کے ٹا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے بھوری۔ چمک دار۔ چکنی۔ اور سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور آلاتِ کاشتکاری کے مصرف میں آتی ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ اودھ۔ راجپوتانہ۔ وُسط ہند اور صوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک درخت علاقۂ برہما میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ڈولی چنڈرون سٹی پیُولے ٹا** (Dolichandrone Stipulata) اور برہمی زبان میں ملوا کہتے ہیں۔ یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے سخت۔ چکنی اور سُرخ نارنجی رنگ کی ہوتی ہے۔ جس پر نہایت خوش نما جوہر ہوتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ میزیں۔ کُرسیاں الماریاں اور دِیگر آرائشی سامان اِس سے نہایت خوبصورت بنتے ہیں اور عمارت کے کام میں بھی آتی ہے۔ علاقۂ برہما میں اِس سے نیزوں کے دستے بھی طیار کئے جاتے ہیں۔

تیلسُر

Drimycarpus Racemosus

N. O. ... ... Anacardiaceæ
TRIBE ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تیلسُر	ڈرامی کارپس رے سی موسس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی، اندر سے سخت اور سفیدی مائل زرد ہوتی

ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ ہوتا ہے۔ علاقۂ آسام میں
اس سے کشتیاں اور عمارت کے مطلب کے تختے زیادہ تر بنائے جاتے
ہیں۔ علاقۂ چٹاگانگ میں یہ درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ بعض اوقات
ایک درخت کے تنہ سے پچاس پچاس فٹ لمبی اور نو نو فٹ
بیٹ کی کشتیاں نکالی جاتی ہیں ٭

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں ٭

مقام کیفیت مشرقی سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں دو ہزار فٹ کی بلندی سے
لیکر چھ ہزار فٹ کی بلندی تک اور علاقۂ چٹاگانگ و سلہٹ میں یہ
درخت بکثرت پایا جاتا ہے ٭

کوکن

Duabanga Sonneratioides

N. O. ... ... Lythrarieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کوکن۔ بندر ٹلا	ڈوآبنگا سونے رے ٹی آنڈس

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا جاتا ہے۔ اور ہر سال اسکے
پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اور نئے نکل آتے ہیں۔ اِسکی لکڑی اندر سے سفید ہوتی
ہے اور اِس پر زرد رنگ کی کہیں کہیں دھاریاں ہوتی ہیں۔ گو یہ نرم

ہوتی ہے۔مگر اس میں بڑا وصف یہ ہے کہ نہ یہ پھٹتی ہے اور نہ
خم کھاتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۱ پونڈ سے لیکر ۳۶ پونڈ
تک ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر چاء کے صندوق اور کشتیاں بنائی جاتی
ہیں۔ اور بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ ہری لکڑی کی کشتیاں بناتے
ہی انہیں استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ پانی اور دھوپ میں رہ کر
بھی اس میں نہ ذرہ سا کہیں شگاف آتا ہے اور نہ یہ کہیں سے
جھکتی ہے۔ عمارت کے بھی یہ کئی کاموں میں آ سکتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت
کر سکتے ہیں۔اس کے بیج بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیں۔چنانچہ ابتدا
میں پنیری بھی بہت نازک نظر آتی ہے لیکن چند روز میں ہی یہ
بڑھ جاتی ہے اور سال دو سال کے اندر اچھے خاصے درخت دکھائی
دینے لگتے ہیں۔ بنگال میں دو سال کے عرصہ میں یہ درخت دس
فٹ تک اونچا ہو جاتا ہے +

عام کیفیت یہ درخت مشرقی حصۂ بنگال میں تین ہزار فٹ کی
بلندی تک اور علاقۂ آسام میں بکثرت پایا جاتا ہے +

ڈنگوری

Dysoxylum Procerum

N. O. ... ... Meliaceæ
TRIBE ... ... Trichilieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈنگوری	ڈائی ساکسی لم پروسی رم

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ چمکیلی اور خاصی مضبُوط ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور اِس سے آرایشی سامان بہت عمدہ طیّار کئے جا سکتے ہیں۔ اِس کا وزن ۲۷ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک ہوتا ہے+

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں+

عام کیفیت علاقہٴ آسام اور کچھار میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک درخت کوہ دار جلنگ کی ترائی میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ڈائی ساکسی لم بائی نک ٹے ری فے رم Dysoxylum Binectariferum اور ہندوستانی زبان میں رنگی ریٹھہ کہتے ہیں۔ یہ قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید چکنی اور

سخت ہوتی ہے۔ اسے عمارت کے کام میں بھی لا سکتے ہیں۔ اور اس سے آرایشی سامان بھی بنا سکتے ہیں۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۴ پونڈ ہوتا ہے +

دویری

Ehretia Wallichiana

N. O. ... ... Boragineæ
Tribe ... ... Ehretieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دویری	اہرے ٹیا و الچھیانہ

بیان و استعمال یہ درخت اونچے قد کا ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی اندر سے سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے کوئلہ بھی اس کا بہت اچھا ہوتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کوہ دار جلنگ کے جنگلات میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

سکے لنگ

Elæocarpus Lanceæfolius

N. O. ... ... Tiliaceæ

Tribe ... ... Heteropetalæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ایلی اوکارپس لن سی فولی رس	سکے لنگ

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے اس کی لکڑی اندر سے کسی قدر بھورے رنگ کی اور نرم ہوتی ہے یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے اِس کی لکڑی اندر سے کسی قدر بھورے رنگ کی اور نرم ہوتی ہے۔ اسکا وزن فی مکعب فیٹ ۴۱ پونڈ ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر عمارت کے اور کوئلہ اور چاء کے صندوق بنانے کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت۔ موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ سے اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت کوہ ہمالیہ کے مشرقی سلسلہ میں چھ ہزار سے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ علاقہ سلہٹ میں بھی ہوتا ہے

ماری

Elæodendron Roxburghii

N. O. ... ... Celastrineæ

TRIBE ... ... Elæodendreæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
الی اوڈن ڈرن راکس برگی	ماری - چوری - روہی -

بیان و استعمال اِس درخت کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط اور چکنی ہوتی ہے اور روغن کرنے سے یہ بہت چمک دار ہو جاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے لیکر ۵۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ چونکہ یہ لکڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس سے زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ کرسیاں اور تصاویر کے چوکھٹے وغیرہ طیار کئے جاتے ہیں اسکی چھال دیسی ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اِس کی جڑ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مارگزیدہ کے حق میں تریاق کا اثر رکھتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کی جاسکتی ہے +

عام کیفیت دامنِ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت دریائے راوی سے مشرق کی سمت اور صوبۂ مدراس اور وسطِ ہند میں بکثرت پایا جاتا ہے +

Eriolæna Candollei

N. O. ... ... Sterculiaceæ
TRIBE ... ... Eriolaeneæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ای ری او لی نا کن ڈولی	ووانی (برہمی زبان)

بیان و استعمال اِس درخت کے ہر سال موسمِ خزاں میں پُرانے پتے جھڑ جاتے ہیں اور موسمِ بہار میں نئے نکل آتے ہیں۔ اِس کی چھال سفید اور جگر کی لکڑی اینٹ کی مانند سُرخ ہوتی ہے اور اِس پر بھُوری اور نارنجی رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ سخت۔ مضبوط۔ چکنی اور چمک دار ہوتی ہے۔ روغن کرنے سے اِس کی چمک دمک دو بالا ہو جاتی ہے۔ اِس کا وزن ۴۱ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ آرائشی سامان اِس سے بہت خُوبصورت طیّار کئے جا سکتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

کیفیت عام یہ درخت زیادہ تر علاقۂ برہما میں پایا جاتا ہے اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ نیپال میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ای ری اولی نا والے چھی (Eriolæna Wallichii) اور نیپالی زبان میں کُوبنڈھی کہتے ہیں۔ نیپال کے باشندے اسکی لکڑی کی بڑی قدر کرتے ہیں +

یُوکلپ ٹس

Eucalyptus
(Blue gums)

N. O. ... ... Myrtaceæ
Tribe ... ... Leptospermeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	یُوکلپ ٹس

بیان و استعمال اِس درخت کی قسمیں تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ ملکِ اسٹریلیا اِن کا وطن خیال کیا جاتا ہے۔چنانچہ وہیں سے کئی اقسام لاکر ہندوستان کے مختلف حصّوں میں لگائی گئی ہیں۔ بعض پہاڑوں میں خُوب اچھّی طرح سے لگ گئیں ہیں۔ بعض میدانوں میں۔اِس درخت کی نسبت دو اُمُور خاص قابلِ تذکرہ ہیں ایک یہ کہ یہ بہت جلد سیدھا بڑھ جاتا ہے۔ دُوسرے ہوا کی درستی کے لئے یہ نہایت مُفید ثابت ہوا ہے۔ اسکی لکڑی بھی بہت مضبُوط ہوتی ہے اور عمارت کے مطالب کے لئے عین موزُوں ہے۔کئی نشیبی اور مرطُوب مقامات میں جہاں کی آب و ہوا دَلدل اور نمی کی وجہ سے خراب رہتی تھی اسے لگایا گیا اور اِس نے وہاں بہت جلد اپنے قدم مضبُوطی کے ساتھ جما کر ہوا کی خرابیوں کو درست کر دیا۔ زمین کی

زائد رطوبت کو یہ بآسانی جذب کر لیتا ہے اس کے پتّوں سے بہت اچھی خوشبو نکلتی ہے اور دُور دُور تک ہوا کو مُعطّر کر دیتی ہے۔ ولایت میں اس کے پتّوں سے تیل نکالا جاتا ہے جسے **یوکلپ ٹس آئل** (Eucalyptus oil) کہتے ہیں۔ یہ بہت گراں بِکتا ہے اور زیادہ تر ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رو مال میں اس کے چند قطرے ڈال کر سُونگھنا زکام کے لئے ازبس مُفید ہے۔ جن دنوں موسم کی خرابی کی وجہ سے امراض مُتعدّی پھیل جاتے ہیں اُن دنوں اسے رو مال وغیرہ میں ٹپکا کر پاس رکھنا انتہا درجہ مُفید صحّت پایا گیا ہے۔ ہوا کے زہریلے اثر کو دُور کرنے کا اِس میں خاص وصف ہے۔ یُوں خوشبو بھی اس کی دلرُبا ہوتی ہے۔ کوہ نیلگری پر جہاں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے انگریز سوداگروں نے اِس کے پتّوں سے تیل نکالنا شرُوع کر دیا ہے۔ مُلکِ آسٹریلیا میں جہاں اِس درخت کا وطن ہے اِس کے پتّوں کو پِیس کر گولیاں بنائی جاتی ہیں اور انہیں ہر قسم کے بُخار میں کھایا جاتا ہے۔ سفر یا کثرت کام کی وجہ سے جب تکان معلُوم ہوتا ہے تو اس کے پتّوں کو پانی میں جوش دیکر شِیر گرم پانی سے نہاتے ہیں۔ آسٹریلیا میں اِس کی لکڑی ریلوے کی پٹڑی کے نیچے زیادہ تر ڈالی جاتی ہے۔ عمارت اور ٹِلوں کے مصرف میں آتی ہے اور اِس سے جہاز بھی بنائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ درخت ہر طرح سے کار آمد ہے۔ اور اِسکے نئے نئے فوائد روز بروز نکلتے آتے ہیں+

طریقِ کاشت اِس درخت کی کاشت زیادہ تر بیجوں کے ذریعہ

موسم برسات میں کی جاتی ہے۔ گو بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں مگر پھوٹنے پر پنیری بہت جلد اونچی ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کیاریوں کو درست کر کے چھ چھ انچ کے فاصلہ پر ان میں قطاریں بنا دیں۔ ان قطاروں پر بیج بو دیں۔ جب پنیری چھ انچ اونچی ہو جاوے تو اسے اکھاڑ اکھاڑ کر کیاریوں میں چھ چھ انچ کے چوگرد فاصلہ پر لگا دیں۔ یعنی ہر ایک پودے کا باہمی فاصلہ چاروں طرف سے چھ انچ سے کم نہو۔ مگر اس طرح لگانے سے یہ دیکھ لیں کہ کسی پنیری کی جڑ چار انچ سے زیادہ نہو۔ اگر زیادہ ہو تو تیز قینچی سے زائد حصّہ زیرین کاٹ دیں۔ جب درخت تین تین فٹ اونچے ہو جاویں تو انہیں مٹّی کے گولے سمیت اکھاڑ اکھاڑ کر جہاں چاہیں مستقل طور پر لگا دیں۔ اس عمل کے لئے ماہ فروری اور مارچ عمدہ خیال کیا جاتا ہے +

عام کیفیت علاقۂ مدراس میں یوکلپ ٹس کو "کرپور مرم" کہتے ہیں۔ گویا اسے کافور کی ایک قسم سمجھتے ہیں۔ کوہ نیلگری میں اِسکے اٹھارہ سالہ درخت ۹۴ فٹ تک بلند ہو گئے ہیں +

جامن

Eugenia Jambolana

N. O. ... ... Myrtaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جامن	یوجی نیا جمبولے نا

بیان و استعمال یہ درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے

اس کی لکڑی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور اس کا وزن فی مکعب
فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس پر گھن وغیرہ موذی
کیڑے مکوڑے حملہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور
اس سے آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بھی طیار کیئے جاتے ہیں۔ پانی کے اندر
یہ بہت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کنوؤں کے لئے
نہایت عمدہ خیال کی جاتی ہے۔ اس کی چھال رنگنے اور چمڑہ پکانے
کے مصرف میں آتی ہے۔ اور ادویات میں بھی خرچ ہوتی ہے۔ اس کا
پھل کھایا جاتا ہے اور اس سے سرکہ وغیرہ بھی طیّار کیا جاتا ہے۔ یہ
درخت اُن درختوں میں سے ایک ہے جس پر ریشمی ٹسر کے کیڑے پالے
جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی بآسانی
تمام کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت ہندوستان کے مختلف حصّوں میں اقسامِ جامن کے
درخت تعداد میں قریب نوّے کے پائے جاتے ہیں۔ رائے جامن جسے لاطینی
زبان میں یوجی نیا اوپرکیولے ٹا (Ergenia Operculata)
کہتے ہیں اور جموا زیادہ مشہور ہیں +

رنگ چوُل

Euonymus Lacerus

N. O. ... ... Celastrineæ
TRIBE ... ... Euonymeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ایو اونی مس لے سی رس۔	رنگ چوُل۔ گُلے۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبوط۔ پائیدار اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس پر زیادہ تر کھُدائی کا کام ہوتا ہے۔ اِس کے بیجوں کی مالا بنا کر پہنی جاتی ہے ÷

طرِیق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں ÷

عام کیفیت یہ درخت ضلع شملہ اور ہزارہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کے کئی اور بھی درخت ہوتے ہیں مگر اِس کی لکڑی سب میں عمدہ خیال کی جاتی ہے ÷

کٹھ بیل

Feronia Elephantum
(The wood apple)

N. O. ... ... Rutaceæ
TRIBE ... ... Aurantieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ووڈ ایپل + فی رونیا ایلی فن ٹم	کٹھ بیل ۔ کیتھ

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔ اور یہ زیادہ تر عمارت۔ گاڑیاں اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس میں سے صمغ عربی (کیکر کے گوند) کے مانند گوند نکلتا ہے۔ اِس کا پھل تُرش ہونے کی وجہ سے کسی قدر کھایا جاتا ہے۔ اور عام طور پر اِس کی چٹنی بنائی جاتی ہے یا اچار ڈالا جاتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ۔ ممالکِ متوسط۔ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

کامروپ

Ficus Retusa

N. O. ... ... Urticaceæ
TRIBE ... ... Ficeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
فای کس ری ٹیوسا	کامروپ۔ زیر

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ در اصل یہ اقسام **فائی کس** (Ficus) (برگد) میں سے ایک ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید۔چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔اور اِس پر بہت خُوبصُورت جوہر ہوتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۴۱ پونڈ تک ہوتا ہے اِس سے میزیں الماریاں کواڑوں کے دلے اور دیگر آرائشی سامان بہت عُمدہ طیّار کیا جا سکتا ہے۔ سایہ بھی اِس کا بہت ٹھنڈا اور گھنا ہوتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت بہ آسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت سُندربن واقع بنگال میں بکثرت پایا جاتا ہے + واضح ہو کہ فائی کس (برگد) کی ہندوستان میں اسّی اقسام سے زیادہ

پائی جاتی ہیں۔ اِن میں سے بڑ (فائی کس انڈیکا) (Ficus Indica)
پاکر یا پلکھن (فائی کس ان فک ٹوریا) (Ficus Infectoria)
پیپل (فائی کس ری لی جی اوسا) (Ficus Religiosa)
گگیری یا ربڑ کا درخت (فائی کس ای لس ٹی کا) (Ficus Elastica)
گولر (فائی کس گلو می ری ٹا) (Ficus Glomerata)
انجیر (فائی کس کے ری سا) (Ficus Carica)
مشہور درخت ہیں اور کم و بیش ہر جگہہ پائے جاتے ہیں۔ اِن کا مُفصّل بیان اِس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ اِن کی لکڑی عمارت یا آرائشی سامان بنانے کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہوتی ٭

Filicium Decipiens

N. O. ... ... Burseraceæ
TRIBE ... ... Bursereæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کوٹوپوے رس (زبان تامل)	فی لی سی ام ڈی سی پائینس

بیان و استعمال اِس درخت کے پتّے نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۶۸ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ عمارت کے کام کے لئے نہایت عمدہ خیال کی جاتی ہے ٭

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں ٭

عام کیفیت علاقۂ مغربی گھاٹ میں ساڑھے چار ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ٭

پاپڑا

Gardenia Latifolia

N. O. ... ... Rubiaceæ

Tribe ... ... Gardenieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پاپڑا۔ بن پنڈالو	گارڈی نیا لے ٹی فولیا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ صاف بہت سخت۔ مضبُوط اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس پر خُوبصُورت جوہر بھی ہوتے ہیں۔ اور نہ یہ پھٹتی ہے نہ خم کھاتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خراد اور کنگھیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے اور اِسپر کھُدائی کا کام بھی بہت اچھّا ہوتا ہے چنانچہ اسے چکڑی کی لکڑی کا قائمقام سمجھا جاتا ہے ٭

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں

عام کیفیت یہ درخت ممالکِ مُتوسّط۔ وُسط ہند۔ بنگال اور صوُبہ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

بُلیلی

Givotia Rottleriformis

N. O. ... ... Euphorbiaceæ
Tribe ... ... Hippomaneæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
گی ووٹی آراٹل ری فارمس	بُلیلی (تامل زبان)

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اِس کی لکڑی سفید نہایت سُبک بہت نرم اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۱۴ پونڈ ہوتا ہے۔ اِس سے زیادہ تر آرایشی سامان تصویریں۔ کھلونے۔ جالیاں اور پھل وغیرہ بنائے جاتے ہیں اِسکے بیجوں سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے۔ اسے نازک کلوں کے پُرزوں پر لگاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت دکّن۔ ریاستِ میسُور اور مشرقی گھاٹ

کے علاقہ میں زیادہ پایا جاتا ہے +

شن گرنگی

Gluta Travancorica

N. O. ... ... Anacardiaceæ
Tribe ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شن گرنگی (تناولی مدراس)	گلیوٹا ٹراون کوری کا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ نہایت مضبوط چکنی اور پُر جوہر ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۶ پونڈ سے لیکر ۵۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے عمارتی اشیاء کے علاوہ میزیں۔ کُرسیاں۔ الماریاں وغیرہ آرایشی سامان نہایت خوبصورت اور پائدار طیّار کئے جا سکتے ہیں۔ رنگ روغن اس پر بہت کھُلتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت تناولی گھاٹ اور علاقۂ ٹراونکور میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

گُمار

Gmelina Arborea

N. O. ... ... Verbenaceæ
TRIBE ... ... Viticeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
گمے لائی نا آر بوریا۔	گُمار۔ گمار۔

بیان و استعمال یہ درخت اُونچے قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا
بت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی زردی یا سُرخی مائل سفید۔ نرم۔ چکنی۔
نہایت چمک دار۔ مضبوط اور پائدار ہوتی ہے۔ نہ یہ پھٹتی ہے اور نہ خم
کھاتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۱ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک ہوتا
ہے۔ یہ پانی کے اندر نہایت دیرپا ثابت ہوتی ہے۔ اور آرایشی سامان بھی
اِس سے بہت خوش وضع اور عُمدہ بنتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ رنگ و روغن
اِسپر بآسانی ہو جاتا ہے۔ اور بہت کھلتا ہے۔ عمارت کے مطلب کے تختوں
میز۔ کرُسیوں۔ الماریوں۔ گاڑیوں۔ پالکیوں۔ کشتیوں۔ ڈونگیوں۔ کھلونوں اور ہر طرح
کے آرایشی سامانوں کے لئے اِس کی قدر کی جاتی ہے۔ علاقۂ برہما میں
اِس پر کھُدائی کا کام زیادہ کیا جاتا ہے۔ کپتان بیکر صاحب لکھتے ہیں
کہ تصویروں کے چوکھٹوں اور باجوں کے لئے یہ لکڑی عین موزُوں ہے
اِس کا پھل کھایا جاتا ہے اور چھال اور جڑ دیسی ادویات کے مصرف

میں آتی ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں قلموں یا بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں۔ یہ درخت بہت جلد بڑھکر چند سال کے اندر ہی اندر قد آور ہو جاتا ہے۔ چھ مہینہ کے اندر اس کی پنیری قریب چار فٹ اونچی ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ نرم رہتی ہے ہرن اس کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ اس لئے شروع شروع میں خاص نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قلموں کے ذریعہ اس کی کاشت میں بڑی سہولیت رہتی ہے بیج جون میں درخت سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اگر بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت مدِ نظر ہو تو انہیں کسی گڑھے میں خشک پتّوں کی تہ میں دبا کر تر کر دینا چاہئے۔ دو مہینوں تک اسی حالت میں رہنے دینا چاہئے حسبِ ضرورت پتّوں کو تر کرتے رہیں۔ شروع موسم برسات میں بیج بونے کے قابل ہو جاتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت علاقہ برار۔ اودھ۔ آسام۔ بمبئی اور ممالکِ متوسّط میں بکثرت پایا جاتا ہے +

رودراکش

Guazuma Tomentosa

N.O. ... ... Sterculiaceœ
TRIBE ... ... Buettnerieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رودراکش	گوآزُوماٹومن ٹوسا

بیان و استعمال۔ عالمانِ علمِ نباتات اِس درخت کا وطن مُلکِ امریکہ فرماتے ہیں۔ مگر جنوُبی ہند میں یہ ہمیشہ سے پایا جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی ہلکے بھوُرے رنگ کی ہوتی ہے اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۲ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر صندُوق۔ میزیں۔ کرُسیاں۔ الماریاں وغیرہ چوبی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس درخت کے بیج تجارت کی چیز ہیں اِن سے گلے میں پہننے کی مالائیں اور سمرنیاں (تسبیح) وغیرہ بنائی جاتی ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس درخت کی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

انجن

Hardwickia Binata

N. O. ... ... Leguminosæ
TRIBE ... ... Cynometreæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہارڈوک یا بائی نے ٹا	انجن

بیان و استعمال اس درخت کا ہر سال پت جھڑ ہوجاتا ہے۔ اسکی جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ، چکنی اور انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۷۷ پونڈ سے لیکر ۸۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ ہندوستان کی لکڑیوں میں سے یہ اوّل درجہ کی مضبوط اور وزنی لکڑی شمار کی جاتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور پلوں کی تعمیر میں صَرف ہوتی ہے۔ اور اِس سے کئی طرح کا آرایشی سامان بھی طیار کیا جاتا ہے۔ اِس کی چھال سے نہایت مضبوط اور قیمتی ریشہ بر آمد ہوتا ہے جس سے رسّے وغیرہ بٹے جاتے ہیں۔ اِس کا گوند بھی کئی کاموں میں آتا ہے۔ اِس کے پتّے چارے کا کام دیتے ہیں *

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں *

عام کیفیت یہ درخت صوبۂ مدراس۔ ممالکِ متوسط۔ ریاستِ میسور اور

علاقۂ باندا ہمیرپور میں بکثرت پایا جاتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں ہارڈوک یا پن نے ٹا (Hardwickia Pinnatæ) اور مدراسی زبان میں کولاڈو کہتے ہیں۔اِس کی لکڑی بھی خاصی مضبوط اور وزنی ہوتی ہے اور عمارت کے مصرف میں آتی ہے +

سُندری

Heritiera Littoralis

N. O. .. ... Sterculiaceæ
Tribe ... ... Sterculieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہیری ٹاہی رالٹورسے لس	سُندری

بیان و استعمال یہ درخت قدمیں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ۔چکنی اور بہت سخت ہوتی ہے۔اِس کی گیلی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۱۰۴ پونڈ تک ہو جاتا ہے مگر خشک لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ لکڑی بہت پائدار اور انتہا درجہ کی مضبوط ہوتی ہے۔عمارت کے کام کے علاوہ اِس سے زیادہ تر بگھیوں کے بمب اور

صندوق۔ میزیں۔ کُرسیاں۔ کوچ اور الماریاں وغیرہ طیّار کی جاتی ہیں۔ کلکتہ میں اِس سے کشتیاں بھی بنائی جاتی ہیں۔ اور اِس مطلب کے لئے اِس کی مانگ کبھی کم نہیں ہوتی +

طریق کاشت موسمِ برسات میں اِس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ بآسانی کی جا سکتی ہے۔ اِس میں بڑی خُوبی یہ ہے کہ کاٹنے کے بعد بہت جلد خود بخود پھر سرسبز ہو جاتی ہے۔ وہ اراضیات جن میں سیلاب ہر سال آتا رہتا ہے۔ یہ درخت بزودی تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ درخت دریاؤں کے کناروں کو بہت پسند کرتا ہے +

عام کیفیت سُندربن واقع بنگال میں بڑی بھاری پیدا وار اسی درخت کی ہے۔ اسی جنگل سے یہ لکڑی ہندوستان کے مُختلف حصّوں کو جاتی ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت مغربی گھاٹ اور علاقۂ ٹراونکور میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں Heritiera Papilio کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی نہایت مضبُوط وزنی اور سُندری کے مُشابہ ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور آلاتِ کاشتکاری کے مصرف میں آتی ہے +

کورا

Holarrhena Antidysenterica

N. O. ... ... Apocyneæ
TRIBE ... ... Plumerieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ہولرہی نا ان ٹی ڈی سن ٹے ری کا	کورا-کوارہ-کچری

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی سفید۔نرم اور چکنی ہوتی ہے۔اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۳۳ پونڈ سے لیکر ۳۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔سہارنپور اور ڈیرہ دُون میں اِسپر زیادہ تر کھدائی کا کام کیا جاتا ہے۔علاقۂ آسام میں اِس سے میزیں۔کُرسیاں۔الماریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔اور صُوبۂ مدراس میں یہ بالخصُوص خراد کے مصرف میں آتی ہے۔اِسکی چھال۔پتے۔پھل اور بیج ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ہملٹن صاحب لکھتے ہیں کہ اِسکی لکڑی کی مالائیں آسام کے باشندے خاص امراض میں پہنتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ اودھ۔گڑھ وال۔برار۔ممالکِ متوسّط۔بنگال

آسام اور دکّن میں بکثرت پایا جاتا ہے +

ترپوُ

Hopea Parviflora

N. O. ... ... Dipterocarpeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ترپوُ (کناری زبان)	ہوپیا پاروی فلورا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے۔ اور اِس کی لکڑی اندر سے چکنی۔ سخت اور بھُورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۲ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ علاقۂ ملیبار اور جنوُبی کنارا میں یہ لکڑی بکثرت پیدا ہوتی ہے +

دھولی

Hymenodictyon Excelsum

N O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Cinchoneæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
دھوٹی۔ پھلدو	ہای می نوڈک ٹی ان۔ اک سل سم

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی نرم اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۳۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر پالکیاں۔ کھلونے اور آلاتِ کشاورزی وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اس کی اندرونی چھال ادویات اور چمڑہ پکانے کے کام میں آتی ہے اور اسکے پتے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں+

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں+

عام کیفیت یہ درخت پنجاب۔ اودھ۔ وسطِ ہند اور صوبۂ دراس میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ہای می نوڈک ٹی ان تھرسی فلورم** (Hymenodictyon Thyrsiflorum) اور ہندوستانی

زبان میں پُتر گر کہتے ہیں۔ یہ زیادہ تر شمالی اور مشرقی حصۂ بنگال میں پایا جاتا ہے +

رنگن

Ixora Parviflora
(The Torch Tree)

N. O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Ixoreæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
رنگن۔ کوٹا گندھل	ٹارچ ٹری۔ اگزورا پاروی فلورا۔

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اسکی لکڑی اندر سے چکنی۔ بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۷ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور خراد کے کام میں آتی ہے۔ اور اس پر کھُدائی کا کام بھی اچھّا ہوتا ہے۔ اسکی سبز شاخوں سے مشعلیں بناتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں یا قلموں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت بنگال۔ وسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں بکثرت پیدا ہوتا ہے +

اخروٹ

Juglans Rega
(The Walnut)

N. O. ... ... Juglandeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
اخروٹ	وال نٹ ٹری + جگ لنس ری جیا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کی جگہ کی لکڑی چکنی۔ خاصی مضبوط اور سفیدی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس پر بہت خوبصورت جوہر ہوتے ہیں اور روغن کرنے سے یہ بہت چمک دار ہو جاتی ہے۔ اس سے زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ بندوقوں کے کندے۔ صندوقچے اور دیگر آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی چھال رنگنے۔ دانتوں پر صفائی کی غرض سے ملنے اور ادویات کے مصرف میں آتی ہے۔ پنجاب میں اسے "دنداسہ" کہتے ہیں۔ اخروٹ کے ہرے خول کو بھی بعض اوقات لبوں کو سرخ کرنے کی مراد سے ملتے ہیں۔ نیز یہ کپڑے رنگنے اور چمڑہ پکانے کے کام آتا ہے۔ جنگلی اخروٹ کا چھلکا بہت سخت ہوتا ہے۔ اور اسے کھانے کے لئے پہلے پتھر یا اینٹ سے توڑنا پڑتا ہے۔ جن اقسام کی کاشت کی جاتی ہے اُن کے چھلکے نرم و نازک ہوتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے اِن

اخروٹوں کو **کاغذی** اخروٹ کہتے ہیں۔ اخروٹ کا تیل بھی نکلتا ہے اور یہ کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اِس کے پتّے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں +

طریق کاشت۔ اِس کی کاشت پہاڑوں میں بیجوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ماہ ستمبر میں پھل پک جاتے ہیں۔ انہیں گھڑوں میں ریت کے اندر رکھ دیتے ہیں۔ اور گھڑوں کو زمین میں داب دیتے ہیں۔ گھڑوں کے مُنہ پر لکڑی کی ڈاٹ لگا دیتے ہیں۔ جنوری یا فروری میں اِن کو بو دیتے ہیں۔ کیاریوں میں بو کر پُوری پُوری حفاظت کرنی پڑتی ہے اور باڑ گھنی لگانی پڑتی ہے ورنہ بندر اور کئی اور جانور انہیں کھا جاتے ہیں۔ پہلے اگر کے بیج گملوں میں بوئے جاویں تو بہت بہتر ہے۔ چھٹے مہینہ میں یہ پھُوٹ آتے ہیں۔ جب پنیری ایک سال کی ہو جاوے تو اُس کی جڑ کی مُوسلی کسی قدر کاٹ کر کیاریوں میں لگا دیں۔ جب پنیری پُورے تین سال کی ہو جاوے تو موسم برسات میں اسے مُستقل جگہہ لگا سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقۂ کشمیر اور کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اضلاع ہزارہ کانگڑہ اور شملہ میں بھی یہ کم و بیش پیدا ہوتا ہے +

پُولا

Kydia Calycina

N. O. ... ... Malvaceæ
TRIBE ... ... Bombaceæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
کائی ڈیا کے لی سائینا	پُولا - برنگا

بیان و استعمال یہ درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے - اور اس کی لکڑی سفید اور نرم ہوتی ہے - اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارت اور آلاتِ کشاورزی کے مصرف میں آتی ہے - اس پر کھُدائی کا کام بھی بہت اچّھا ہوتا ہے - اس کی اندرونی چھال سے ریشہ بر آمد ہوتا ہے جس سے رسّیاں وغیرہ طیار کیجاتی ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ممالکِ متوسّط میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پیدا ہوتا ہے +

باکلی

Lagerstromia Parviflora
N. O. ... ... Lythrarieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
لے گرسٹرومی آپار وی فلورا	باکلی ۔ دہاورا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی نہایت سخت مضبُوط اور بھُورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اور اِس سے بگھیوں کے بمب اور آلاتِ کاشتکاری وغیرہ بھی طیّار کئے جاتے ہیں۔ اِس کا کوئلہ درجۂ اوّل کا شمار کیا جاتا ہے۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور اِس پر شگاف دینے سے گوند بر آمد ہوتا ہے۔ نیز اِس درخت پر ریشمی ٹسّر کے کیڑے پائے جاتے ہیں+

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں+

عام کیفیت یہ درخت ممالکِ مُتوسّط۔ آسام اور علاقۂ کمایُوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں لے گرسٹرومی آماٹی کروکاریہ (Legerstromia Microcarpa)

اور تامل زبان میں **بن ٹیک** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بہت اچھی ہوتی ہے۔ اور زیادہ تر عمارت اور جہاز سازی کے مصرف میں آتی ہے۔
اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **لے گر سٹرومی آری جی نی** اور بنگالی زبان میں **جرول** کہتے ہیں۔ یہ مشرقی بنگال۔ آسام۔ مغربی گھاٹ اور رتنا گری کے شمال میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ علاقۂ سلہٹ۔ کچھار اور چٹا گانگ میں اِس کی لکڑی کی نہایت قدر کی جاتی ہے یہ بھی زیادہ تر عمارت اور جہاز سازی میں استعمال کی جاتی ہے۔ مگر اِس سے عام گاڑیاں۔ توپوں کی گاڑیوں کے بعض حصّے اور کشتیاں بھی کچھ کم تیار نہیں کی جاتیں۔ چُونکہ یہ درخت بہت خُوبصُورت ہوتا ہے۔ اِس لئے تزئینِ باغ کی غرض سے بھی اسے لگاتے ہیں ÷

چیریرہ

Litsæa Zeylanica

N. O. ... ... Lauraceæ
TRIBE ... ... Litsaeaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چیریرہ	لٹ سی آ زے لے نی کا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اس کی لکڑی سُرخی مائل سفید اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا

وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۳۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔صوبہ مدراس میں یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کے پھل سے تیل نکلتا ہے جسے جلایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ضلع شملہ اور شرقی بنگال میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک اور درخت علاقۂ شماہ وکمایوں میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **لٹ سی آکون سی می لس** (Litsæa Consimilis) اور ہندوستانی زبان میں چھریرا کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی عمدہ ہوتی ہے اور اِس کے پھل سے تیل نکلتا ہے۔یہ تیل چراغوں میں جلایا جاتا ہے +

بول پالے

Lophopetalum Wightianum

N. O. ... ... Celastreæ
Sub-Tribe ... ... Euonymeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بول پالے (کناری زبان)	لوفوپی ٹے لم وائی ٹی اے نم

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز

رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخی مائل سفید۔ خاصی مضبُوط اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۲۸ پونڈ سے لیکر ۲۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ علاقۂ جنُوبی کنارا میں یہ عمارت کے کام کے لئے بہت عُمدہ سمجھی جاتی ہے +

طریق کاشت موسِم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت علاقۂ جنُوبی کنارا میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

کویلا

Machilus Odoratissima

N. O. ... ... Lauraceæ
TRIBE ... ... Perseaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کویلا۔ سوم	مے چی لس اوڈرے ٹِس سی ما

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بڑا اُونچا ہوتا ہے اِس کی لکڑی اندر سے خاصی مضبُوط۔ سخت اور چکنی ہوتی ہے۔ چرنے کے بعد اِسکا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۶ پونڈ سے لیکر ۴۳ پونڈ تک ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے علاقۂ آسام میں اِس کے پتّوں پر "مونگا" ریشم کے کیڑے بوئے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسِم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کوہ دار جلنگ۔ علاقۂ آسام اور اضلاع ہزارہ و شملہ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

آم

Mangifera Indica
(The Mango Tree)

N. O. ... ... Anacardiaceæ
Tribe ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آم۔ انب	مینگوٹری + مینگی فے را انڈیکا

بیان و استعمال پیوندی آم کا اِس موقعہ پر کچھ ذکر نہیں ہے۔ صِرف دیسی آم سے سروکار ہے جس کی لکڑی عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔ یہ درخت قد میں اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اسکی لکڑی اندر سے سفید اور نرم ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر تعمیر مکانات۔ صندوق اور ڈونگیاں وغیرہ بنانے میں استعمال کیجاتی ہے۔ پھل بیسیوں طرح کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں گٹھلیوں کے ذریعہ اِس کی کاشت باسانی تمام کرسکتے ہیں۔ تازہ گٹھلیاں بہت جلد پھوٹ آتی ہیں۔ پرانی گٹھلیوں کی طاقت زائل ہو جاتی ہے +

عام کیفیت آم کا درخت پنجاب کے خاص خاص اضلاع۔ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ۔بہار۔بنگال۔آسام۔دکن اور مدراس میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسی قسم کا ایک اور درخت علاقۂ آسام اور سلہٹ میں بہ افراط پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں مینگی فے رائسل وے ٹی کا (Mangifera Sylvatica) اور ہندوستانی زبان میں بن آم یا لکشمی آم کہتے ہیں۔اِس کی لکڑی آم کی لکڑی سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔اور اِسکا پھل کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے+

تُومبڑی

Marlea Begoniæfolia

N. O. ... ... Carnaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
تُومبڑی۔تُومڑی	ماریلابی گونی فولیا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اِس کی لکڑی اندر سے سفید۔نرم اور چکنی ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔اِسکے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں+

عام کیفیت اضلاع شملہ اور سلہٹ میں یہ درخت بہ افراط پایا جاتا ہے +

نیم

Melia Indica
(The Meargosa Tree)

N. O. ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Melieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
نیم	مارگوساٹری + می لیا انڈیکا

بیان و استعمال یہ درخت اونچا اور گھیر دار ہوتا ہے۔ اور اسکے جگر کی لکڑی سرخ اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور جہاز سازی کے مصرف میں آتی ہے۔ گاڑیاں۔ آلاتِ کاشتکاری اور آرائشی سامان بھی اس سے طیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی جڑ۔ چھال اور پتے ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں اس کے پھل پک جانے پر کسی قدر کھائے جاتے ہیں اور بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے جس کا صرف بالخصوص ادویات کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ جل بھی سکتا ہے مگر دھواں بہت دیتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے

مگر ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ۔ بنگال اور مدراس میں بافراط پیدا ہوتا ہے +
نیم کے پُرانے درختوں سے ایک رقیق شئے برآمد ہوتی ہے جسے نیم کے آنسو کہتے ہیں۔ اِس کا استعمال بطور ادویہ کیا جاتا ہے +

بکاین

Melia Azedarach
(The Persian Lilac-Bead Tree)

N. O. ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Melieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بکاین - دریک	بَیڈٹری + می لیا ازے ڈے رچ

بیان و استعمال یہ درخت بھی نیم کی ایک قسم ہے اور اِسکی لکڑی اندر سے سفید اور نرم ہوتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۴۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے یا اِس سے آرایشی سامان طیار کئے جاتے ہیں۔ بڑی خُوبی اِس میں یہ ہے کہ گُھن وغیرہ مُوذی کیڑے اور دیک اِس کے پاس تک نہیں آتیں۔ اِسکی بھی جڑ۔ چھال۔ پتے۔ پھل وغیرہ ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اِسکے بیجوں کا تیل بالعموم مرہموں میں ڈالا جاتا ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں پایا جاتا ہے یہاں تک کہ بلوچستان کی پہاڑیوں میں بھی بافراط پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا

ایک اور درخت علاقۂ دکن میں ہوتا ہے جسے نیم بڑا (Melia Dubia)
می لیا ڈیوبیا کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی قریب قریب تمام اُنہیں مطالب
میں استعمال کی جاتی ہے جن میں بکاین کی کی جاتی ہے۔ اِس درخت میں بڑا
وصف یہ ہے کہ یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے ٭

ناگیسر

Mesua Ferrea

N. O. ... ... Guttiferæ
TRIBE ... ... Calophylleæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناگیسر	می سوآ فری آ

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔
اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل سُرخ اور انتہا درجہ کی سخت اور مضبوط
ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۷۰ پونڈ سے لیکر ۷۶ پونڈ تک ہوتا
ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور پُلوں کی تعمیر میں صَرف کی جاتی ہے۔ اور بھی کئی
چیزیں اِس سے بنتی ہیں مگر سخت ہونے کی وجہ سے اِس پر محنت بہت
کرنی پڑتی ہے۔ اِس کے پھُول بہت خُوبصُورت ہوتے ہیں۔ اِس لئے
تزئینِ باغات کی غرض سے بھی اسے لگاتے ہیں۔ جزیرۂ لنکا میں اِس کی
گٹھلی سے تیل نکالا جاتا ہے اور اسکے پھُولوں کا عطر بہت قیمتی ہوتا ہے ٭

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت مشرقی بنگال۔ آسام۔ اور صوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

چمپہ

Michelia Champaca

N. O. ... ... Magnoliaceæ

Tribe ... ... Magnolieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
می چے لیا چم پے کا	چمپہ

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بلند ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی نرم۔ پائدار اور بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ رنگ روغن اس پر خوب کھلتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۴۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے یا اِس سے ڈھول۔ کشتیاں۔ ڈونگیاں۔ میزیں۔ کرسیاں۔ الماریاں وغیرہ طیار کی جاتی ہیں۔ اِس کے پھولوں سے بہت عمدہ خوشبو نکلتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں ۵۰۰۰ فٹ

کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ نیپال۔ بنگال۔ آسام۔ مغربی گھاٹ اور علاقۂ کنارا میں بکثرت خود رو ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت کوہ ہمالیہ کے مشرقی سلسلہ میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **می چے لیا اگ سل سا** (Miehella Exelsa) اور ہندوستانی زبان میں بڑا یا سفید چمپہ کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی پایدار ہونے کی وجہ سے عمارت اور آرایشی سامان طیار کرنے کے مصرف میں آتی ہے +

مولسری

Mimusops Elengi

N. O. ... ... Sapotaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مولسری	می میوسوپس النگی

بیان و استعمال یہ درخت قد میں اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخ اور نہایت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۸ پونڈ سے لیکر ۸۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے یا اِس سے میزیں۔ الماریاں اور گاڑیاں وغیرہ بناتے ہیں۔ اِس کے ستاروں کی مانند پھُول بہت خوشبو دار ہوتے ہیں اِس لئے اِن سے قیمتی عطر کھینچا جاتا ہے۔ اِس کا پھَل کھایا جاتا ہے اور بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ اِس کی چھال ادویات کے کام میں آتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی بآسانی کاشت کر سکتے ہیں مگر یہ درخت جلد جلد بڑھنے والوں میں نہیں ہے +

عام کیفیت یہ درخت مغربی گھاٹ اور علاقۂ کنارا میں بکثرت خود رو ہوتا ہے۔ ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں اسے لگا سکتے ہیں۔ اس کے پھولوں کے ہار بہت خوش نما ہوتے ہیں +

کھرنی

Mimusops Indica

N. O. ... ... Sapotaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کھرنی	مائی میو ساپس اِن ڈِی کا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ اسکے جگر کی لکڑی۔ سُرخ۔ چکنی۔ بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۰ پونڈ سے لیکر ۷۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ بوجہ پائیداری زیادہ تر عمارت اور کولھوؤں کے مصرف میں آتی ہے۔ خراد کے کام میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اِس کا پھل بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ کچے پھلوں کا اچار مربہ وغیرہ پڑتا ہے اور پکا ہوا کئی طرح سے کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے ریت میں یہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔

جن مقامات میں سطح زمین سے پانی بہت دُور ہوتا ہے وہاں یہ بغیر مصنوعی آبپاشی کے بمشکل سے تناور ہو سکتا ہے +

عام کیفیت صُوبۂ مدراس اور وُسط ہند میں یہ درخت بکثرت خود رو پایا جاتا ہے +

شہتُوت

Morus Indica

N. O. ... ... Urticaceæ
Tribe ... ... Mareæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
شہتُوت۔ تُوت	مل بری + مورس آن ڈی کا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید۔ سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ آلاتِ کاشتکاری اور چوبی اثاث البیت کے مصرف میں آتی ہے۔ شہتُوت جلیبہ یا بیدانہ وغیرہ جو پھل کے طور پر کھائے جاتے ہیں اِس کی پیوندی قسموں کی پیداوار ہیں۔ علاقۂ کشمیر اور آسام میں اِس کی کاشت بالخصُوص پتّوں کے لئے کی جاتی ہے جن پر

ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں۔ قلموں یا ٹونٹوں (Root Suckers) کے ذریعہ اِسکی کاشت بآسانی کرسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں پایا جاتا ہے کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک یہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت زیادہ تر اضلاع ہزارہ و شملہ میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **مورس سیررے ٹا** (Morus Serrata) اور ہندوستانی زبان میں **کیمو** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی چونکہ مضبوط۔ خوبصورت اور چمک دار ہوتی ہے۔ اِس لئے میزیں۔ الماریاں اور دیگر آرایشی سامان طیّار کرنے کے مصرف میں آتی ہے۔ شملہ میں اِس پر کُھدائی کا کام زیادہ کیا جاتا ہے +

کہتے ہیں کہ شہتوت مُلک ایران کا نہایت تعریف کے قابل ہوتا ہے۔ اِس کا پھل بہت لنبا۔ موٹا اور انتہا درجہ شیریں ہوتا ہے۔ چنانچہ اہلِ فارس اسے سایہ میں خُشک کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور شکر پاروں کی طرح سفر میں استعمال کرتے ہیں۔ بسا اوقات شکم سیر ہو کر صرف اسی سے کھانا کھا لیتے ہیں۔ ایرانی اقسام کا پیوند اگر یہاں کے شہتوت پر کیا جاوے تو کامیابی میں کچھ شک نہیں ہو سکتا +

آش پھل

Nephelium Longana
(The Longan)

N. O. ... ... Sapindaceæ
TRIBE ... ... Sapindeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آش پھل	لونگن + نی فی لی ام لونگے نا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۱۵ پونڈ سے لیکر ۳۶ پونڈ تک ہوتا ہے یہ میزیں الماریاں وغیرہ آرائشی سامان طیّار کرنے کے لئے عین موزون ہے پھل کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت۔ موسم برسات میں بیجوں یا ٹونٹوں وغیرہ کے ذریعہ اس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت۔ بنگال مدراس اور علاقۂ میسُور میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ لیچی پھل بھی اسی کی ایک قسم ہے +

کملائی

Odina Wodier

N. O. ... ... Anacardiaceæ
Trbie ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کملائی۔ کموُل	اوڈی نا وو ڈائر

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی چرنے کے وقت سُرخ اور بعد میں سُرخی مائل بھوری ہو جاتی ہے۔ یہ چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہہ زیادہ تر نیزوں کے دستے۔ گاڑیاں اور کُولھو بنانے میں صرف کی جاتی ہے مگر میزیں۔ الماریاں وغیرہ آرائشی سامان بھی اِس سے بہت عُمدہ طیار کئے جا سکتے ہیں۔ اِس کے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ اور ہاتھی اِس کے بہت شائق ہوتے ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسکا گوند کاغذ سازی۔ اور کپڑا رنگنے کے کام میں آتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت راجپوتانہ کی پہاڑیوں اور ممالکِ متوسّط کے جنگلات

میں بکثرت پایا جاتا ہے ٭

کٹئو

Olea Ferrugineæ

N. O. ... ... Oleaceæ
Tribe ... ... Oleineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کٹئو	اولی آ فرریوجی نیا۔

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اس کے جگر کی لکڑی رنگ میں بھورے اور انتہا درجہ کی سخت اور وزنی ہوتی ہے۔اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۵ پونڈ سے لیکر ۸۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔اس سے زیادہ تر آرایشی چیزیں اور ہوا خوری کی چھڑیاں طیار کی جاتی ہیں جن کی دور دور تک تجارت ہوتی ہے۔خراد کے مصرف میں بھی یہ کچھ کم نہیں آتی۔ اکثر اصحاب اسے چکڑی اور ولایتی زیتوں کی لکڑی کا قائمقام سمجھتے ہیں۔ اس کا پھل کھایا جاتا ہے اور بیجوں سے بہت عمدہ تیل بر آمد ہوتا ہے ٭

طریق کاشت گملوں یا کیاریوں میں مٹی کے ساتھ کوئلہ کا چورا ملا کر ماہ جنوری میں بیج بو دیں اور حسب ضرورت کیاریوں یا گملوں کو تر کرتے رہیں۔ ماہ مارچ یا اپریل میں جبکہ پنیری کسی قدر بلند ہو جاوے اکھاڑ کر

جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ بڑے درختوں کی جڑوں سے جو ٹونٹے پھوٹتے ہیں اُنہیں بھی حسبِ موقعہ لگا سکتے ہیں۔ یہ بڑھکر بہت جلد درخت ہو جاتے ہیں۔ کئو کی جنگلی اقسام پر ولایتی تمزیتون کا پیوند کیا جا سکتا ہے۔

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ سندھ کی پہاڑیوں۔ سلسلۂ نمکِ کوہ سلیمان اور کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں چھ ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔

سندن

Ougenia Dalbergioides

N. O.	... ...	Leguminoseæ
S. O		Papilionaceæ
TRIBE	... ...	Hedysareæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
سندن۔ پانن	اؤجی نیا ڈل برگی آیوڈس

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ مائل بھوری۔ چکنی۔ سخت مضبوط اور دیر پا ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِس کے جوہر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اِس پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۱ پونڈ سے لیکر ۶۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور آرایشی

سامان بنانے میں صرف کی جاتی ہے۔ آلاتِ کاشتکاری اور گاڑیاں بھی اِس سے بنائی جاتی ہیں۔ اِس کا گوند ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے اور اِس کے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں۔ ایک سفید دانہ دار شے بعض اوقات اِس درخت کے اندر سے بر آمد ہوتی ہے جسے غالباً انگریزی زبان میں مگ نے شیا کہتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک اور علاقۂ مغربی گھاٹ اور وسط ہند میں بکثرت پایا جاتا ہے +

ڈُودری

Phœbe Attenuata

N O.	... ...	Lauraceæ
Tribe	... ...	Perseaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈُودری (نیپالی زبان)	فیب اٹی نیوُ اے ٹا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ چرنے کے بعد اِس کی لکڑی کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے۔ یہ چکنی سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۹ پونڈ سے لیکر ۴۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔ کوہ دارجلنگ

ہیں اِس سے چاء کے صندوق بھی طیّار کئے جاتے ہیں۔تزئین باغ کے لئے بھی یہ درخت بہت عمدہ شمار کیا جاتا ہے۔اِس کا پھل کھایا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات یا بہار میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت کوہ دار جلنگ۔سکم و بھوٹان کے علاقہ میں چار ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک اور مشرقی بنگال کی پہاڑیوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک درخت علاقۂ بھجّی ضلع شملہ میں پایا جاتا ہے جسے بداوڑ کہتے ہیں۔ **سون** بھی اِس کا ایک نام ہے +

آنولہ

Phyllanthus Emblica

N. O.	...	...	Euphorbiaceæ
S. O.	...	...	Do
Tribe	...	...	Phyllantheæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
فائی لن تھس اَم بلی کا	آنولہ۔ آملہ

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ چکنی۔سخت اور مضبوط

ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ سے لیکر ۵۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ پانی کے اندر بہت دیر پا ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کنوؤں کے نیم چک وغیرہ اِس سے بنائے جاتے ہیں۔ عمارت کے بھی مصرف میں آتی ہے۔ آلاتِ کاشتکاری اور میزیں۔ الماریاں وغیرہ آرائشی سامان بھی اِس سے طیّار کئے جاتے ہیں۔ اِس کی چھال چمڑہ رنگنے اور ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر گدلے پانی میں اسکی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال دیئے جاویں تو پانی بہت جلد صاف ہو جاتا ہے۔ اِس کا پھل بہت کار آمد شے ہے۔ یہ کچّا کھایا جاتا ہے۔ اسکی چٹنی بناتے ہیں۔ آچار ڈالتے ہیں۔ خشک کرکے ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اِس سے کپڑا رنگتے ہیں۔ چمڑہ پکاتے ہیں مگر سب سے زیادہ اِسکا صرف مُربّہ میں ہوتا ہے۔ دیسی طبیب چاندی سونے کے ورقوں کے ساتھ اسے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ اِس کا گوند بہت کم کام میں آتا ہے +

طریقِ کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے قریب قریب تمام حصّوں میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ خشک جنگلات میں بکثرت ہوتا ہے۔ بنارس کا آنولہ بہت مشہور ہے۔ چنانچہ مُربّہ کے لئے اسی جانب کا آنولہ پسند کیا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کے دو قِسم اور درخت علاقۂ دار جلنگ۔ نیپال وغیرہ میں پائے جاتے ہیں +

چیڑھ

Pinnus Longifolia
(The Pine Tree)

N. O. ... ... Coniferæ
TRIBE ... ... Abietineæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
پائن ٹری ۔ پائنس لانگی فولیا	چیڑھ ۔ چیل

بیان و استعمال یہ درخت بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ پرانے پتے خشک ہو کر بتدریج گرتے رہتے ہیں اور نئے اُن کی جگہہ نکل آتے ہیں۔ اِس کی لکڑی اندر سے نرم اور چکنی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۷ پونڈ سے لیکر ۴۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے مگر پانی کی نمی سے خراب اور بودی ہو جاتی ہے۔ چاء وغیرہ کے صندوق بھی اِس سے بہت بنائے جاتے ہیں اور جن دنوں دیار کی لکڑی کم ملتی تھی اُن دنوں سرکاری عمارات میں بھی یہی استعمال کی جاتی تھی اس سے ایک قسم کا گاڑھا تیل بھی کشید کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حد تک کولتار کا کام دیتا ہے۔ اس کی چھال چمڑہ رنگنے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور لوہے پگھلانے کے لئے یہ ہیزم کا خوب کام دیتی ہے۔ پہاڑوں

کے باشندے اِس کے پتّوں کے کوئلہ کو چاولوں کی پیچ میں ملا کر خاصی لکھنے کی سیاہی بنا لیتے ہیں۔اِسکے بیج بطور چلغوزہ کھائے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت پہاڑوں کے علاوہ میدانوں میں بھی اس کی کاشت میں کامیابی ہو جاتی ہے۔یوں تو بڑے بڑے درخت جب کاٹ لیئے جاتے ہیں تو اُن کی جڑوں سے پھر نئے ٹونٹے پھوٹ آتے ہیں اور بہت جلد بڑھ کر تناور درخت ہو جاتے ہیں مگر نئی جگہہ اس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔یہ بیج اس کے خشک خوشوں میں پنہاں ہوتے ہیں اور مارچ اپریل میں وہ خود بخود گرنے شروع ہو جاتے ہیں مگر بیجوں سے اگر کاشت مدِ نظر ہو تو جنوری فروری میں خشک خوشوں کو ذرہ آنچ دیکر بیج نکال لیں۔بیج یا تو شروع مارچ میں کیاریوں میں بو دینے چاہئیں یا برسات کے شروع میں۔جب پنیری سال دو سال کی ہو جاوے تو اُسے جڑ سے مٹی کے گولے سمیت اُکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں یہ عمل یا تو فروری کے اخیر میں کرنا چاہیئے یا شروع برسات میں۔اگر شروع برسات میں بیجوں کے ذریعہ کاشت منظور ہو تو خشک خوشوں کو آنچ دیکر بیج نکالنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ماہ اپریل میں چڑھ کے درختوں کے نیچے بیجوں کا فرش بچھ جاتا ہے۔گرم کرنے سے مُراد جلدی بیج حاصل کرنے سے ہے +

عام کیفیت کوہ ہمالیہ کے سلسلۂ شمال مغربی میں یہ درخت ساڑھے سات ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے +

بیار

Pinus Excelsa
(Blue Pine)

N. O. ... ... Coniferæ
TRIBE ... ... Abietineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بیار۔ چیلا۔ کیل	بلیو پائن + پائی نس اک سل سا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بلند ہوتا ہے اور اس کی لکڑی دیار کی لکڑی سے دوسرے درجہ پر شمار کی جاتی ہے۔ اگر پانی کی نمی سے یہ محفوظ رہے تو دیرپا ثابت ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے۔ اِسکا کوئلہ لوہا پگھلانے کے لئے اعلےٰ درجہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اِس کا تیل بھی قریب قریب اُنہیں مطالب میں صرف ہوتا ہے جن میں کہ چیڑھ کا تیل ہوتا ہے +

طریق کاشت ماہ نومبر یا دسمبر یا شروع موسمِ بہار میں اِسکی کاشت بیجوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں +

عام کیفیت سلسلۂ کوہ ہمالیہ میں یہ درخت چھ ہزار اور دس ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان بکثرت پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات کم از کم پانچ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ساڑھے بارہ ہزار فٹ کی بلندی تک بھی یہ نظر آجاتا ہے +

کاکر سنگی

Pistacia Integerrima

N. O. ... ... Anacardiaceæ

TRIBE ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کاکر سنگی۔ ککّر	پس ٹے سیا اَن ٹگرّ ری ما

بیان و استعمال یہ درخت اچھا خاصہ بلند ہوتا ہے اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی جگر کی لکڑی بہت سخت۔ مضبوط اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے اور صاف کرنے سے اسکے خوبصورت جوہر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ صندوقچے اور ہر قسم کا آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ کھدائی کا کام اسپر بہت کیا جاتا ہے۔ اسکے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں اور پھل ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسم بہار یا ماہ اکتوبر نومبر میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں۔ پہلے پنیری لگا لینی چاہیئے۔ جب یہ کسی قدر جاندار ہو جاوے تو شروع موسم برسات میں اسے اکھاڑ کر مستقل جگہہ لگا سکتے ہیں۔ مرطوب مقامات میں اسے ہر گز نہیں لگانا چاہیئے +

عام کیفیت اضلاع ہزارہ۔شملہ اور گڑھ وال میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔پستہ کا درخت بھی اسی درخت کی ایک قسم ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر مغربی حصّۂ ایشیا اور جنوبی حصّۂ یورپ میں زیادہ کاشت کیا جاتا ہے +

چنار

Platanus Orientalis
(Plane Tree)

N. O. ... ... Plataneæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
پلین ٹری + پلیے ٹے نس اوری ان ٹےلس	چنار۔ بونا

بیان و استعمال یہ درخت بہت اُونچا جاتا ہے۔اور ہر سال اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی اندر سے خفیف سُرخی یا زردی مائل سفید سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔یہ درخت اگر قطار در قطار لگائے جاویں تو بہت خوش نما معلُوم ہوتے ہیں۔لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر ہلکی آرایشی چیزیں بنانے کے مصرف میں آتی ہے مگر میزیں۔الماریاں۔قلمدان اور صندُوقچوں وغیرہ کے لئے بھی یہ عین موزُوں ہے۔رنگ و روغن اِسپر خُوب کھلتا ہے +

طرِیق کاشت مرطُوب مقامات میں موسمِ بہار یا برسات میں قلموں

یا بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں ✤

عام کیفیت علاقۂ کشمیر میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے ✤

ہُوم

Polyalthia Cerasoides

N. O. ... ... Anonaceæ
TRIBE ... ... Unoneæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہُوم	پولی ال تھیاسی ری سائڈس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے سفیدی مال بھوری۔ چکنی اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۲ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر میزیں۔ الماریاں۔ صندُوق وغیرہ آرائشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اور عمارت کے کام میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ کشتیاں بھی اِس سے بہت بنائی جاتی ہیں۔ علاقۂ بمبئی میں اس کی بڑی قدر کی جاتی ہے ✤

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں ✤

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ بہار۔ مشرقی و مغربی گھاٹ اور دکّن میں بکثرت پایا جاتا ہے ✤

ناورا

Premna Tomentosa

N. O. ... ... Verbenaceæ
TRIBE ... ... Viticeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ناوُرا (تلیگوزبان)	پریمنا ٹومن ٹوسا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی بہت چکنی صاف اور خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اِس پر رنگ و روغن خُوب کھلتا ہے۔ اِس لئے ہر قسم کے آرائیشی سامان اور خراد کے مصرف کے لئے یہ عین موزُوں ہے +

طرِیق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

لال چندن

Pterocarpus Santalinus
(The Red Sanders Tree)

N. O. ... ... Leguminoseæ
TRIBE ... ... Dalbergieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
رڈ ساندرس ٹری + ٹیرو کارپس سن ٹے لائی نس	لال چندن

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اِس کی بیرونی لکڑی سفید اور جگر کی لکڑی سیاہی مایل ارغوانی اور تازہ کاٹنے پر سیاہی مائل تاریخی رنگ کی ہوتی ہے۔ گھسنے سے اِس سے نہایت شوخ سُرخ رنگ بر آمد ہوتا ہے جسے بطور صندل پیشانی پر لگایا جاتا ہے۔ یہ انتہا درجہ کی سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اور اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۶ پونڈ سے لیکر ۷۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور خراد کے مصرف میں آتی ہے۔ **الکوہل** کے ذریعہ اِس کا رنگ مُقطّر کر کے کپڑے رنگے جاتے ہیں +

طریق کاشت ماہ مئی میں اس کے بیج جمع کئے جاتے ہیں اور ماہ جولائی میں کیاریوں میں بوئے جاتے ہیں۔ پودے پھُوٹنے کے بعد چھ ماہ تک پنیری کو کیاریوں میں رہنے دیتے ہیں بلکہ جب پتّے جھُکنے

لگتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی شاخوں کی ٹیکیں دیدیتے ہیں۔ اگر بیجوں کو ایک رات سرد پانی میں بھگو کر بویا جاوے تو یہ بیس۲۰ پچیس۲۵ دن کے اندر پھُوٹ آتے ہیں۔ موسم برسات میں پنیری کو مٹّی کے گولوں سمیت اُکھاڑ کر بانس کی پتلی پتلی تیلیوں کی ٹوکریوں میں جو بہت چھدری بُنی ہوئی ہوتی ہیں مٹّی بھر کر گاڑ دیتے ہیں۔ جب پنیری نقل مکان کے صدمہ کو بھُول جاتی ہے اور جڑیں چلنے لگتی ہیں تو معہ بانس کی ٹوکری کے اُسے مستقل جگہہ گاڑ دیتے ہیں۔ بہت جلد درخت تناور ہو جاتے ہیں۔ پنیری کی کیاریوں کو ہمیشہ تیز دُھوپ سے بچانا چاہیئے۔ جس وقت حرارتِ آفتاب زیادہ ہو سایہ دیدینا چاہیئے ✤

عام کیفیت یہ درخت علاقۂ میسُور اور شمالی ارکاٹ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت صُوبۂ مدراس اور ممالکِ مُتوسّط میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **ٹیرو کارپس مارسوپی ام** (Pterocarpus Mersupium) اور ہندوستانی زبان میں **بجے سال** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی عمارت اور آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ یہ ریلوے کی پٹری کے نیچے بھی دیرپا ثابت ہوتی ہے ✤

ڈنگم

Quercus Griffithii

N. O. .. ... Cupuliferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ڈنگم	کوئرکس گری فتھی

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی اندر سے بھوسلی بہت سخت اور نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ علاقۂ دار جلنگ اور کھاسیہ پہاڑیوں میں یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔

اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے ہندوستانی زبان میں **کرشو** اور لاطینی زبان میں **کوئرکس سمی کارپی فولیا** (Quercus Semecarpifolia) کہتے ہیں

یہ درخت بھی قد میں بہت اونچا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کی جگر کی لکڑی سُرخی مائل سفید۔ نہایت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۳ پونڈ سے لیکر ۵۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور آلاتِ کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے اسکے پتے موسم سرما میں مویشیوں کو کھلانے کے لئے

بھوسہ کی طرح جمع کیئے جاتے ہیں +

طریقِ کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ دونوں درختوں کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت اوّل الذکر درخت علاقہ دار جلنگ کھاسیہ پہاڑیوں اور مؤخر الذکر ضلع شملہ اور علاقہ بھوٹان و نیپال میں بکثرت پایا جاتا ہے

بان

Quercus Dilatata

N. O. ... ... Cupuliferæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بان۔ تلونج۔ کلونج۔ مورو	کوئرکس ڈائی لے ٹے ٹا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں اونچا ہوتا ہے اور ہر سال اس کے پتّے موسمِ بہار میں اپنا رنگ بدل لیتے ہیں۔ مگر بالکل پت جھڑ نہیں ہو جاتا۔ اس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل سفید۔ بہت سخت اور نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ بوجہ پائداری اسے زیادہ تر عمارت اور آلاتِ کشاورزی بنانے کے مصرف میں لاتے ہیں۔ ہوا خوری کی چھڑیاں بھی اس سے طیار کیجاتی ہیں۔ اسکے پتّے چارہ کا کام دیتے ہیں +

طریقِ کاشت بڑے درختوں کو کاٹنے کے بعد بہت جلد نئے ٹونٹے

پھوٹ آتے ہیں اور وہ تھوڑے ہی عرصہ میں تناور درخت ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر اِس کی کاشت بیجوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ مگر جب تک درخت بڑے نہوں اُنہیں روشنی کی بہت ضرورت رہتی ہے ورنہ وہ مریض ہو جاتے ہیں ❖

عام کیفیت یہ درخت اضلاع شملہ و ہزارہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کے کئی اور بڑے بڑے درخت ہندوستان کے مُختلف حصّوں میں پائے جاتے ہیں جن کی لکڑی نہایت سخت اور مضبُوط ہوتی ہے اور زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے ❖

آمی

Rhus Cotinus

N. O. ... ... Anacardiaceæ
TRBIE ... ... Anacardieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
آمی۔ تُنگا۔ بھان	رہس کوٹی نس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سیاہی مائل زرد رنگ کی ہوتی ہے اور صاف کرنے سے اِس پر بہت خُوبصُورت جوہر نکل آتے ہیں۔ یہ خاصی مضبُوط اور سخت ہوتی ہے اور اِس کا وزن

فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ ہوتا ہے۔ جنوبی یورپ میں اِس سے میزیں۔ الماریاں۔ صندوقچے اور کئی قسم کے آرائشی سامان بناتے ہیں جن پر زیادہ تر تارکشی کا کام ہوتا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے باشندے اِس کی پتلی پتلی شاخوں سے ٹوکریاں وغیرہ بناتے ہیں۔ اور اس کے پتّے اور چھال چمڑہ رنگنے اور پکانے کے مصرف میں آتی ہے*

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں*

عام کیفیت اضلاعِ شملہ و ہزارہ و کمایوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے*

چندن

Santalum Album
(The Sandal Wood)

N. O. ... ... Santalaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
چندن ۔صندل	سنڈل وُڈ + سن ٹے لم اِل بم

بیان و استعمال یہ درخت سدا سبز رہتا ہے۔ اور شاذ و نادر ۳۰ فٹ سے اُونچا جاتا ہے۔ اور اسی طرح لپیٹ میں بھی ۴ فٹ سے زیادہ بہت ہی کم دیکھا گیا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی روغنی۔ چکنی۔ نہایت سخت۔ مضبوط۔ زردی مائل بھورے رنگ کی اور تیز خوشبودار ہوتی ہے۔ یہ درخت بہت جلد بڑھنے والوں میں سے ایک ہے۔ کرنل بڈ ڈم صاحب لکھتے ہیں کہ علاقۂ ملیا گر کی پہاڑیوں

ہیں چندن کے درخت تین سال کے اندر سولہ۱۶ فٹ بلند ہو گئے۔
اِس کی لکڑی کا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۷۱ پونڈ تک
ہوتا ہے۔ یہ بڑی بھاری تجارت کی چیز ہے۔ چنانچہ ریاست میسور کی
بڑی بھاری آمدنی کا اسی پر حصر ہے۔ اِس سے زیادہ تر آرائشی سامان
طیّار کئے جاتے ہیں۔ نقاشی اور کھُدائی کا کام اِس پر بہت
خوبصورت ہوتا ہے۔ تیل اور عطر بھی اِس سے کھینچا جاتا ہے۔
صندل ادویات میں بھی کثیر مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ موسم
گرما میں عطار اِس کے بُرادہ سے شربت کھینچتے ہیں۔ اور یہ بہت
مُفید ثابت ہوتا ہے۔ پتھر پر گھس کر یہ بطور ضماد پیشانی اور سینہ
پر لگایا جاتا ہے۔ اور ہوا کو صاف کرنے کے لئے آگ میں بھی جلایا جاتا ہے۔

طریق کاشت پرند اسکی بیجوں کے ذریعہ خود بخود دُور دُور تک کاشت
کر سکتے ہیں۔ تاہم موسم برسات میں اگر بیجوں کے ذریعہ اسے بویا
جاوے تو بہت جلد درخت طیّار ہو جاتے ہیں مگر انہیں ایک جگہہ سے
اُکھاڑ کر دُوسری جگہہ جہاں تک ممکن ہو سکے نہیں لگانا چاہئے۔ اگر اشد
ضرورت ہو تو مٹی کے گولے سمیت اُکھاڑیں اور پوری پوری احتیاط رکھیں
کہ جڑیں ذرہ بھی ہلنے نہ پاویں۔ نیز اِس کی چھال کو خفیف زخم سے بھی
بچادیں ورنہ درخت اِس صدمہ کو بہت زیادہ محسوس کریگا +

عام کیفیت صوبہ مدراس کے خشک علاقجات اور کمزور زمینوں میں
صندل کا درخت خوب نشو و نما ہوتا ہے۔ مگر کاشت کرنے سے دیگر

مقامات میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سہارنپور کے سرکاری باغ میں گیمبل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک ۳۰ سالہ صندل کے درخت کا پیٹ ۳ فٹ ۴ انچہ پیمائش میں نکلا تھا ✣

ریٹھا

Sapindus Emarginatus
(The Soapnut Tree)

N. O.	... ...	Sapindaceæ
TRIBE	... ...	Sapindeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ریٹھا۔ بڑاریٹھا	سوپ نٹ ٹری + سیپ انڈس اماجی نے ٹس

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے زرد اور سخت ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور یہ عمارت اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آ جاتی ہے۔ اس درخت کی کاشت بالخصوص ریٹھوں کے لئے کی جاتی ہے جنسے صابون کا کام لیا جاتا ہے اس کی جڑ چھال اور پھل دیسی ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے پتے عمدہ کھاد کا کام دیتے ہیں۔ اس کے بیجوں سے بہت گاڑھا تیل نکلتا ہے اور یہ بھی کئی کاموں میں آجاتا ہے ✣

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی بآسانی کاشت کرسکتے ہیں ۔

عام کیفیت صوبۂ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے اسی ساتھ کا ایک اور درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **سیپ انڈس ڈی ٹرجنس** Sapindus Detergens اور ہندوستانی زبان میں **دودن** کہتے ہیں۔ اِسکے ریٹھے بھی صابون کے طور پر استعمال کیئے جاتے ہیں۔ پتّے مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں اور بیج دیسی ادویات کے مصرف میں آتے ہیں ؕ

مکوسل

Schima Wallichii

N. O.	...	...	Ternstromiaceæ
TRIBE	...	...	Gordonieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
مکوسل	سکی ما والے چھی

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اِس کی لکڑی اندر سے سُرخ۔ خاصی مضبوط۔ سخت اور پائدار ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ اور پُلوں کی تعمیر میں صرف کی جاتی ہے۔ علاقۂ آسام میں اِس سے ڈونگیاں اور کشتیاں بھی بنائی جاتی ہیں ؕ

طریق کاشت موسمِ سرما میں اِس پر بیج آجاتے ہیں۔ موسمِ بہار یا برسات میں انھیں بو سکتے ہیں +

عام کیفیت شمالی اور مشرقی بنگال اور علاقۂ چٹا گانگ میں پانچہزار فٹ کی بلندی تک یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

گنؤسم

Schleichera Trijuga

N. O. ... ... Sapindaceæ

TRIBE ... ... Sapindeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گنؤسم۔ کوسم	سکلے چیرا ٹرائی جُوگا

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھوری اور بہت سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۷۰ پونڈ سے لیکر ۷۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ بوجہ پائیداری یہ عمارت کے مصرف میں آسکتی ہے مگر زیادہ تر اِس سے کولھو۔ آلاتِ کشاورزی اور گاڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اِس درخت کی لاکھ کے بڑے دام اُٹھتے ہیں۔ اِس کا پھل کھایا جاتا ہے۔ اور اِس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے جسے علاقۂ ملیبار میں جلاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ بہ آسانی تمام اسکی

کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبۂ مدراس اور وُسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

موکا

Schrebera Swietenioides

N. O.	...	...	Oleaceæ
TRIBE	...	...	Syringeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
موکا- گن ٹھا	سکرےبی راسوائی ٹی نی آئیڈھس

بیان و استعمال اس درخت کا ہر سال پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِسکی لکڑی اندر سے سفیدی مائل بھوری- چکنی- سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور اس پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اِس کا وزن فی کمعب فٹ ۵۱ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خراد کے کام میں آتی ہے اور جسقدر اِس سے آرائشی سامان طیار کئے جاتے ہیں وہ دیرپا ثابت ہوتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت- صُوبۂ مدراس- وُسطِ ہند اور علاقۂ کمایوں میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

سال

Shorea Robusta
(The Sal Tree)

N. O. ... ... Dipteroccarpess

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
دی سال ٹری + شوریا روبس ٹا	سال

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور سال بھر میں کبھی کُلّیتاً یہ بے برگ نہیں ہوتا۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھوری۔خوش نما دھاری دار۔ وزنی۔ سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔جب یہ بالکل خُشک ہوجاتی ہے۔اُس وقت یہ لوہے کو مات کردیتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ سے لیکر ۶۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور پُلوں کی تعمیر میں صرف ہوتی ہے۔ مگر گاڑیاں اور آرایشی سامان بھی اِس سے کچھ کم طیّار نہیں کئے جاتے۔ محکمۂ ریلوے میں اِس کی بہت قدر و منزلت کی جاتی ہے۔ اِس کے بیج بھُون کر مہوّے کے ساتھ کھائے جاتے ہیں۔ اور اِس کی خوشبو دار رال جلائی جاتی ہے ٭

طریق کاشت اِس کے بیج موسم برسات کے شروع میں پُختہ ہو جاتے ہیں اور اُن میں اِس درجہ قوتِ بالیدگی ہوتی ہے کہ بسا اوقات درخت پر ہی پھُوٹ نکلتے ہیں۔ زمین پر گرنے کے چند روز بعد ہی چاروں طرف

سال کی پنیری نظر آنے لگ جاتی ہے۔ اگر اسے کافی ہوا اور روشنی ملتی رہے تو چند سال کے اندر ہی گھاس پلاس اور ادنےٰ درجہ کے درختوں کو پائمال کر کے سب میں سربر آوردہ نظر آنے لگتی ہے۔ موسمِ برسات میں اسے مٹی کے گولے سمیت اکھاڑ کر جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اِس کے چھوٹے چھوٹے پودوں کی قوتِ تنمیہ کا یہ حال ہے کہ جنگل میں گھاس کو آگ لگنے سے جل جاتے ہیں مگر تھوڑے عرصہ بعد ہی اِن کی جڑیں پھر ہری ہو جاتی ہیں اور چند سال کے اندر پہلے سے زیادہ تناور درخت دکھائی دینے لگتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ مگر بنگال۔ بہار اور اودھ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور درخت صُوبۂ مدراس میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں **شوریا ٹم بگ گے آ** (Shorea Tumbuggaia) اور تامل زبان میں **کانگو** کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بوجہ عُمدگی عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اسی ساتھ کا ایک درخت علاقۂ میسور اور صُوبۂ مدراس کے مشرقی اضلاع میں پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں **شوریا ٹے لیورا** (Shorea Talura) اور تامل زبان میں **تلاری** کہتے ہیں اِس کی لکڑی بھی بہت مضبُوط اور دیر پا ہوتی ہے۔ اِس لئے مدراس میں عمارت کے مطالب کے لئے اِسکی نہایت قدر کی جاتی ہے ÷

روہن

Soymida Febrifuga
(Indian Red Wood)

N. O: ... ... Meliaceæ
Tribe ... ... Swieteniеæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
روہن	انڈین رڈوڈ + سائے می ڈا فب ری فیوجا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور ہر سال اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی انتہا درجہ کی سخت۔ مضبوط۔ پائیدار چکنی اور سُرخی مائل سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۲ پونڈ سے لیکر ۷۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت کے مصرف میں آتی ہے۔ اور اِس سے آرایشی سامان اور مُختلف قسم کے کولھو وغیرہ بھی بنائے جاتے ہیں۔ مُوذی کیڑے اور چیونٹیاں بھی اسے بہت کم گزند پہنچا سکتی ہیں۔ اِس کی چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت دکن اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

ناگ دون

Staphylea Emodi
(Serpent Stick)

N. O.	... ...	Sapindaceæ
TRIBE	... ...	Staphyleæ

ہندوستانی زبان	انگریزی یا لاطینی زبان
ناگ دون	سرپنٹ سٹک + سٹے فائی لی آ ای موڈی

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے سفید اور ملائم ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۱ پونڈ سے لیکر ۴۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر خوبصورت چھڑیاں بنائی جاتی ہیں اور پہاڑوں کے باشندوں کا عقیدہ ہے کہ سانپ اس کے پاس نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اشخاص اور چھڑیوں کی نسبت اسے ترجیح دیتے ہیں۔ اس لکڑی سے آرائشی چیزیں بھی طیار کی جا سکتی ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں چھ ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر یہ خود رو پایا جاتا ہے +

عام کیفیت اضلاع شملہ و ہزارہ میں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے +

کدم

Stephegyne Parvifolia

N. O ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Naucleeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
سٹی فی گائن پاروی فولیا	کدم - پھلاؤ -

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے۔ اور ہر سال اس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اس کی لکڑی خاصی مضبوط۔ سخت اور ہلکے گلابی رنگ یا بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۴ پونڈ سے لیکر ۶۴ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت اور خراد اور کھدائی کے کام کے لئے عین موزوں خیال کی جاتی ہے۔ اور آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ نیز اس سے آلاتِ کشاورزی وغیرہ طیّار کئے جاتے ہیں۔

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں۔

عام کیفیت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش پایا جاتا ہے ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ اور ممالکِ متوسط میں افراط سے پیدا ہوتا ہے۔

پدر

Stereospermum Chelonoides

N. O.	... ...	Bignoniaceæ
TRIBE	... ...	Tecomeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پدر	سٹی ری او سپرمم چی لونائڈس

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی سفید۔سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۵۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔کُرسیاں۔میزیں۔الماریاں۔صندوق اور کشتیاں وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کی جڑ پتّے اور پھُول ادویات میں استعمال کئے جاتے ہیں ✣

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت بآسانی کر سکتے ہیں ✣

عام کیفیت صُوبۂ بنگال۔مدراس اور وُسط ہند میں یہ درخت بہ افراط پایا جاتا ہے۔اسی ساتھ کا ایک اور درخت مدراس۔بنگال۔وُسط ہند اور پنجاب میں پہاڑوں کے دامن میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں سٹیری اوسپرمم سواوی اولنس (Sterosfermum Suaveolens)

اور ہندوستانی زبان میں پرلؔ کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی بھی عمارت کے لئے اعلےٰ درجہ کی خیال کی جاتی ہے۔ اِس کی جڑ اور چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ خاندیس اور صُوبۂ مدراس میں اَور اِس ساتھ کا درخت ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں سٹی ری اوسپرمم کساعی لو کاریم (Sterospermum Xylocarpum) اور ہندوستانی زبان میں جسے منگل کہتے ہیں۔ اِس کی لکڑی میزیں اور الماریاں وغیرہ بنانے کے لئے بہت اچھی سمجھی جاتی ہے +

نرملی

Strychnos Potatorum
(The Clearing Nut Tree)
N. O. ... ... Loganiaceæ

ہندوستانی زبان	انگریزی یا لاطینی زبان
نرملی	کلی ایرنگ نٹ ٹری + سٹرک نوس پوٹے ٹورم

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔ چرتے وقت اِس کی لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مگر ہوا لگتے ہی بھُورا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ چکنی سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۵ پونڈ سے لیکر ۶۱ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ گاڑیاں اور آلات کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے اِس کے پھل کا گُودا

کھایا جاتا ہے اور اس کے پکے ہوئے بیج اگر پیس کر گھڑے کے اندر کسی قدر لیپ دیئے جاویں تو بہت گدلا پانی بھی تھوڑے دیر میں صاف شفاف اور پینے کے قابل ہو جاتا ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت صوبۂ مدراس۔ بنگال اور وسط ہند میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

کچلا

Strychnos Nux-Vomios
(The Snake Wood)
(Nux-Vomica or Strychnine Tree)
N. O. ... ... Loganiaceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
کچلا	سینک ووڈ۔ نکس وومی کاٹری+سٹرک نوس نکس وومی کا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اس کی لکڑی چکنی۔ سخت۔ مضبوط اور سرخی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ سے لیکر ۶۵ پونڈ تک ہوتا ہے یہ زیادہ تر آرائشی سامان۔ گاڑیاں اور آلات کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اس کے بیجوں سے ایک قسم کا زہر نکالا جاتا ہے

جیسے اطبّا ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔اِس کے پھَل کے گُودے کو پرند کھا لیتے ہیں +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت صُوبہ بنگال اور مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

مہاگنی

Swietenia Mahagoni
(The Mahogany Tree)

N. O.	... ...	Meliaceæ
TRIBE	... ...	Swietenieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
+	مہاگنی + سوائٹی ٹی نیا مے ہاگنی۔

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے۔ اور سدا سبز رہتا ہے۔اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھُوری۔سخت اور مضبُوط ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۵ پونڈ ہوتا ہے۔ ممالکِ یورپ اور بالخصُوص امریکہ میں اِس لکڑی کی انتہا درجہ قدر کی جاتی ہے۔درجۂ اوّل کے آرائشی سامان اِس سے طیار کیئے جاتے ہیں۔**پیانو** وغیرہ باجے جن کی ہزاروں روپیہ فی عدد قیمت ہوتی ہے۔ اسی لکڑی سے بنتے ہیں۔امیرانہ کشتیوں، صندُوقچوں۔ میزوں۔ الماریوں وغیرہ کی طیاری

میں بھی یہ کچھ کم صرف نہیں ہوتی۔ غرضیکہ یہ لکڑی ہر جگہہ بہت
قدر و منزلت پاتی ہے +

طریق کاشت ۱۷۹۵ء میں جزائر غرب الہند سے پنیری منگوا کر کلکتہ کے سرکاری باغ میں لگائی گئی تھی۔ اس میں ناکامی نہیں ہوئی۔ بہت سے درخت تھوڑے ہی عرصہ میں قد آور اور تناور نظر آنے لگ گئے۔ **دابہ** کے ذریعہ بھی اِس کی کاشت کا تجربہ کیا گیا اور کامیابی ہو گئی مگر دابہ کے درختوں میں یہ **نقص** ثابت ہوا کہ وہ جھاڑی کی طرح پھیل گئے سیدھے نہیں گئے۔ اور نہ تنہ کا پیٹ جیسا کہ چاہیئے ہوا۔ آخر ۱۸۶۵ء میں ممالکِ غیر سے آٹھ ہزار **مہاگنی** کے بیج منگوا کر کئی جگہہ بوئے گئے اور اِس عمل میں خاصی کامیابی ہوئی۔ سہارن پور کے سرکاری باغ میں اِس کے کئی تناور درخت موجود ہیں۔ بنگال میں اِس کے درختوں پر کم بیج آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دیگر مقامات میں یہ نقص واقع نہو۔ قلموں کے ذریعہ اِس کی کاشت میں جہاں تک معلوم ہوا ہے کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ **دابہ** کے درختوں میں بیج جلدی آ سکتا ہے +

عام کیفیت بنگال میں یہ درخت کئی مقامات میں زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں +

املی

Tamarindus Indica
(Tamarind Tree)

N. O.	...	...	Leguminosæ
S. O.	...	...	Cæsalpinieæ
Tribe	...	...	Amherstieæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
املی	ٹےمےرنڈٹری + ٹےمےرن ڈس اِن ڈی کا

بیان و استعمال یہ درخت کشیدہ قامت اور بہت گھیر دار ہوتا ہے اِس کی لکڑی چکنی۔ سخت۔ مضبُوط اور زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۶۱ پونڈ سے لیکر ۸۲ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یعنی ۴۹ پونڈ سے لیکر ۶۳ پونڈ تک اس کی صرف سفید لکڑی کا وزن نکلتا ہے۔ ۶۴ پونڈ سے لیکر ۸۳ پونڈ اُس وقت وزن ہوتا ہے جبکہ جگر کی لکڑی بھی شامل کر لی جاوے۔ یہ زیادہ تر خراد کے کام میں آتی ہے۔ اور پہیئوں۔ کولھوؤں۔ مُوسلوں اور آرایشی سامان بنانے کے لئے بہت عُمدہ خیال کی جاتی ہے۔ املی کا پھل کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب تک یہ کچے رہتے ہیں۔ ان کی چٹنی بنائی جاتی ہے یا ویسے ہی کھا لیتے ہیں۔ پک جانے پر ادویات کے مصرف میں آتے

ہیں۔ املی کا شربت بنایا جاتا ہے۔ پکی ہوئی املی کا مُربّہ پڑتا ہے اور یہاں سے کسی قدر ممالکِ یوُرپ کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ خوانچہ والے اسے چاٹ کی چیزوں میں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اِس کے بیجوں کو جنہیں عام طور پر "چیان" کہتے ہیں۔ اگر پیس کر گوند کے ساتھ ملا دیا جاوے تو ایک قسم کا چوُنہ طیّار ہو جاتا ہے۔ یہ بہت دیر پا ثابت ہوتا ہے۔ اِسکے پتّے بھی کئی کاموں میں آتے ہیں۔ نرم پتّوں کی چٹنی اچھی ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہر شئے کار آمد ہے ÷

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی بآسانی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت دکّن بنگال۔ بہار صُوبۂ مدراس۔ ممالکِ مُتوسّط۔ اور ممالکِ مغربی و شمالی و اودھ میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور یوُں ہندوستان کے ہر ایک میدانی علاقوں میں کم و بیش پایا جاتا ہے ÷

گیلی

Taxus Baccata
(The Yew)

N. O. ... ... Coniferæ
Tribe ... ... Taxineæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
گیلی۔ برمی	دی یوُ۔ ٹکسس بک کے ٹا

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا

اِس کے جگر کی لکڑی چکنی۔ وزنی۔ سخت مضبوط اور سُرخ یا سُرخی مائل نارنجی رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زمانۂ سلف میں کمانوں کے بنانے میں بالخصوص استعمال کی جاتی تھی۔ نیز اِس سے آرایشی سامان اور میزیں۔ الماریاں صندوق وغیرہ بہت خوبصورت طیار ہو سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اِسپر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اِس کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پہاڑوں میں بطور دُھوپ جلائے جاتے ہیں۔ اِس کی چھال اور پھل ادویات کے مصرف میں آتے ہیں +

طریق کاشت گملوں یا کیاریوں میں موسم سرما کے اخیر یا برسات میں اس کے بیج بو سکتے ہیں مگر پنیری ایک عرصہ بعد اِس قابل ہوتی ہے کہ اُسے اُکھاڑ کر مستقل جگہہ پر لگایا جاوے۔ یہ درخت بہت دیر میں بڑھتا ہے۔ اسی لئے اِس پر کم توجّہ کی جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بہت خوش نما ہوتا ہے۔ اور اِس کی لکڑی بھی قیمتی شمار کی جاتی ہے۔ اِس لئے اِسکی کاشت پر خاص توجّہ کرنی چاہئے +

عام کیفیت کوہ ہمالیہ میں پانچ ہزار فٹ کی بلندی سے لیکر دس ہزار فٹ کی بلندی تک بہ افراط پایا جاتا ہے +

لہورا

Tecoma Undulata

N. O. ... ... Bignoniaceæ
TRIBE ... ... Tecomeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ٹی کوما ان ڈیولیٹا	لہورا

بیان و استعمال یہ درخت پست قامت ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے۔ اس کے جگر کی لکڑی چکنی۔ مضبوط اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اسپر خوش نما جوہر نمودار ہو جاتے ہیں اور رنگ و روغن اس پر خوب کھلتا ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۲ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر کھدائی کے کام میں آتی ہے۔ اور صندوقچے۔ میزیں۔ الماریاں وغیرہ اس سے بہت عمدہ طیار کی جاتی ہیں۔ نیز اس سے آلات کشاورزی بنائے جاتے ہیں۔ اس کے پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اسلئے تزئین باغ کے لئے یہ درخت عین موزوں ہے

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت پنجاب۔ راجپوتانہ اور دکن گجرات میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

ساگون

Tectona Grandis
(The Teak Tree)

N. O.	...	...	Verbenaceæ
Tribe	...	...	Viticeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ساگون	ٹیک ٹری + ٹیک ٹوناگرین ڈس

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ چیرتے وقت اس کے جگہ کی لکڑی سے تیز اور نہایت عمدہ خوشبو نکلتی ہے اور یہ مدت دراز تک قائم رہتی ہے گو مدھم پڑ جاتی ہے۔ یہ لکڑی خاصی مضبوط۔ انتہا درجہ سخت اور دیر پا ہوتی ہے۔ ابتداء میں اس کا رنگ سیاہی مائل سنہری ہوتا ہے بعد ازاں بھورا پڑ جاتا ہے۔ صاف کرنے سے اس پر جوہر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۸ پونڈ سے لیکر ۴۸ پونڈ تک ہوتا ہے۔ موذی کیڑے مکوڑے شاذ و نادر اس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اگر کبھی ہوں تو اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس کی نہایت درجہ پائداری کا باعث وہ خوشبودار تیل بیان کیا جاتا ہے جو لکڑی میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ جہازوں اور ریل گاڑیوں کے بنانے

کے مصرف میں آتی ہے۔ میزیں۔ کرسیاں۔ الماریاں۔ صندوقچے وغیرہ آرائشی سامان بھی اس سے کچھ کم طیار نہیں کئے جاتے۔ اس کے پتوں سے ایک قسم کا سرخ رنگ بر آمد ہوتا ہے۔ نیز ان سے چھپّر چھائے جاتے ہیں۔ اور پولندوں میں لپیٹنے کے کام آتے ہیں۔ علاقۂ برہما میں اس کی لکڑی سے تیل نکالا جاتا ہے جسے السی کے تیل کی جگہہ رنگساز استعمال کرتے ہیں ✤

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کرسکتے ہیں

عام کیفیت ممالکِ متوسط میں ساگون کی تقسیم بلحاظِ رنگ کی جاتی ہے۔ مثلاً دودھیا ساگون۔ تیلیا ساگون۔ پتھریا ساگون۔ صوبۂ مدراس اور وسطِ ہند میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب میں بھی اگر اس کی کاشت کو ترقی دی جاوے تو پوری پوری کامیابی ہو سکتی ہے ✤

بہیڑہ

Terminalia Belerica

N. O. ... ... Combretaceæ
TRIBE ... ... Combreteæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
بہیڑہ	ٹرمی نے لیا بے لے ری کا

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اسکا

پت جھڑ ہو جاتا ہے۔اِس کی لکڑی مضبُوط۔سخت اور زردی مائل سفید
سفید رنگ کی ہوتی ہے۔اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۵ پونڈ سے
لیکر ۵۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔اِس سے زیادہ تر کشتیاں۔ڈونگیاں اور
مال روانہ کرنے کے صندُوق بنائے جاتے ہیں۔ ممالکِ مغربی و شمالی
و اودھ میں اِس کو کاٹ کر کچھ عرصہ تالاب میں ڈال دیتے ہیں۔
بعد ازاں عمارت کے کام میں لاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ برس چھ مہینہ
پانی کے اندر رہنے سے یہ لکڑی نہایت پائدار ہو جاتی ہے۔ اِسکا پھل
ادویات کے کام میں آتا ہے۔اور ممالکِ یورُپ کو کپڑا اور چمڑا وغیرہ رنگنے
کے لئے بھیجا جاتا ہے۔بہیڑہ سے لکھنے کی سیاہی بنائی جاتی ہے اور اِس
سے سر میں ڈالنے کے لئے تیل بھی نکالا جاتا ہے +

طریقِ کاشت موسم بہار (مُراد مارچ اپریل) یا برسات میں بیجوں
کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش
پایا جاتا ہے۔ضلع کانگڑہ میں اِس کے پتّے گائیوں کو کھلائے جاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ اِن کے کھانے سے اُن کا دُودھ بڑھ جاتا ہے +

ہڑ

Terminalia Chebula

N. O. ... ... Combretaceæ
Tribe ... ... Combreteæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ہڑ	ٹرمی نے لیا چی بیولا۔

بیان و استعمال یہ درخت کشیدہ قامت ہوتا ہے۔ اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی بہت سخت مضبوط ۔صاف چکنی۔ پائدار اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۵۶ پونڈ سے لیکر ۸۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ آرائیشی سامان۔ گاڑیاں اور آلاتِ کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے رنگ و روغن اِس پر خوب کھلتا ہے۔ اِس کا کچّا پھل جسے عام طور پر ہڑ کہتے ہیں بڑی تجارت کی شے ہے۔ اِس کا مُربہ پڑتا ہے اور ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز کپڑا چمڑہ وغیرہ رنگنے کے لئے کثیر مقدار میں ممالکِ یورپ کو ہر سال بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ صُوبۂ بمبئی کے محکمۂ جنگلات کو قریب ایک لاکھ روپیہ کے اِس سے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ ہڑ سے سیاہی بھی بنائی جاتی ہے۔ اور اِس کے مغز سے صاف شفاف تیل نکالا جاتا ہے۔ اِس کی چھال بھی چمڑہ رنگنے اور

پکانے کے کام میں آتی ہے +

طریقِ کاشت اُن اضلاع میں جو دامن کوہ میں واقع ہیں یہ درخت بہ آسانی تمام پیدا ہو جاتا ہے۔ موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت۔ پنجاب۔ بنگال۔ آسام۔ وُسطِ ہند اور صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتا ہے +

ارجن

Terminalia Arjuna

N. O.	...	...	Combretaceæ
TRIBE	...	...	Combreteæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
ارجن	ٹرمی نلیا ارجونا

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی بھُوری اور بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اِس پر سیاہ رنگ کی خُوبصُورت دھاریاں بنی ہوتی ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۸ پونڈ سے لیکر ۶۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ کشتیاں۔ گاڑیاں اور آلات کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِس کی چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت اودھ۔ بنگال۔ وسطِ ہند۔ ممالکِ متوسط اور صوبہ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

پرسیپو

Thespesia Populnea

(The Portia Tree or Tulip Tree)

N. O. ... ... Malvaceæ

TRIBE ... ... Hibsceæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پرسیپو۔ پوریش	پورٹی آٹری یا ٹیولپ ٹری + تھس پے سیا پوپل نیا

بیان و استعمال یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور سدا سبز رہتا ہے اس کے جگر کی لکڑی سیاہ۔ سخت۔ مضبوط اور بہت پائدار ہوتی ہے۔ اِسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۸ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر میزیں۔ کرسیاں الماریاں وغیرہ آرائشی سامان۔ اور کشتیاں۔ گاڑیاں اور بندوقوں کے کندے وغیرہ بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ اِسکے پھولوں سے زرد رنگ نکلتا ہے اور اِسکی چھال سے بہت عمدہ ریشہ برآمد ہوتا ہے جس سے رسّے وغیرہ بٹے جاتے ہیں +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت صوبہ مدراس اور دکّن گجرات میں یہ درخت بافراط پایا جاتا ہے +

پاپڑی

Ulmus Integrifolia

N. O.	...	...	Urticacæ
Tribe	...	...	Ulmeæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
پاپڑی۔ دھمنا۔ کمُبا	اُلمس اِن ٹگ ری فولیا

بیان و استعمال یہ درخت دراز قد ہوتا ہے اور ہر سال اِسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کی لکڑی اندر سے زردی مائل سفید۔ خاصی مضبوط اور پایدار ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۳۴ پونڈ سے لیکر ۴۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ کھُدائی کے کام اور گاڑیاں بنانے کے مَصرف میں آتی ہے۔ اِس کے پتّے مویشیوں کو چرائے جاتے ہیں۔ اور اِس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے +

طریق کاشت موسمِ برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت پنجاب۔ وُسطِ ہند اور صُوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے +

اسے

Vitex Altissima

N. O. ... ... Verbenaceæ
TRIBE ... ... Viticeæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
وائی ٹکس ال ٹس سی ما	اسے

بیان و استعمال یہ درخت بلند قامت ہوتا ہے۔ اور اس کی لکڑی اندر سے بھوری۔ سخت مضبوط اور چکنی ہوتی ہے۔ اور اس پر رنگ و روغن خوب کھلتا ہے۔ اس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۰ پونڈ سے لیکر ۵۳ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہہ زیادہ تر عمارت اور گاڑیاں بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ یہ اس قابل ہے کہ اس کی زیادہ قدر و منزلت کی جاوے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت یہ درخت بنگال اور صوبۂ مدراس میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساتھ کا ایک اور بڑا بھاری درخت صوبۂ مدراس اور علاقۂ چٹا گانگ میں ہوتا ہے جسے لاطینی زبان میں وائی ٹکس لیو کاکسی لن (Vitex Leucoxylon) اور ہندوستانی زبان میں **اشول** کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی سخت۔ مضبوط۔ پائدار۔ چکنی اور چمکدار ہوتی ہے۔ اور میزیں۔ کرسیاں۔ الماریاں۔ صندوقچے وغیرہ آرائشی سامان بنانے کے لئے عین موزوں خیال کی جاتی ہے۔ اس کا پھل کھایا جاتا ہے اور اس کی جڑ اور چھال ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

تلکی

Wendlandia Exserta

N. O. ... ... Rubiaceæ
TRIBE ... ... Rondeletieæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
ونڈلینڈیا اکس سرٹا	تلکی - چلکیا -

بیان و استعمال یہ درخت کوتاہ قد ہوتا ہے - اور ہر سال اسکا پت جھڑ ہو جاتا ہے اسکی لکڑی اندر سے سُرخی مائل - بھوری - سخت - مضبوط اور چکنی ہوتی ہے - اسکا وزن فی مکعب فٹ ۴۷ پونڈ ہوتا ہے - یہ زیادہ تر عمارت اور آلات کشاورزی بنانیکے مصرف میں آتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ اسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت پنجاب - اودھ - بنگال - وسط ہند اور صوبہ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے +

دھرولی

Wrightia Tomentosa

N. O. ... ... Apocyneæ
TRIBE ... ... Echitideæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
رائی ٹی آ ٹومن ٹوسا	دھرولی - دیرا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی لکڑی اندر سے

سفید۔ چکنی۔ خاصی مضبوط اور سخت ہوتی ہے۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۰ پونڈ سے لیکر ۴۹ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر خراد اور کھُدائی کے کام میں آتی ہے۔ یعنی آرائشی چیزیں طیّار کرنے کے لئے اِس پر نقش و نگار کھودے جاتے ہیں۔ اِس کے تنہ کی جڑ اور چھال مار گزیدہ کو دی جاتی ہے۔ اِس کا دُودھ بھی بطور ادویہ استعمال کیا جاتا ہے +

طریق کاشت موسم بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِسکی کاشت کر سکتے ہیں +

عام کیفیت پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ وُسطِ ہند اور صُوبۂ مدراس میں یہ درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی ساخہ کا ایک اور درخت راجپُوتانہ۔ وُسطِ ہند اور صوبۂ مدراس میں پایا جاتا ہے جسے لاطینی زبان میں **رائی ٹی آٹنک ٹوریا** (Wrightia Atinctoria) اور ہندوستانی زبان میں **دودھی** کہتے ہیں۔ اِسکی لکڑی بھی بہت عُمدہ ہوتی ہے اور قریب قریب تمام اُنہیں مطالب میں استعمال کی جاتی ہے جن میں اوّل الذکر درخت کی کی جاتی ہے اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۹ پونڈ ہوتا ہے +

جمبُو

Xylia Dolabriformis
(The Iron Wood)

N. O.	... ...	Leguminosa.
S. O.	... ...	Mimoseæ
TRIBE	... ...	Eumimoseæ

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
جمبُو	آیرن وُوڈ + اگزائی لیا ڈولے برائی فارمس

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت بڑا ہوتا ہے اور ہر سال اِس کا پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ اِس کے جگر کی لکڑی سُرخی مائل بھُوری اور انتہا درجہ کی سخت۔ مضبُوط اور پائدار ہوتی ہے۔ صاف کرنے سے اِسپر خُوبصُورت جوہر نمُودار ہو جاتے ہیں۔ اِس کا وزن فی مکعب فٹ ۵۹ پونڈ سے لیکر ۶۷ پونڈ تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر عمارت۔ پُلوں کی تعمیر۔ کشتیاں۔ گاڑیاں اور آلاتِ کشاورزی بنانے کے مصرف میں آتی ہے۔ صُوبہ بنگال میں اِس سے تار کے کھمبے بھی بنائے جاتے ہیں۔ اور اِس مطلب کے لئے یہ عین موزُوں ثابت ہوئی ہے۔ اِس سے ایک قسم کی سُرخ رال بھی بر آمد ہوتی ہے اور اِس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے +

طریق کاشت موسمِ بہار یا برسات میں بیجوں کے ذریعہ اِس کی کاشت کرسکتے ہیں +

عام کیفیت ممالکِ متوسّط اور صُوبہ مدراس میں یہ درخت افراط سے پیدا ہوتا ہے +

بیر

Zizyphus Jujuba

N. O. ... ... Rhamneæ
TRBIE ... ... Zizypheæ

انگریزی یا لاطینی نام	ہندوستانی نام
زی زی فس جیو جیوبا	بیر۔بیری

بیان و استعمال اس موقعہ پر پیوندی یا جھڑ بیری کا ذکر نہیں ہے صرف کاٹھے بیر سے سروکار ہے۔یہ درخت میانہ قد کا ہوتا ہے اور قریب قریب تمام سال ہرا رہتا ہے۔یعنے اس کے پرانے پتے آہستہ آہستہ جھڑتے رہتے ہیں اور نئے اُن کی جگہہ نکلتے رہتے ہیں۔اس کی لکڑی اندر سے سخت۔مضبوط اور ہلکے سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔اس کا وزن فی مکعب فٹ ۴۳ پونڈ سے لیکر ۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر عمارت کے کام میں آتی ہے یا اس سے کولھو اور آلاتِ کشاورزی طیار کئے جاتے ہیں۔اس کا پھل کھایاجاتا ہے۔اور اس کے پتے چارہ کا کام دیتے ہیں۔اس کی چھال اور جڑ ادویات میں استعمال کی جاتی ہے +

طریق کاشت موسم برسات میں بیجوں کے ذریعہ بآسانی اسکی کاشت کر سکتے ہیں

عام کیفیت یہ درخت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں پایا جاتا ہے +

تمام شد

۱۹۰۱ء بقلم فقیر حقیر غلام رسول عُفی عنہ سکنہ جنڈیالہ ڈھاب والہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

ضمیمہ

من موہن

Cananga Odorata
or
Uvaria Odorata

N. O.	...	...	Anonaceæ
TRIBE.	...	...	Unonceæ or Uvariea

ہندوستانی نام	انگریزی یا لاطینی نام
من موہن. (کدپ گنم) برہمی زبان	کن انگا اوڈو ریٹا

بیان و استعمال یہ درخت قد میں بہت اُونچا ہوتا ہے سدا سبز رہتا ہے اور اِس کا تنہ بہت سیدھا جاتا ہے۔یہ علاقۂ برہما اور جاوا وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔مگر ہندوستان میں اُس تزئینِ باغ کے لئے کہیں کہیں صُوبۂ بنگال میں اِس کی کاشت کی جاتی ہے۔اِس کی لکڑی پر رنگ و روغن خوب لگتا ہے چنانچہ یہ زیادہ تر عمارت اور آرایشی سامان بنانے کے مصرف میں آتی ہے مگر سب سے قیمتی اور قابلِ تعریف شے اِس درخت کے پھول ہیں جن کی خوشبو نہایت فرحت افزا ہوتی ہے ممالکِ یورپ میں اِن سے عطر کھینچا جاتا ہے۔اور اِس عطر کا نام "**یلنگ یلنگ**" ہے

شاید اِس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کہ علاقۂ ملایا میں اِس درخت کو یلنگ یلنگ کہتے ہیں۔ اِس کے عطر کو (آٹو آف یلنگ) بھی کہا جاتا ہے۔ ممالکِ یورُپ میں یہ عطر دس یا بارہ روپیہ فی تولہ بکتا ہے۔ نیز اِس عطر کو عطر فروش دیگر اقسام کے عطریات کے ساتھ آمیز کرکے فروخت کرتے ہیں۔ اور اِن مخلوط عطریات کے نام نئے نئے رکھ دیتے ہیں۔ بالوں میں ڈالنے کا ایک مشہور تیل جسے ''مکےسر ہیر آیل'' (Macassar Hair Oil) کہتے ہیں۔ اسی عطر کو نارجیل کے تیل کے ساتھ حل کرکے طیّار کیا جاتا ہے +

عام کیفیت اِس کے بیج سکرٹری صاحب اگیری کلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا علی پور کلکتہ سے حاصل ہو سکتے ہیں +

THE HIMALAYA SEED STORES MUSSOORIE.

ہمالیہ سیڈ سٹورس - منصوری

جنرل مینیجر - مسٹر ڈبلیو - ڈبلیو - جانسٹن صاحب

یہ کارخانۂ تخم تمام ہندوستان میں مشہور ہے - ہر قسم کی ترکاریوں مصالحہ جات پھولوں - پھلوں - گھاس چارے - اور اناج وغیرہ کے بیج اِس سے نہایت عمدہ اور قابلِ تعریف مل سکتے ہیں - اِسکی ضخیم اور باتصویر انگریزی فہرستِ تخم ۸ر کے ٹکٹ بھیجنے پر آ سکتی ہے - خریداران کی سہولیت کی غرض سے اِس کارخانہ نے ترکاریوں اور پھولوں کے بیجوں کی چھوٹی چھوٹی ڈبیوں سے لیکر بڑے بڑے صندوق طیار کئے ہیں ترکاریوں کی ڈبیوں یا صندوقچوں میں ہر ایک قسم کی ترکاریوں کے بیج علیحدہ علیحدہ رکھے ہوئے ہوتے ہیں - اسی طرح سے پھولوں کی ڈبیوں اور صندوقچوں میں پھولوں کے باغ باغیچوں کی وسعت کے اندازہ سے انہیں منگوا سکتے ہیں ✠

ترکاریوں کی ڈبیوں یا صندوقچوں کی قیمت فی عہ - ۸ہ - عہ ۱۲ - عنہ ۲۰ - و عہ ۵۰

پھولوں " " " " فی عہ - سے - للعہ - عہ - و عنہ ۱۰

کھلے ہوئے بیج ۸ر و ۸ر و عہ کے بھی مل سکتے ہیں - یہ کارخانہ پانچ اور پانچ روپیہ سے زیادہ مال خریدنے کی صورت میں کرایہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے - مگر بعض اقسام کے اناج اور چارے کے بیجوں پر جن کا وزن بہت زیادہ ہوتا ہے - یہ رعایت نہیں کی جاتی ✠ خط و کتابت صرف انگریزی میں "جنرل مینیجر صاحب - ہمالیہ سیڈ سٹورس منصوری" کا سے ہونی چاہیے

THE GOVERNMENT BOTANICAL GARDEN N. W. P. SAHARANPUR.

باغ سرکاری سہارن پور

عوام الناس کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے میوہ جات کے نہایت عمدہ اور صحیح و سالم درخت اور ہر قسم کی دیسی اور ولایتی ترکاریوں کے اعلےٰ درجہ کے تر و تازہ تخم اور تمام اقسام کے سایہ دار درخت جنکی لکڑی عمارت کے لیئے کار آمد ہوتی ہے اور انواع و اقسام کے پھولوں کے پودے اور انکے تخم اور صدہا اقسام کے گلاب کے پودے اور کئی اقسام کے زیبایشی تاڑ و کھجور کے درخت جو محض آرایش چمن کے لیئے لگائے جاتے ہیں یا برامدوں میں سجائے جاتے ہیں اور وہ پودے جنکی جڑ پیاز کے مانند ہوتی ہے اور جن کے پھول نہایت خوش رنگ اور خوبصورت نکلتے ہیں اور طرح طرح کی آرایشی گھاسیں نیئی طرح کے خوشنما پتّے دار پودے اور بیسوں قسموں کے باغیچوں۔ کوٹھی۔ بنگلوں اور مکانوں کو زیب و زینت دینے والی بیلیں اور ہر قسم کے برساتی اور بارہ ماسی گھاسوں کے تخم وغیرہ وغیرہ باغ سرکاری سہارنپور میں فروخت کے لئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ مندرجۂ بالا تمام چیزوں کی فہرستیں جن میں ہر ایک پودے کا نام صاف طور پر مع قیمت چھپا ہوا ہے۔ بلا قیمت اور بلا محصول ڈاک ذیل کے پتہ پر درخواست کرنیسے مل سکتی ہے*

المشتہر مہتمم باغ سرکاری۔ سہارن پور

AGRICULTURAL & HORTICULTURAL SOCIETY OF INDIA. CALCUTTA.

اگیری کلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا کلکتہ

یہ انجمن سنہ ۱۸۲۰ء میں بمقام کلکتہ قائم ہوئی تھی۔

اغراض و مقاصدِ انجمن اِس انجمن کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی زراعت و چمن بندی کی ہر شاخ کی ترقی بدرجۂ اکمل ہو اور سرزمین ہند کی پیداوار کی عمدگی اور افزونی کی غرض سے عوام کی بطریقِ معقول و موثر حوصلہ افزائی کی جاوے۔ اِس انجمن کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کا کتب خانہ و عجائب خانہ ہے جسمیں فنِ زراعت و چمن بندی کے بارہ میں بہت سی کتابیں اور ہر قسم کی پیداوار کے نمونے موجود ہیں۔ ہندوستان کے ہر ایک حصّہ کے راجگان۔ مہاراجگان۔ رانیاں۔ مہارانیاں۔ بیگمات۔ لیڈیاں۔ اعلےٰ درجہ کے یورپین و ہندوستانی افسرانِ سرکاری۔ رؤسا و اُمراء عظّام۔ تعلّقہ داران و زمینداران و سوداگران وغیرہ اِس انجمن کے ممبر ہیں۔ ہر سال اِسکی جانب سے ایک نمائش خاص کلکتہ میں ہوتی ہے جس میں طرح طرح کے پھل۔ پھول۔ ترکاریاں اور اناج وغیرہ دُور دُور سے مُقابلہ کی غرض سے آتے ہیں۔ بعد معائنہ مُستحقّین کو تمغے اور انعام نقد وغیرہ دیا جاتا ہے۔ کمیاب پودے نمائش گاہ میں لانیوالوں کو حضور وایسرائے ہند خود دستِ مُبارک سے انعام و اکرام تقسیم فرماتے ہیں۔ عوام کو اجازت ہے کہ اِس انجمن کے فاضل سکرٹری صاحب سے فنِ زراعت و چمن بندی کے مُتعلّق جو کچھ چاہیں دریافت کریں حتّے الامکان بہت جلد جواب دئیے جاتے ہیں۔

فوائدِ ممبری اِس انجمن کے ممبروں کو ہر سال قسم قسم کی ترکاریوں اور پھولوں کے بیج جو ہر سال تازہ انگلستان۔ امریکہ اور دیگر ممالکِ یورُپ کے نامی گرامی کارخانوں سے منگوائے جاتے ہیں بقدرِ مناسب مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ نیز ہر سال بقدر ۲۰ہ ہر ایک ممبر کو اعلیٰ درجہ کے میوہ جات کے درخت اور اشجارِ آرائشی جو خاص ممبروں کیلیے ہی طیّار کئے جاتے ہیں پیش کیئے جاتے ہیں +

شرائطِ ممبری۔ داخلہ ۸؍۔ سالانہ چندہ ۳۲ صرف باروانہ ۵؍۔ میزان ۴۵ سال اوّل۔ بعد ازاں معہ صرف باروانہ ۳۲ سالانہ + خط و کتابت صرف انگریزی میں سکرٹری اگیری کلچرل اینڈ ہارٹی کلچرل سوسائٹی آف انڈیا علی پور۔ کلکتہ سے ہونی چاہیئے +

سبزی ترکاری

مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب

[بارِ دوم - بعد کامل نظرِ ثانی و اضافہ]

درحقیقت یہ قریب ۳۰۰ صفحوں کی لاثانی کتاب اُردو میں بالکل نئی ہے - اِس کا لُطف سوائے اِسکے دیکھنے کے اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اس میں ہر موسم کی دیسی اور ولایتی طرح طرح کی سبز ترکاریاں اور مصالحوں کے مُختلف استعمال میدانوں اور پہاڑوں میں موسمِ کاشت و طریق کاشت اور کاشت کے مُتعلق تمام ضروری ہدایتیں نہایت سلیس اور شُستہ اُردو زبان میں لکھی گئی ہیں اخیر میں نامی گرامی اور اول درجہ کے تخم فروشوں کے اشتہارات درج کیئے گئے ہیں تاکہ تمام شائقین گھر بیٹھے آسانی سے ہر ایک ترکاری و مصالحہ کے تخم آنوں سے لیکر صد ہا روپئے تک کے منگوا سکیں اِسکے مُطالعہ سے صرف یہی فائدہ مُتصور نہیں ہے کہ بیسیوں قسم کی نئی پُر غذائیت اور لذیذ ترکاریاں پیدا کر سکتے ہیں بلکہ اسکی ہدایات پر عمل کرنے سے تھوڑی سی زمین تھوڑے سے سرمایہ اور تھوڑی سی محنت سے زرِ خطیر پُوری آزادی کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے صرف توجّہ اور شوق کی ضرورت ہے - مالکانِ اراضی - زمینداروں - کاشتکاروں اور تمام کوٹھی بنگلے والوں کو چاہئے کہ اِس کتاب کو ضرور مُلاحظہ فرماویں - ایسے اشخاص کے لیئے جو زمین لگان پر لے سکتے ہیں اور خود کاشت کرا سکتے ہیں یہ بہت اچّھا موقعہ دولت پیدا کرنے کا ہے - تمام اصحاب جنکے احاطے اور صحن وسیع ہیں اِس کتاب سے پُورا فایدہ اُٹھا سکتے ہیں - اگرچہ اِس قسم کی کتابوں کے علم اور تجربات کی قدر و قیمت ہوا کرتی ہے - ضخامت پر کچھ حصر نہیں ہے تاہم عوام الناس کے فائدہ اور سہولیت کی غرض سے قیمت انتہا درجہ کی کم یعنی ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے +

درخواستیں اِس پتہ پر آنی چاہئیں :- مینیجر صاحب امپیریل بُک ڈپو - چاندنی چوک - دہلی

گھاس چارہ

مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب

[بار دوم۔ بعد کامل نظر ثانی و اضافہ]

یہ لاثانی کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک بہی خواہ مُلک اسے پڑھے اور پاس رکھے۔ بالخصوص زراعت پیشہ اشخاص اور مالکانِ اراضیات و مویشیان کو اس پر خاص توجہ مبذول کرنی چاہیئے اگر یہ منظور ہے کہ اس مُلک کے ہر قسم کے بے زبان مویشیوں کی حالت سُدھرے جن پر زراعت بارکشی اور ترقّیِ دولت کا بہت بڑا حصہ ہے تو بہتر ہے کہ اس کتاب کو غور سے مُلاحظہ فرمایا جاوے۔ دُودھ۔ اور دُودھ سے جسقدر اشیا طیار ہوتی ہیں اُن کی عمدگی کا دارومدار مویشیوں کی صحتوری اور غذا پر موقوف ہے۔ پس گھاس اور چارہ کی قلّت کے سبب جو تکالیف اور دقّتیں پیش آتی ہیں اُنہیں دُور کرنیکی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ فی الحقیقت اُردو اور انگریزی میں یہ اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے اور اسکی خُوبیاں صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اس کتاب کی ہدایات پر عمل کرنے سے ہم علاوہ مویشیوں کی حالت سُدھارنیکے دولتِ کثیر پیدا کر سکتے ہیں۔ لاعلمی اور ناواقفیت کے باعث چاروں میں جو نُقص عائد ہوجاتے ہیں وہ قطعی رفع کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کے مضامین مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

باب اوّل۔ تمہید۔ اقسامِ چارہ۔ زمین۔ آبپاشی۔ تلبہ رانی۔ سطح زمین کو ہموار کرنا۔ تخم ریزی۔ تخم اور اُنکی حفاظت کھاد۔ باڑ لگانا۔ سنکائی یا نلائی۔ کٹائی۔ گھاس خشک کرنا۔ گھاس کے کُپ لگانا۔ کُپ کی شکلیں۔ ہری گھاس اور چاروں کے کھتے لگانا۔ چرائی اوزار وغیرہ وغیرہ **باب دوم** میں بارہ ماسی گھاسوں کا ذکر ہے **باب سوم** میں برساتی اور موسمی گھاسوں کا بیان ہے **باب چہارم** میں مختلف اقسام کی پُرغذائیت گھاسوں مقوّی اور مُفید چاروں کا حال اور طریق کاشت درج کیا گیا ہے **قیمت** علاوہ محصولڈاک نہایت خفیف یعنی ۸/ مقرر کیگئی ہے۔ خریداری کی درخواستیں **منیجر امپیریل بُک ڈپو چاندنی چوک دہلی** کے پتہ پر آنی چاہئیں +

پھل

[مُصنّفہ لالہ دیوی دیال صاحب]

اِس کتاب میں تمام دُنیا کے پھلوں کے بیان - استعمال - طریقِ کاشت اور طریقِ تحفُّظ اور تمام امُور مُتعلّقہ نہایت واضح طور پر درج کئے گئے ہیں - عنقریب شائع ہو جائیگی ۔ فرمائیشیں مینجر امپیریل بُک ڈپو چاندنی چوک دہلی سے کیجئے ۔

پھُول

[مُصنّفہ لالہ دیوی دیال صاحب]

اگر اِس بے نظیر اور باتصویر کتاب پر عمل کیا جائے تو ہر ایک گھر ہر ایک گاؤں اور ہر ایک شہر فردوس کا نمُونہ بن سکتا ہے - اِس میں ہر قسم اور ہر موسم کے دیسی اور ولایتی پھُولوں اور اقسام بلب کے بیان و استعمال طریقِ کاشت - طریقِ تحفظ اور غور و پرداخت کے مُتعلق مُفصّل ہدایات درج کی گئی ہیں - زمین - درستیِ زمین - آبپاشی - تخم ریزی اور ہر قسم کی کھادوں گرں - سرد خانہ - گرم خانہ اور آئینہ گھر وغیرہ وغیرہ کی نسبت تمام ضروری باتیں اِس خوبی سے لکھی گئی ہیں کہ نو آموز اصحاب نہایت آسانی کے ساتھ ہر ایک نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں - اِس کتاب کو پڑھکر ہر شخص حسبِ موقعہ اور حسبِ فُرصت اپنے چھوٹے سے گھر میں اپنا شوق پُورا کر سکتا ہے - مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں شائع ہو جاویگی - درخواستیں مُندرجۂ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں مینجر - امپیریل بُک ڈپو - چاندنی چوک دہلی

روٹی کپڑا

مُصنّفہ لالہ دیوی دیال صاحب

اِس کتاب میں اُن تمام اناجوں کا بیان و استعمال و طریق کاشت ہو گا جو انسان کی خوراک میں آتے ہیں یا آ سکتے ہیں۔ نیز اُن تمام پودوں کا ذکر ہو گا کہ جن کے ریشہ سے طرح طرح کے کپڑے طیّار ہو سکتے ہیں۔ بہت سے ایسے جنگلی پودے ہیں کہ جن سے بیش قیمت ریشہ نکلتا ہے مگر علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اُن کی مطلق قدر و منزلت نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے اناج ہیں کہ اِس مُلک کے ایک حصّہ میں پیدا ہوتے ہیں مگر دُوسرے حصّہ کے باشندے اُن کے ناموں سے بھی نا آشنا ہوتے ہیں۔ اِس کتاب میں اُن کا مُفصّل حال معہ تصویرات ہو گا۔ اور کاشت کے مُتعلّق تمام ضروری ہدایتیں واضح طور پر درج کیجاوینگی۔ زیرِ طیّاری ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں :۔

مینجر صاحب

امپیریل بُک ڈپو۔ چاندنی چوک

دہلی

عروج

مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے کہ اُردُو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں مطلق حُسن و عشق کی داستان نہیں ہے اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں بلکہ روزمرّہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتائج نکالے گئے ہیں جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دُنیا میں کامیاب۔ نیک نام اور خرسند ہو سکتا ہے۔ تنگدستی میں ہنسی خوشی سے رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نکرنا۔ شکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا اور خدا پر بھروسا رکھنا۔ ہر ایک کام کو دیانت داری شوق اور خوش اسلوبی سے کرنا والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل علم و ہُنر کا ہمیشہ شائق رہنا اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہنچانا۔ طرح طرح کی مشکلات کو قوی ہمت۔ دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی و انکساری۔ سلامت روی و بُردباری۔ فراخدلی و کفایت شعاری۔ نیک نیتی و دُور اندیشی۔ راست بازی و مروّت۔ استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی۔ اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک۔ اور عوام کو فائدہ پہنچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ۔ اس عمدگی سے ظاہر کیئے گئے ہیں کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر ہوتا ہے ÷ قیمت ۱۲؍

محصول ڈاک فی جلد ۱؍ ÷ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ÷

منیجر۔ امپیریل بک ڈپو۔ چاندنی چوک۔ دہلی